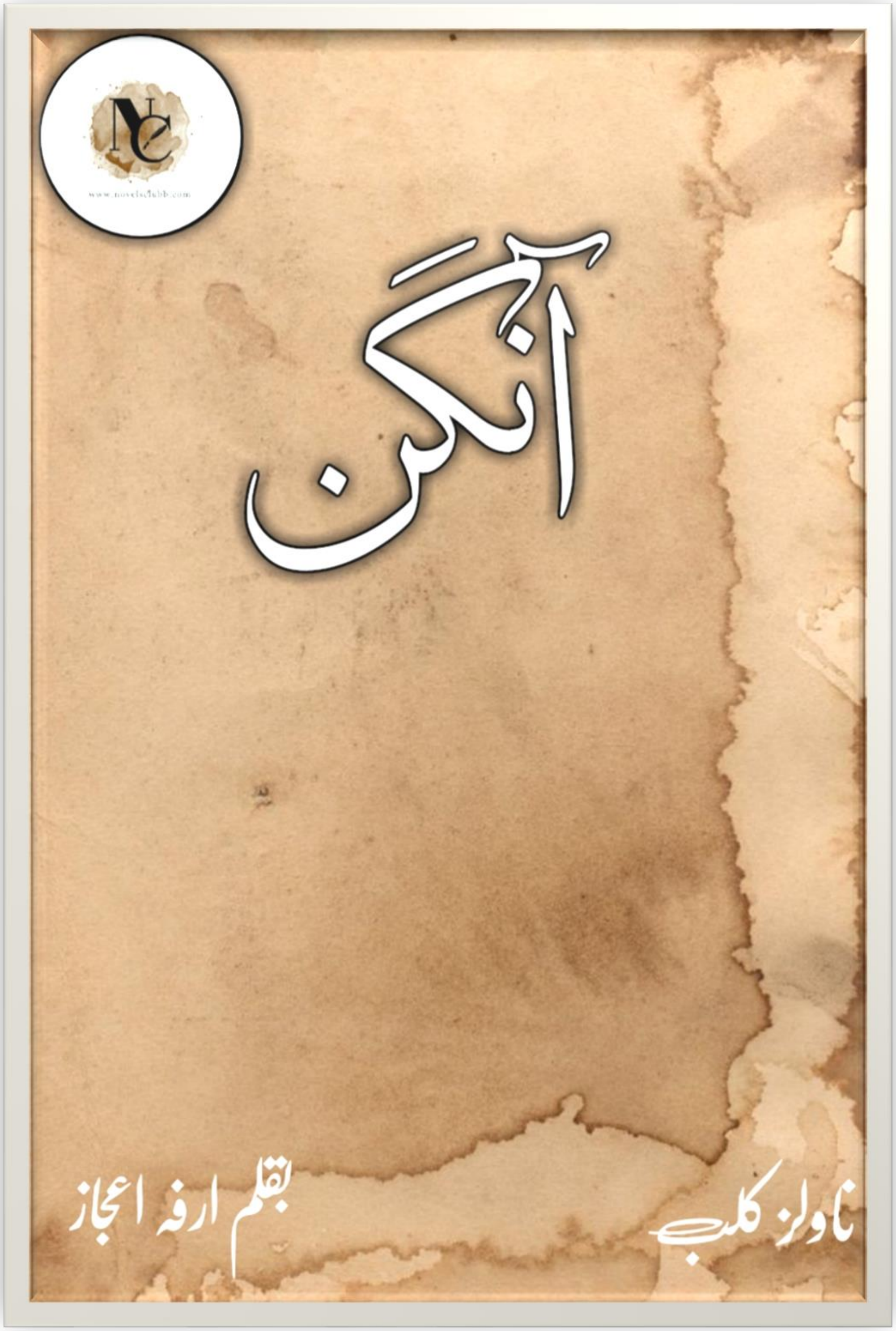
آنگن
بقلم ارفہ اعجاز
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

آنگن

از

ارفہ اعجاز

www.novelsclubb.com

"میں بتا رہی ہوں آج میں نے مشین نہیں لگانی پچھلے سنڈے بھی میں نے لگائی تھی اور ایسا لگ رہا تھا وہ آٹھ لوگوں کے نہیں آدھے پاکستان کے کپڑے ہیں" زینیہ کی دہائیاں عروج پہ تھیں

"کپڑے دھونے کی ذمہ داری تمہاری ہے تو تمہیں چاہیے روز دھولو پر نہیں تمہیں تو سنڈے کو مشین لگانی ہوتی ہے تو اب لگاؤ اس نکتے سے ہٹ کے کپڑے آدھے پاکستان کے ہیں یا سارے پاکستان کے" مریم جو سیڑھی پہ کھڑی ہو کر چھت سے جالے اتار رہی تھی اس نے وہی ٹنگے ہوئے اس کی طبعیت صاف کی تھی

"یہ ابا کہاں ہیں صبح ناشتہ بنا کے ایسے غائب ہوئے ہیں کہ اس کے بعد سے ابھی تک نظر نہیں آئے" فاتینا نے پردے اتارتے ہوئے حسین صاحب کے متعلق پوچھا تھا

www.novelsclubb.com

"ابا آج تھوڑا جلدی سٹور چلے گئے تھے اور یہ پردے تم کس خوشی میں اتار رہی ہو؟"اسے پردے اتارتے دیکھ کر زینیہ تو تڑپ ہی اٹھی تھی پہلے کپڑے کیا کم تھے جو وہ پردے بھی اتار رہی تھی

"مس زینیہ حسین یہ پردے پچھلے سنڈے بھی آپ کی غفلت کی نظر ہو گئے تھے لیکن اس دفعہ ایسا کچھ نہیں ہو گا"فاتینا کے کہنے پہ زینیہ نے بس منہ بسورا تھا

"اے چشماٹو تم کیوں اتنے سکون سے بیٹھی ہو اٹھو کسی کام پہ لگو"نویرا نے صوفے پہ لیٹ کے موبائل پہ ڈرامہ دیکھتی روش کی چوٹی کھینچی تھی

"مریم سمجھا لو اسے مجھے چشماٹو مت کہا کرے"روش نے چیختے ہوئے مریم کو بھی بیچ میں گھسیٹا تھا

www.novelsclubb.com

"مریم جا کر اپنا کچن صاف کر لو مجھ سے نہیں ہوتا سب سے گھٹیا کام مجھے سونپا ہوا ہے ابا شاید چائے چولہے پہ رکھ کے اسے اٹھانا بول گئے تھے اب دیگچی کی حالت

دیکھو جا کر اور ہنڈیا کا حال بھی مختلف نہیں ہے اس لیے میں نہیں کر رہی کچن صاف "اس سے پہلے کہ مریم اسے جواب دیتی منیہا اپنا مسئلہ لے کر حاضر ہوئی تھی

"ہاں سب آ کر مریم کے سر پہ چڑھ کے ناچو مریم تم لوگوں کو یہاں سب سے زیادہ فارغ نظر آ رہی ہے نا" مریم جو سیڑھی کھینچ کھینچ کے اب ہانپ چکی تھی ان کی شکایات پہ پھٹ پڑی تھی سب نے حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا کیونکہ وہ غصہ بہت کم کرتی تھی

"ہائے گرمی نے مت ماردی باہر تو کوئی حال نہیں ہے" مائرہ جو باہر صحن سے جھاڑو لگا کہ اور واش روم دھو کے آئی تھی آتے ہی بغیر ارد گرد پھیلے گند کی پرواہ کیے پنکھے کے نیچے ڈھیر ہو گئی تھی سب کا دھیان اس طرف ہو گیا تھا مریم بڑبڑاتی ہوئی سیڑھی اٹھا کے اوپر والے پورشن میں چلی گئی تھی

www.novelsclubb.com

مریم کے جاتے وہ سب سکون سے بیٹھ گئی تھی اسے اوپر جاتا دیکھ کے منیہا بھی کچن چھوڑ کے وہاں آگئی تھی وہ سب باتوں میں اتنی مگن تھیں کہ انہیں حسین صاحب کے وہاں آنے کا بھی نہیں پتہ چلا تھا

"شاباش آرام کرنے ہی کے لیے تو آئی ہو تم سب اس دنیا میں اور اتفاقاً تم سب کو میرے گھر کا رستہ مل گیا جہاں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے آرام سے آرام فرما لیتی ہو سب" حسین صاحب کی آواز پہ ان سب کو کرنٹ لگا تھا بجلی کی سی تیزی سے وہ سب کھڑی ہو گئی تھیں

"ویسے روک ٹوک کے ہمیشہ ابا ہی کہتے ہیں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں" منیہا نے نویرا نے کے کان میں سرگوشی کی تھی نویرا نے اس کی کہنی سے تواضع کر کے اسے چپ رہنے کا اشارہ دیا تھا اور حسین صاحب کی نظروں سے خائف ہوتیں وہ سب دوبارہ اپنا اپنا کام سنبھال چکی تھیں اور حسین صاحب بھی سر جھٹکتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے

یہ منظر تھا حسین احمد کے گھر کا جہاں سنڈے ہونے کی وجہ سے تفصیلی صفائی کی جا رہی تھی مگر اپنی ازلی سستی کی وجہ سے دن کے گیارہ بجنے کے باوجود وہ ابھی تک اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہو سکی تھیں

حسین صاحب کا کریانہ سٹور تھا جو بہت بڑا نہیں تو بہت چھوٹا بھی نہیں تھا ان کی گزر بسر اچھی ہو رہی تھی حسین صاحب کی سات بیٹیاں مریم، مائرہ، زینیہ، فاتینا، نویرہ، منیہا اور روش جب روش دو سال کی تھی تب ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا تھا تب سے حسین صاحب نے انہیں ماں اور باپ دونوں بن کر پالا تھا

اَن سب میں بس سال ڈیڑھ سال کا ہی فرق تھا سب اک دوسرے کو نام سے ہی بلاتی تھیں یہاں تک کہ سب سے چھوٹی روش مریم سے آٹھ نو سال چھوٹی تھی مگر اسے اس کے نام سے ہی بلاتی تھی

www.novelsclubb.com

مریم بی اے کے بعد پڑھائی کو خیر آباد کہہ دیا تھا اس کے نقش قدم پہ چلتے زینیہ اور فاتینہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا کیونکہ مائرہ سی اے کر رہی تھی اس کی فیس اور باقی

چھوٹی تینوں کی فیسز اتنی تھیں کہ حسین صاحب وہ ہی پے کر لیں تو یہی بہت ہے

مائرہ کا بس اک پیپر رہ گیا تھا کلئیر کرنے والا اور وہ ساتھ جاب بھی کر رہی تھی

مریم پچیس کی ہو چکی تھی حسین صاحب اس کے رشتے کے لیے بہت پریشان تھے

مگر رشتے داروں میں سے کوئی لینے کو تیار نہیں تھا اور باتیں جو بناتے وہ علیحدہ حسین

صاحب یہ سب سوچتے ڈپریشن کے مریض بن چکے تھے اور وہ سب جان بوجھ کے

اسی حرکتیں کرتی تھیں کہ ان کا دھیان بٹا رہے اور کچھ فضول سوچ نہ سکیں

"کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے ابا میں ہٹلر کی روح آ جاتی ہے ایسے گھورتے ہیں جیسے کچا چبا

جائیں گے" حسین صاحب شاید کچھ لینے آئے تھے وہ لے کر چلے گئے تو روش نے

دھڑم سے نیچے بیٹھتے شاہی فرمان جاری کیا تھا

www.novelsclubb.com

"ابا کا تو پتہ نہیں لیکن اگر ہم یہاں سے کام ختم کر کے اوپر نہ گئیں تو ابا کی بڑی بیٹی

میں ہٹلر کی روح آ جانی ہے اور ہم نے بلکل بھی نہیں بچنا" فاتینا نے ان کی توجہ اوپر

والے پورشن میں گئی مریم کی طرف دلوائی تو وہ سب الرٹ ہوتیں جلدی سے کام نپٹانے لگیں ورنہ سچ میں مریم سے انہیں کوئی نہیں بچا سکتا تھا

وہ سب کام ختم کر کے نہا دھو کے فریش ہو کے بیٹھی گپیں لگا رہی تھیں ان کا گھر ڈبل سٹوری تھا وہ ساتوں بہنیں اک ہی کمرے میں سوتی تھیں کمرے میں سات سنگل بیڈ تھے اور اک سٹڈی ٹیبل اور اک ٹو سیٹر صوفہ

فرنیچر کے نام پہ اس کمرے میں اور کچھ نہیں تھا باقی کمرے اور اوپر والے پورشن کے کمرے بھی فرنشڈ تھے مگر وہاں رہتا کوئی نہیں تھا انہوں نے کئی دفعہ حسین صاحب سے کہا تھا کہ اوپر والا پورشن رینٹ پہ دے دیں مگر وہ نہیں مانے تھے

"یار کیوں نہ برابر والوں کے یہاں سے کیریاں توڑ کے کھائی جائیں" باتوں سے بور ہو گئیں تو فاتینا نے آئیڈیا پیش کیا تھا جو سب کو پسند آیا

"لیکن اگر ابا آ گئے تو؟" مائرہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا

"تم تو ڈر ڈر کے مر جانا تم سے زیادہ بہادر تو روش ہے" مریم نے مائرہ کو گھر کا تو اس نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں اور روش نے فرضی کالر جھاڑا تھا

پھر وہ سب سیڑھی سمیت صحن میں آ گئی تھیں آم کا درخت دوسری طرف دیوار کے ساتھ ہی تھا اور اس کا کچھ جھکاؤ ان کے گھر کی طرف تھا اس لیے انہوں نے سیڑھی دیوار کے ساتھ لگائی اور نویرہ کو چڑھنے کا اشارہ دیا تھا

نویرہ سیڑھی سے دیوار پہ چڑھی تھی اور اچھی طرح اطمینان کیا تھا کہ دوسری طرف کوئی ہے تو نہیں کسی کو نہ پا کر وہ تیزی سے درخت پہ چڑھی تھی نیچے وہ اک ٹوکری لے کر کھڑی تھیں نویرہ جلدی جلدی سے کیریاں اتار کے اس میں پھینک رہی تھی

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" اس آواز پہ نویرہ کا توازن بگڑا تھا مگر دوسرے تنے کو پکڑتے اس نے خود کو سنبھالا اور نیچے دیکھا تھا جہاں ان کے پڑوسیوں کا اکلوتا چشم وچراغ اور اس کا دشمن اول ارسلان احمد دونوں ابرو اچکائے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"منحوس انسان اگر میں گر جاتی نہ تو زندہ میں نے تمہیں بھی نہیں چھوڑنا تھا" نویرہ نے دانت پیستے اسے دھمکی دی تھی

"مجھے دھمکیاں بعد میں دینا فلحال تم ہمارے درخت سے اترو اس سے پہلے کہ میں وہاں آکر تمہیں دکھادوں" ارسلان نے اس کی دھمکی کو ہوا میں اڑاتے کہا تو اک لمحے کے لیے نویرہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا اور پھر غیرت نے جوش مارا تھا

"جا رہی ہوں تم ہو ہی کنجوس اللہ کرے کیڑے پڑ جائیں ساری کیریوں میں پھر ان کا اچار ڈال لینا" نویرہ اسے گھور کے بددعائیں دیتی درخت سے اتر کے دیوار سے سیڑھی پہ پیر رکھا تھا اور اس سے کل یونی میں بدلہ لینے کا سوچ لیا تھا اس نے عین اسی وقت گھر کا داخلی دروازہ کھول کے حسین صاحب اندر داخل ہوئے تھے

www.novelsclubb.com

"ابا" نویرہ کی مری مری آواز سن کے ان سب کی گردنیں پیچھے کی طرف گھومی تھیں حسین صاحب گھر کا چکر لگاتے ہی رہتے تھے دیوار کی دوسری طرف کھڑے ارسلان نے افسوس میں سر ہلایا تھا وہ اسے بچانے کے لیے جلدی اتار رہا تھا کیونکہ وہ حسین صاحب کو گلی میں دیکھ کر آیا تھا مگر اپنے کو سنوں میں ٹائم ضائع کر کے اب وہ ڈانٹ کھائیں گی

سیڑھی پہ کھڑی نویرہ اور ٹوکری میں موجود کیریاں انہیں ساری کہانی سنا گئی تھیں حسین صاحب اک سخت نگاہ ان پہ ڈال کے اندر چلے گئے تھے اور وہ ساتوں بھی سر جھکائے ان نے پیچھے چل دی تھیں کیونکہ جانتی تھیں اب کلاس پکی لگے گی

"کب عقل آئے گی تم لوگوں کو؟ کیوں نہیں سمجھتی تم لوگ لڑکیاں ہو تم اور لڑکیوں کو ایسی حرکتیں زیب نہیں دیتیں" حسین صاحب نے سختی سے سب کو دیکھتے کہا تھا

www.novelsclubb.com

"ہاں تو لڑکیاں ہیں تو کیا ہے لڑکیاں انسان نہیں ہوتیں کیا بچپن سے یہی تو سنتے آ رہے ہیں لڑکیاں ہو لڑکیاں ہو اب تو دل کرتا ہے تعویز لٹکا لیں گلے میں کہ ہم لڑکیاں ہیں" فاتینا حقیقی معنوں میں اس جملے سے بیزار ہو چکی تھی

"دیکھ رہا ہوں تم لوگوں کی زبانیں دن بادن لمبی ہوتی جا رہی ہیں" حسین صاحب نے فاتینا کو گھورا تھا

"قسم سے ابا میری تو اتنی کی اتنی ہے جس دن آپ نے پہلے کہا تھا تب سے ماپ رہی ہوں اتنی کی اتنی ہے اک انچ بھی زیادہ نہیں ہوئی" روش حسبِ عادت ناک پہ دھرے چشمے کو سیٹ کرتے انتہائی معصومیت سے کہا تو ان سب سے ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہونے لگا تھا وہی حسین صاحب نے عاجز آتے دانت پیسے تھے

www.novelsclubb.com

"شکلیں گم کرو یہاں سے تم سب" انہیں اسی جملے کی امید تھی اس لیے وہ اک سیکنڈ میں وہاں سے غائب ہوتیں اپنے روم میں پہنچی تھیں کمرے میں پہنچتے اک لمحے کو ان سب نے اک دوسرے کو دیکھا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ کھلکھلا کے ہنس

دی تھیں ان کی ہنسی سن کے برآمدے میں بیٹھے حسین صاحب کے ہونٹ بھی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

"یار اگر ابا ناراض ہو گئے تو؟" مائرہ کے ساتھ یہ ڈر اک لمحے کو ان سب کے دل میں بھی آیا تھا

"نہیں وہ ہمارے ابا ہیں وہ نہیں ہم سے ناراض پتہ تو ہے ان کا غصہ وقتی ہوتا ہے" مریم نے سب کو تسلی دی تھی

"ظالمو اب یہ کیریاں تو کھا لو اب جن کے چکر میں ابا نے ہمیں شکلیں گم کرنے کا کہا تھا اور اس منحوس انسان نے اپنے درخت سے اترنے کا حکم دیا تھا" نویرہ نے دہائی دیتے ان کی توجہ کیریوں کی طرف دلوائی تو وہ اک دفعہ پھر ہنس دی تھیں

"شرم کر لو لڑکیاں یوں منہ پھاڑ کے نہیں ہنستیں" حسین صاحب کی مسکراتی آواز سن کے وہ سب بھی مسکرا اٹھی تھیں

شام میں حسین صاحب سمیت وہ سب اپنی پسندیدہ جگہ یعنی صحن میں موجود درخت کے نیچے بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھیں مریم کچن میں چائے بنا رہی تھی

"ابا آپ اور اماں کہاں ملے تھے ؟"فاتینا کے اچانک سوال پہ حسین صاحب گڑ بڑا گئے تھے اور حسبِ عادت گھوری سے نوازا تھا کیونکہ انہیں اس سوال کی توقع نہیں تھی

"ارے ابا یوں گھوریں مت بتائیں نہ آپ دونوں کی لو میرج تھی یا وہی دیکھا تک نہیں تھا اک دوسرے کو بس ماں باپ کی مرضی پہ سر جھکا دیا"زینیہ نے بھی اشتیاق سے پوچھا تھا

"شرم کر لو تم سب تھوڑی بہت باپ ہوں میں تم لوگوں کا"حسین صاحب نے انہیں شرم دلانے کی کوشش کی تھی

"ارے ابا آپ ہمارے ابا تھوڑی ہیں آپ تو ہمارے دوست ہیں" روش نے اپنی ناک سے پھسلتا چشمہ واپس ٹکاتے معصوم بنتے کہا تھا

"ارے ڈفر وہ ہمارے ابا ہی ہیں اب انہیں دوست بنانے کے چکر میں انہیں ان کے عہدے سے دستبردار تو نہ کرو" زینیہ نے اس کے سر پہ چپت لگائی تھی جس پہ روش نے چشمے کے پیچھے اپنی موٹی موٹی آنکھوں سے اسے گھورا تھا

"ابا ان سب کو چھوڑیں ہم نہ مریم کی شادی کر دیتے ہیں بہت مزا آئے گا" نویرا نے آنکھیں بند کرتے ہوئے ایسے کہا تھا جیسے وہ واقعی ہی شادی انجوائے کر رہی ہو

"ہاں ابا بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے نویرا کسی رشتے دار کی شادی پہ جاؤ تو ایلفی لگا کے اک جگہ ہی بیٹھے رہتے ہیں اور نہ ہی وہ کوئی لفٹ کرواتے ہیں اب ہم مریم کی شادی کرتے ہیں خوب ہلا گلا کریں گے اور ہم نے بھی کسی کو لفٹ نہیں کروانی" فاتینہ تو جیسے اپنے رشتے داروں سے کچھ زیادہ ہی نالاں تھیں

"وہ تو سب ٹھیک ہے لیکن لڑکا کہاں ہے جس سے شادی کروانی ہے؟" مائرہ کی بات پہ سب کو یاد آیا کہ اک عدد لڑکے کی بھی ضرورت ہے جس سے مریم کی شادی کرنی ہے ان سب میں حسین صاحب بس سب کی طرف گردنیں گھما کے انہیں ہی دیکھ رہے تھے جو انہیں بولنے کا موقع ہی نہیں دے رہی تھیں

"یہ کس کی شادی کی پلاننگ چل رہی ہے یہاں؟" مریم جو ابھی کچن سے چائے کے ساتھ برآمد ہوئی تھی اس نے بس مائرہ کی بات سنی تھی اس لیے چائے کی ٹرے ٹیبل پہ رکھتے اس نے پوچھا تھا

"مریم حسین کی شادی کی" منیہا نے آنکھیں گھماتے بتایا تو وہ اپنی جگہ سے اچھلی تھی

www.novelsclubb.com

"جی نہیں ایسا کچھ نہیں ہوگا میں اور ابا پہلے تم سب کے فرض سے سبکدوش ہوں گے پھر میری شادی ہوگی ہے نا ابا؟" ان سب کو کہتے مریم نے آخر میں سوالیہ نظروں سے حسین صاحب کو دیکھا تھا

"جی نہیں" مریم کو چھوڑ کے باقی چھ چیخیں تھیں انہیں اس کی بات جو پسند نہیں آئی تھی

"چپ بلکل چپ" اس سے پہلے کے مریم کچھ کہتی حسین صاحب دھاڑے تھے ان ساتوں نے آنکھیں پھاڑ کے انہیں دیکھا تھا

"غضب خدا کا کب سے خود ہی بولے جا رہی ہیں مجال ہے جو مجھے اک لفظ بھی بولنے دیا ہو جیسے میں ان کا باپ نہیں یہ میری مائیں ہیں" حسین صاحب نے باری باری سب کو گھورا تھا جو انہیں ہی دیکھ رہی تھیں ان کی بات کے اختتام پہ وہ سب اک دم سے کھلکھلا اٹھیں کہ حسین صاحب بھی بوکھلا گئے انہوں نے ایسا کونسا چٹکلا چھوڑ دیا ہے اور ساتھ ہی انہیں مزید گھوریوں سے نواز کے چپ ہونے کا اشارہ دیا تھا

www.novelsclubb.com

"وی لو یو سو مچ ابا" ان کی گھوریوں کو نظر انداز کرتے وہ سب کورس میں کہتیں اس انداز میں ان کے گلے لگی تھیں کہ حسین صاحب کو لگا کہ آج ان کا سانس بند ہو جائے گا

حسین صاحب کی عادت تھی وہ خود فجر میں اٹھتے تھے اور ساتھ انہیں بھی اٹھاتے مگر اس دوران وہ کبھی روم میں نہیں گئے تھے باہر کھڑے ہو کر اس زوردار انداز میں دروازہ بجاتے کہ قبر سے مردے بھی اٹھ جائیں ابھی بھی وہ سب نماز پڑھ کے دوبارہ لیٹنے لگی تھیں

"کہاں لیٹ رہی ہو اٹھو ابا کے ساتھ جاگنگ پہ بھی جانا ہے" انہیں لیٹتے دیکھ کر مریم نے ٹوکا تھا

"مریم یار" ان سب نے کورس میں کہا تھا آنکھوں میں سونے دینے کی واضح التجا تھی

www.novelsclubb.com

"کوئی مریم نہیں اٹھو سب جانتی تو ہو ڈاکٹر نے کہا تھا انہیں روز صبح تازہ ہوا میں لے کے جانا چاہیے اس سے ان کی ذہنی صحت پہ اچھا اثر پڑے گا اور تم میں سے کوئی اک بھی سو گئی تو وہ اسے اکیلے سوتا ہوا چھوڑ کے تو جائیں گے نہیں اس لیے شرافت سے اٹھ جاؤ سب" مریم کے کہنے پہ وہ سب منہ بناتیں اٹھ گئی تھیں

انہیں اٹھتا دیکھ کر مریم نے تشکر بھرا سانس خارج کیا تھا اب اس نے جا کر حسین صاحب سے روز والی بحث کرنی ہو گی جو روز صبح جاگنگ پہ جانے سے پہلے یہ ضرور کہتے تھے لوگ کیا کہیں گے یہ اپنے ساتھ پوری فوج لے کر آیا ہے جاگنگ کے لیے جیسے تیسے منا کے وہ انہیں جاگنگ کے لیے لے ہی گئی تھی لیکن وہاں جا کر بس مریم ہی ان کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے آہستہ آہستہ دوڑ رہی تھی باقی چھ اک بینچ پہ بیٹھ کے اک دوسرے کے کندھے پہ سر رکھ کے سو گئی تھیں لوگوں کی پرواہ کیے بنا

"میں اسی لیے کہتا ہوں کیا ضرورت ہے جاگنگ پہ جانے کی اب ان کے کام دیکھو تم" وہ اک رؤنڈ مکمل کر کے آئے تو حسین صاحب نے تاسف سے انہیں دیکھ کر

مریم سے کہا تھا جس کا خود انہیں دیکھ کر غم وغصے سے برا حال تھا مریم نے غصے سے ہاتھ میں پکڑی سے پانی والی بوتل سے پانی ان کے چہروں پہ پھینکا تھا

"سیلاب آگیا سیلاب آگیا" وہ سب چیختی ہوئیں بینچ سے اٹھی تھیں مگر مریم کو تند نظروں سے خود کو گھورتے دیکھ کر سب نے اک دوسرے کو دیکھا تھا

"سوری مریم ہم جان بوجھ کے نہیں سوئیں وہ خود بخود آنکھیں بند ہو گئی تھیں" اس کے بولنے سے پہلے روش نے معصومیت کے ریکارڈ توڑتے کہا تھا

"اچھا اب بس گھر چلو بہت کر لی جاگنگ تم لوگوں نے" مریم کو منہ کھولتے دیکھ کر حسین صاحب نے ٹوکا تھا اور پھر سب گھر کی طرف روانہ ہو گئے تھے

گھر پہنچتے حسین صاحب کچن کی طرف بڑھ گئے تھے کیونکہ بیٹیاں بڑی ہو جانے کے باوجود اب تک ناشتہ وہی بناتے تھے کیونکہ اک ان کے ہاتھ کے پراٹھے کھائے بغیر ان بہنوں کی صبح نہیں ہوتی اور دوسرا انہیں مصروف رکھنا بھی مقصود تھا کیونکہ وہ بیٹھے سوچوں میں کہاں سے کہاں نکل جاتے تھے

مریم ان کی ہیلپ کروانے کچن میں آ گئی تھی جبکہ چھوٹی تینوں اور مائرہ اپنی اپنی یونی اور سکول کالج جانے کے لیے تیار ہو رہی تھیں اور زینیہ اور فاتینا دوبارہ اپنے اپنے بستر پہ ڈھیر ہو گئی تھیں

"مریم میرے شوز نہیں مل رہے" روش کی تیاری تو مریم کو کھپائے بغیر کبھی مکمل نہیں ہوتی تھی اس لیے حسبِ عادت اس نے کمرے سے ہانک لگائی تھی مریم آملیٹ کے لیے پیاز کاٹ رہی تھی وہ وہی چھوڑ کے کمرے میں گئی تھی

روش کو شوز دینے کے بعد گدھے گھوڑے بیچ کے سوئی ان دونوں کو اک اک تھپڑ لگانا نہیں بھولی تھی لیکن وہ بھی ڈھیٹوں کی سردار تھیں اس لیے بغیر اثر لیے پڑی رہی تھیں

www.novelsclubb.com

ناشتہ کرتے ہی روش کی وین آ گئی تھی وہ سب کو خدا حافظ کہتے چلی گئی تھی مائرہ منیہا اور نویرا نے پوائینٹ سے یونی جانا تھا اس لیے وہ بھی خدا حافظ کہتے جلدی سے گھر سے نکلی تھیں

ان کے جانے کے بعد ان تینوں نے برتن سمیٹ کے رکھے تھے کچن مریم نے صاف کرنا تھا اور باقی کی صفائی فاتینا اور زینیہ کے ذمے تھے حسین صاحب بھی ناشتہ کرتے اٹھ گئے تھے تاکہ کپڑے بدل کا سٹور جا سکیں ان سے پہلے ان کا ہیلپر سٹور کھولیتا تھا

گیٹ کراس کرتے نویرہ نے ان دونوں کو رکنے کا کہا تھا اور خود گلی میں چاروں طرف نظر دوڑائی تھیں کس کے بھی نہ ہونے کا اطمینان کر کے نویرہ نے سر سے پن اتار کے برابر والے گھر کے سامنے کھڑی ارسلان کی بائیک کے دونوں ٹائروں سے ہوا نکالی اور بیگ کھول کے اس میں موجود بلیڈ نکال کے دل کی بھڑاس نکالتے اس نے بائیک کی سیٹ پہ لاتعداد کٹ لگائے تھے نیچے موجود فورم بھی صاف نظر آنے لگی تھی

یہ سب کرنے کے بعد اس نے اطمینان سے ہاتھ جھاڑے اور بیگ سے مارکر نکالتے ٹنکی پہ بڑا بڑا ریوینج لکھا اور ساتھ اک سمائلی بنائی تھی

www.novelsclubb.com

"آیا بڑا مجھے درخت سے دھکا دینے والا" بائیک کو دیکھتے وہ بڑبڑائی تھی اور دونوں کو لیے جلدی سے قدم آگے بڑھائے تھے ان دونوں نے تاسف سے اسے دیکھا تھا بچپن سے ہی ایسا ہوتا آیا تھا ارسلان اتنا نقصان نہیں کرتا تھا جتنا نویرہ اس کا کرتی تھی

گلی کا موڑ مڑنے سے پہلے نویرہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جہاں ارسلان کھڑا صدمے سے اپنی بائیک کو دیکھ رہا تھا تبھی ارسلان کی نظر بھی ان کی طرف اٹھی تھی اسے خود کو دیکھتا پا کر نویرہ نے وکٹری کا نشان بنایا اور تیزی سے موڑ مڑ گئی تھی پیچھے ارسلان پیچ و تاب کھاتا بعد میں بدلہ لینے کا سوچتا بائیک اندر کھڑی کرنے لگا کیونکہ اب وہ یونی لے کر جانے کے قابل تو تھی نہیں پوائنٹ سے ہی جانا پڑنا تھا

www.novelsclubb.com

مغرب کی اذان ہونے والی تھی وہ سب حسین صاحب کا انتظار کر رہی تھیں وہ مغرب کے بعد آتے تھے اور سب صحن میں لگے درخت کے نیچے بیٹھ کے چائے

پینے کے ساتھ ساتھ باتیں کرتے تھے ڈنر وہ سب عشا کی نماز پڑھنے کے بعد کرتے تھے

وہ سب سر جوڑے بیٹھی باتیں کر رہی تھیں اتنے میں دروازے پہ دستک ہوئی تھی ان سب کو تھوڑی حیرت ہوئی تھی کہ کون ہو سکتا ہے کیونکہ حسین صاحب کبھی دروازہ نہیں کھٹکھٹاتے مریم سر پہ دوپٹہ صحیح سے اوڑھتی دروازے کی طرف بڑھی تھی

اس نے ہلکا سا دروازے کی جھری سے باہر جھانکا تو کوئی عورت کھڑی نظر آئی تھی مریم نے سوچتے کہ وہ کون ہو سکتی ہیں دروازہ کھولا تھا سامنے ہی اس عورت کے ساتھ اک ستائس اٹھائیس سال کا سنجیدہ تاثرات لیے اک مرد بھی تھا

"السلام علیکم بیٹا یہ حسین صاحب کا ہی گھر ہے؟" مریم کے دروازہ کھولتا انہوں نے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا

www.novelsclubb.com

"میں نگہت ہوں اور یہ میرا بیٹا روحان ہمیں شکیل بھائی نے بھیجا ہے حسین صاحب سے تھوڑا کام ہے" انہوں نے حسین صاحب کے بہت ہی اچھے دوست کا حوالہ دیا تھا

"آیئے اندر آیئے ابا ابھی سٹور سے آئے تو نہیں مگر میں کال کر کے بلوا لیتی ہوں"

شکیل صاحب کا حوالہ سنتے مریم نے انہیں اندر بلا لیا تھا

"مریم کون ہے؟ایسا لگ رہا ہے جیسے دروازے نے تمہیں جکڑ لیا ہو اور،،،"نویرہ جو اپنے دھیان میں بولتی گیٹ کی طرف آئی تھی وہاں کھڑے دو اجنبی چہروں کو دیکھتے چپ ہوئی تھی اور کندھوں پہ پھیلا دوپٹہ جھٹ سے سر پہ لیا تھا اس کی یہ حرکت دیکھتے نگہت بیگم مسکرائی تھیں

www.novelsclubb.com

مریم انہیں لیے برآمدے میں آئی تھی انہیں وہاں بیٹھا کہ خود کچن میں چلی گئی تھی تاکہ کوئی چائے کا بندوبست کر سکے اس کے پیچھے باقی سب بھی انہیں سلام کرتیں کچن میں آگئی تھی مریم سے پوچھنا بھی تھا کہ وہ لوگ کون ہیں

"ویسے شکیل چچا خود بھی آتے رہتے ہیں چچی بھی آتی جاتی ہیں لیکن ان کے سپوتوں کو کبھی نہیں دیکھا" مریم کے بتانے پہ کہ انہیں شکیل صاحب نے بھیجا ہے منیہا نے سر ہلاتے شوشہ چھوڑا تھا

"وہ بیچارے آئیں بھی کیسے آخری دفعہ جب وہ آئے تھے جانے کس بات پہ تم سب نے ان کی مل کے جو درگت بنائی تھی سپیشلی چھوٹے والے کو منیہا نے اتنا مارا تھا بیچارے کا حشر برا ہو گیا تھا اب بھی آتے ہوئے وہ واقعہ یاد آتا ہو گا تو آنے سے توبہ کر لیتے ہوں گے" مریم نے بتایا تو ان سب کا قہقہہ چھت پھاڑ تھا

"تمیز سے باہر مہمان بیٹھے ہوئے ہیں" مریم نے انہیں تنبیہ کی تھی جس پہ وہ سب شرافت کے جامے میں آئی تھیں ان کے چائے بنانے تک حسین صاحب بھی آ گئے تھے چائے سرو کرنے کے بعد وہ سب اپنے روم میں چلی گئی تھیں

"بھائی صاحب دراصل ہم شکیل بھائی کے پڑوسی ہیں ہم نے اپنا گھر رینیو کروانا ہے تقریباً اک مہینے کا کام ہے تب تک کے لیے ہمیں کرائے پہ اک گھر چاہیئے تھا ہم

نے یہی بات شکیل بھائی کے سامنے رکھی تو انہوں نے آپ سے ملنے کا کہا کہ آپ کا اوپر والا پورشن خالی ہے "نگہت بیگم نے اپنے آنے کی وجہ بتائی تھی جسے سن کے حسین صاحب تھوڑا سوچ میں پڑ گئے تھے

"جی ہمارا اوپر والا پورشن ہے تو خالی ہی لیکن آپ جانتی ہیں یہ گھر لڑکیوں والا ہے اور،،،،"انہوں نے روحان کو دیکھتے بات دانستہ ادھوری چھوڑی تھی

"آپ اس بات کی فکر مت کریں روحان صبح جاتا ہے اور رات گئے واپس آتا ہے" نگہت بیگم نے ان کی الجھن دور کی تھی

"اچھا چلیں کوئی بات نہیں اگر آپ مطمئن نہیں تو ہم کوئی اور بندوبست کر لیتے ہیں "نگہت بیگم نے انہیں سوچ میں ڈوبا دیکھ کر نرمی سے کہا اور روحان کو اٹھنے کا اشارہ کیا تھا

"نہیں نہیں مجھے اپنی بیٹیوں پہ پورا اعتماد ہے اور آپ کا بیٹا بھی شکل سے شریف لگ رہا ہے لوگوں کا کیا ہے ان کا کام تو باتیں بنانا ہے "ان کے کہنے پہ حسین صاحب

شرمندہ ہوتے جلدی سے بولے تھے اور ساتھ روحان کو بھی دیکھا تھا جو سارا وقت سنجیدگی سے نظریں جھکائے بیٹھا رہا تھا

"بہت شکریہ آپ کا بھائی صاحب ہم آج رات ہی یہاں شفٹ ہو جاتے ہیں کل صبح سے ویسے بھی کام شروع ہو جانا ہے" نگہت بیگم نے کہا تو حسین صاحب نے سر ہلایا تھا پھر اک دو باتیں مزید کرنے کے بعد وہ لوگ اٹھ گئے تھے ادھر وہ روم میں بیٹھی باہر ہی نظریں گاڑے ہوئے تھیں

"ویسے لڑکا ہے ہینڈسم" منیہا نے اک نظر روحان کو دیکھتے کمینٹ پاس کیا تھا اونچا لمبا قد گندمی رنگت اور درمیانی سی داڑھی مونچھوں میں وہ بہت صوبر لگ رہا تھا

"ہو گا ہم کیا کریں؟ ہم نے کونسا اس کا اچار ڈالنا ہے" مریم نے لاپرواہی سے کہتے موبائل پکڑا تھا

www.novelsclubb.com

"آئیڈیا اس دن مائرہ کہہ رہی تھی نا لڑکا کہاں ہے جس سے مریم کی شادی کرنی ہے مل گیا لڑکا اسی سے ہم مریم کی شادی کر دیتے ہیں" روش چہکتے ہوئے بولی تو بیک وقت سب نے اسے گھوری سے نوازا تھا

"اتنی تم ہو نہیں جتنی بننے کی کوشش کرتی ہو اس لیے فضول باتیں کرنے سے پرہیز کیا کرو آئندہ میں تمہارے منہ سے ایسی کوئی بات نہ سنوں" مریم نے سختی سے اسے ٹوکا تھا روش نے خفا ہوتے منہ بسورا تھا اور جا کر بیگ کھول کے بیٹھ گئی تھی

مریم جانتی تھی وہ خفا ہو گئی ہے مگر اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا اسے منانے کا وہ اک دوسرے سے مذاق کرتی رہتی تھیں مگر کبھی کوئی ایسی اوٹ پٹانگ بات نہیں کی تھی جس سے ان کے ذہنوں سپیشلی روش جو کہ میٹرک کی سٹوڈنٹ تھی اس کے ذہن پہ کوئی برا اثر پڑے وہ ان سب کی بڑی بہن ہونے کے ساتھ ساتھ ماں کا رول بھی ادا کرتی تھی جو انہیں ہر اچھی بری بات سمجھائے

www.novelsclubb.com

نگہت بیگم اپنے بیٹے روحان سمیت رات کو ہی شفٹ ہو گئی تھیں اوپر والے پورشن میں وہ سب ان کا اپنے گھر میں شفٹ ہونے کا سن کے بہت خوش ہوئی تھیں کیونکہ انہیں باتیں کرنے کے لیے کوئی مل گیا تھا جب وہ اک دوسرے سے باتیں کر کے بور ہو جائیں تو کوئی اور بھی تھا اب جس سے جا کر وہ باتیں کر سکتی تھیں

اگلی صبح جاگنگ کے بعد حسبِ معمول وہ سب اپنے کمروں میں اور حسین صاحب اور مریم کچن میں آ گئے تھے جب کافی دیر اپنے نام کی کوئی پکار نہ سنائی دی تو خود اٹھ کر روم میں گئی تاکہ دیکھ سکے وہ سب کیا کر رہی ہیں

"ارے انکل آپ ناشتہ کیوں بنا رہے ہیں؟" مریم کے کچن سے نکلتے ہی روحان نیچے آیا تھا شاید آفس جا رہا تھا چونکہ سیڑھیوں کے بلکل ساتھ کچن تھا اس لیے اس کی نظر بلاارادہ کچن کی طرف اٹھی تھی اور وہاں موجود حسین صاحب کو ناشتہ بناتے دیکھ کر اسے حیرت ہوئی اور وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھا تھا

"بس بیٹاماں ان کی بچپن میں گزر گئی تو ان کے سارے کام میں ہی کرتا تھا اب باقی سارے کام اپنے ذمے لے لیے ہیں سوائے صبح کے ناشتے کے وہ آج بھی میری ہی ذمہ داری ہے" حسین صاحب پہلے تو چونکے تھے پھر مسکراتے ہوئے اسے وجہ بتائی تو وہ بھی مسکرا دیا اور مریم کے آنے سے پہلے انہیں خدا حافظ کہتے چلا گیا تھا

"کیا ہوا کوئی تیار ہو کے ابھی ادھر آئی نہیں؟" مریم واپس کچن میں آئی تو حسین صاحب نے پوچھا تھا

"سب چھٹی کر کے بیٹھی ہوئی ہیں بقول ان کے اوپر والی آنٹی کے ساتھ راہ و رسم بڑھانے ہیں" مریم نے آملیٹ پلیٹ میں نکالتے بتایا تھا

"دیکھو انہیں زیادہ تنگ نہیں کرنا" حسین صاحب اپنی بیٹیوں کو اچھی طرح جانتے تھے اس لیے انہیں تنبیہ کرنے نہیں بھولے تھے جس پہ مریم نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا تھا

www.novelsclubb.com

پھر ناشتہ کرنے کے بعد حسین صاحب چلے گئے تھے ان سب نے مل کر کام نپٹائے تھے پھر اوپر والے پورشن میں چلی آئی تھیں اوپر آ تو گئی تھیں مگر سب اک دوسرے کو دھکے دے رہی تھیں تم پہلے جاؤ تم پہلے جاؤ مگر کوئی آگے بڑھنے کو تیار ہی نہیں تھی تبھی سامنے موجود روم سے نگہت بیگم باہر نکلی تھیں اور سب کو کھڑا دیکھ کر مسکرائی تھیں

"ارے بچیوں وہاں کیوں کھڑی ہو آ جاؤ اندر اگر میرے بیٹے کی وجہ سے جھجھک رہی ہو تو وہ کب کا آفس جا چکا ہے" ان کی جھجھک کو بھانپتے نگہت بیگم نے نرمی سے کہا تھا ان کے اتنے نرم انداز پہ ان سب کو حوصلہ ہوا تھا اور وہ مسکراتی ہوئی آگے بڑھی تھیں سب نے اپنا اپنا تعارف کروایا تھوڑی ہی دیر میں وہ ان کے ساتھ ایسے گھل مل گئی تھیں جیسے نگہت بیگم ہمیشہ یہی رہتی ہوں

www.novelsclubb.com

"اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ مجھے یہاں آکر میری بیٹی کی خواہش پوری ہو جائے گی اور مجھے اتنی پیاری پیاری بیٹیاں ملیں گی تو میں تھوڑا جلدی آجاتی یہاں" نگہت بیگم نے محبت بھری نظروں سے ان ساتوں کو دیکھا تھا

"ارے آنٹی لوگ بیٹوں کی خواہش کرتے ہیں اور آپ کو بیٹی چاہیے بیٹے تو بڑھاپے کا سہارا بنتے ہیں" زینیہ نے بظاہر ہنستے ہوئے کہا تھا مگر اس کے لہجے میں دکھ بھرا ہوا تھا بچپن سے اب تک ہر کوئی یہی کہتا آیا تھا بیچارے حسین کی سات بیٹیاں ہیں اللہ کوئی بیٹا دے دیتا جو اس کا بڑھاپے کا سہارا بن جاتا

"ارے بیٹا انسان بڑا ناشکرا ہے بیٹیاں ہوں تو بیٹے کی خواہش بیٹے ہوں تو بیٹی کی خواہش اور کس نے کہا صرف بیٹے بڑھاپے کا سہارا بنتے ہیں مجھے لگتا ہے بیٹیاں بیٹوں سے بھڑ کا ماں باپ کا احساس کرتی ہیں اور جو بیٹے مانگتے ہیں وہ یہ بھول جاتے ہیں بیٹے نعمت ہیں اور نعمتوں کا حساب ہو گا جبکہ بیٹیاں رحمت ہوتی ہیں اور رحمت کا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کوئی حساب نہیں ہوتا" نگہت بیگم نے ان سب کے چہروں سے ٹپکتی اداسی دیکھ کر انہیں رسانیت سے سمجھایا تو وہ سب مسکرا اٹھی تھیں

"مریم آپی زینیہ فاتینا کہاں ہو سب ؟"اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا نیچے سے آتی آوازوں پہ سب اس طرف متوجہ ہوئے تھے

"میں دیکھتی ہوں "نویرہ کہتی تیزی سے نیچے گئی تھی جہاں ان کے پڑوسیوں کے اکلوتے چشم وچراغ کی اکلوتی بہن سارہ موجود تھی

"تم آج یونی نہیں گئی؟"نویرہ کو دیکھتے سارہ نے حیرت سے سوال کیا تھا

"نہیں آج ہم میں سے کوئی نہیں گیا وہ ہمارے اوپر والے پورشن میں اک آنٹی اور ان کا بیٹا رینٹ پہ شفٹ ہوئے ہیں بس ان سے تعلقات بڑھانے اوپر گئی تھیں"

نویرہ نے اسے بتایا تھا

"آنٹی سے یا ان کے بیٹے سے؟" سارہ کے شرارت سے پوچھنے پہ نویرہ نے اسے اک دھمکو رسید کیا تھا

"ظاہر سی بات ہے آنٹی سے اور بیٹے سے یاد آیا تم اپنی اماں کے بیٹے کا حال سناؤ؟" اسے جواب دیتے نویرہ نے شرارت سے بھرپور لہجے میں ارسلان کے بارے میں پوچھا تھا

"نہ کروان کی بائیک کی حالت تم نے؟" سارہ نے حیرت سے اسے دیکھا تو نویرہ نے کھلکھلاتے ہوئے سینے پہ ہاتھ رکھتے جھک کے کریڈٹ وصول کیا تھا

"بہت کیا ہے تم نے بائیک کی حالت پہ بیچارے بھائی کے ساتھ ساتھ تمہیں بھی صلواتیں سنا رہی ہیں اماں" سارہ نے افسوس سے کہا تھا

"کیا مطلب انہیں کیسے پتہ چلا کہ بائیک کی وہ حالت میں نے کی تھی؟" نویرہ کے لہجے میں حیرت ہی حیرت تھی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ بائیک کی ایسی حالت کرنے والے کو کوس رہی تھیں ابھی انہیں یہ نہیں پتہ وہ تمہارا کارنامہ پتہ چل گیا تو،،،"سارہ نے بات ادھوری چھوڑتے اسے دیکھا تھا

"جب پتہ چلے گا تب دیکھی جائے گی فلحال آجاؤ اوپر چلیں تمہیں آنٹی سے ملواتی ہوں بہت سویٹ آنٹی ہیں"نویرہ نے اس کی بات کو ہوا میں اڑاتے اس کا ہاتھ پکڑا تھا اور اوپر چلی گئی تھی جہاں وہ سب ان کی ہی منتظر تھیں

بائیک والے واقعہ کے بعد سے نویرہ اور ارسلان کا آمنا سامنا نہیں ہوا تھا اور نویرہ کب سے اس کاری ایکشن دیکھنے کے لیے بے تاب تھی آج یونی سے آکر کھانا وغیرہ کھانے کے بعد مریم کو سارہ کی طرف جانے کا بتا کر وہ ان کے گھر چلی گئی تھی ان کا بچپن سے اک دوسرے کے گھر آنا جانا تھا

اس لیے اس نے دروازہ کھٹکھٹانے کی زحمت نہیں کی تھی بغیر دستک کے ہی اندر چلی گئی مگر وہ پہنچتے اسے بس گہری خاموشی کا سامنا کرنا پڑا تھا اور اسے حیرت بھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوئی تھی ان کے گھر وہ جب بھی آتی تھی سارہ اپنی والدہ کے ساتھ کسی نہ کسی بات پہ بحث کرتی ہوئی ملتی تھی

"سارہ، سارہ" اس نے قدم آگے بڑھاتے سارہ کا نام پکارنا شروع کیا تھا اس کی آواز سن کے سارہ کی بجائے ارسلان اندر سے بر آمد ہوا تھا

"تم کیوں بوتل کے جن کی طرح نازل ہو گئے ہو میں تمہیں نہیں سارہ کو آواز دے رہی تھی" ارسلان کو دیکھتے نویرہ نے تیوری چڑھا کے کہا تھا

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہاری پھٹکار برستی شکل دیکھنے کا سارہ اور امی گھر نہیں ہیں یہی بتانے کے لیے باہر آیا ہوں" ارسلان بھی ادھار رکھنے کا قائل نہیں تھا اس کی باتیں سن کے نویرہ نے دانت پیسے تھے

"تمہاری شکل تو جیسے بڑی نورانی ہے نا" نویرہ اسے گھورتے واپس جانے کے لیے پلٹی تھی تبھی ارسلان کے ذہن میں اک شیطانی آئیڈیا تھا جس سے اس کی آنکھیں چمکی تھیں کیونکہ اسے اپنا بدلہ لینے کا موقع جو ملا تھا

"ارے کہاں چل دی اتنے عرصے بعد تو بدلہ لینے کا موقع ملا ہے اور تمہیں لگتا ہے میں تمہیں ایسے ہی جانے دوں گا"اس کی کلائی پکڑتے ارسلان نے معنی خیزی انداز میں کہا تھا

"کیا مطلب ہے تمہارا اور میرا ہاتھ چھوڑو"اس کے عجیب سے لہجے پہ نویرہ اندر سے تھوڑی خوفزدہ ہوئی تھی مگر خود کو مضبوط ظاہر کرتے سختی سے اپنا بازو چھڑایا تھا

"مطلب تو بڑا سادہ ہے میں تم اور یہ تنہائی ہونے کو تو کچھ بھی ہو سکتا ہے"ارسلان کی بات پہ نویرہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا

اسے یقین کرنے میں مشکل ہو رہا تھا کہ یہ ارسلان ہی ہے ان کی بچپن سے ہی بہت لڑائیاں ہوتی تھیں اور زیادہ نقصان اس کا نویرہ ہی کرتی تھی مگر ارسلان نے کبھی ایسی کوئی گھٹیا بات نہیں کی تھی

www.novelsclubb.com

دوسری طرف ارسلان اس کے اس طرح بے یقینی سے دیکھنے پہ شرمندہ ہو گیا تھا اس کا ارادہ بس نویرہ کو تھوڑا سا تنگ کر کے بدلہ لینے کا تھا مگر اس کی نظریں دیکھ کر اور اپنے جملے پہ غور کر کے اسے شرمندگی ہو رہی تھی

"سوری نویرہ ایسے مت دیکھو یار میرا ایسا ویسا کوئی مطلب یا ارادہ نہیں ہے میں بس تمہیں تھوڑا سا تنگ،،،،"ارسلان نے اس کی نظروں کو سمجھتے وضاحت دینی چاہی تھی

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ"اس کی بات کاٹتے نویرہ دبے دبے لہجے میں چلائی تھی

"اتنی گھٹیا بات بول کے تم کہہ رہو تمہارا ارادہ بس تنگ کرنے کا تھا اسے تنگ کرنا نہیں اسے گھٹیا پن اور عامیانہ پن کہتے ہیں میں نے تمہارا نقصان کیا تھا تم اس سے بڑھ کے میرا نقصان کر دیتے مگر ایسی بات کہہ کے مجھے میری نظروں میں نہ گراتے"ارسلان کو دیکھ کے بولتے اک آنسو نویرہ کی آنکھ سے ٹوٹ کے گرا تھا

"آئی سوئیر نویرہ میرا ایسا ویسا کوئی مقصد نہیں تھا بس تمہیں تھوڑا تنگ کرنا مقصود تھا بچپن سے جانتی ہو تم مجھے میں تمہارے ساتھ کوئی بھی گھٹیا پن کرنے سے پہلے مرنا پسند کروں گا یوں بے یقینی بھری نظروں سے مت دیکھو مجھے "ارسلان اس کی آنکھوں میں بے یقینی اور آنسو دیکھ کے بے بس ہوا تھا

آج اسے حقیقتاً اپنے بغیر سوچ سمجھے بولنے کی عادت پہ پچھتاوا ہوا تھا آج شدت سے اسے بولنے سے پہلے سوچنے والے مقولے پہ عمل نہ کرنے پہ افسوس ہو رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وقت کو پیچھے لے جا کر اپنے کہے الفاظ کو واپس لے لے

"تمہارا جو بھی مقصد ہو مگر مجھے زندگی بھر کے لیے سبق مل گیا ہے کہ کبھی بھی کسی بھی وقت منہ اٹھا کر نہیں چلے جانا چاہیے سپیشلی لڑکوں والے گھر میں "نویرہ نے اک اک لفظ پہ زور دیتے کہا اور اس کے مزید کچھ کہنے سے پہلے بھاگتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی پیچھے ارسلان نے بے بسی سے اس کی پشت دیکھی تھی

www.novelsclubb.com

"سبق تو مجھے بھی ملا ہے کہ کبھی زندگی میں بغیر سوچ سمجھے منہ سے کوئی لفظ نہیں نکالنا چاہیے اکثر اوقات منہ سے نکلے الفاظ اک لمحے میں ہر شے کو تلپٹ کے رکھ دیکھتے ہیں اور انسان بس دیکھتا رہ جاتا ہے" بالوں میں ہاتھ چلاتے وہ پریشانی سے بڑبڑایا تھا اور کھلا دروازہ بند کرتے واپس اپنے روم میں چلا گیا تھا

دوسری طرف نویرہ نے بھی پکا ارادہ کیا تھا وہ کبھی بھی یوں منہ اٹھا کے کہی نہیں جائے گی اسے یقین تھا ارسلان سچ کہہ رہا ہے لیکن اس کے الفاظ نے اسے ٹھیس پہنچائی وہ کبھی بھی اس سے ایسے الفاظ کی توقع نہیں رکھتی تھی اس لیے اس نے دل ہی دل میں اس سے پکی ناراضگی کا ارادہ باندھ لیا تھا

---

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا تم اتنی جلدی آگئی تم؟" نویرہ کو دیکھتے مریم نے حیرت سے پوچھا تھا وہ برآمدے میں بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی ساتھ ہی منیہا بیٹھی موبائل یوز کر رہی تھی باقی اک دوا اپنے روم میں اور اک دوا وپر نگہت بیگم کے ساتھ تھیں

"ہاں وہ سارہ اور آنٹی کو کہی جانا تھا تو بس اسی لیے جلدی آگئی" نویرہ نے نظریں چراتے جواب دیا اور جلدی سے کمرے میں گھس گئی تھی اس کے جاتے مریم واپس کتاب کی طرف متوجہ ہوئی تھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ دروازہ بجنے لگا

"اٹھو منیہا دیکھو کون ہے" مریم نے اسے اٹھانا چاہا تھا

"مریم میں نہیں اٹھ رہی میرا ناول کلائمکس پہ ہے اور ویسے بھی کوئی مانگنے والا ہی ہوگا کیونکہ ابا تو دستک دیتے نہیں اور روحان بھیا رات گئے تک آتے ہیں اور شکیل چچا اور چچی بھی شام کو ہی آتے ہیں اور جب کوئی جائے گا نہیں تو وہ خود ہی چلا جائے گا" منیہا نے موبائل پہ ہی نظریں جمائے کہا تھا

"منیہا" مریم نے تنبیہہ لہجے میں اس کا نام پکارا تھا

"جا رہی ہوں" وہ منہ بناتے اٹھی تھی پاؤں میں چپل اڑاستے اس نے موبائل کے کور سے دس روپے نکالے تھے

www.novelsclubb.com

جو اکثر اس کے موبائل کے کور میں پائے جاتے تھے اور دوبارہ نظریں موبائل پہ جمائی تھیں دروازے کے پاس پہنچتے اس نے بغیر موبائل سے سر اٹھائے تھوڑا سا دروازہ کھولتے پیسوں والا ہاتھ باہر نکالا تھا باہر کھڑے نفوس میں سے اک نے غضب بھری نظروں سے اس ہاتھ کو گھورا تھا اور دوسرے نے بمشکل اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا تھا

"پکڑ بھی لو اب" جب کافی دیر بعد بھی کسی نے پیسے نہیں پکڑے تو منیہا نے اکتا کے کہا تھا

"میڈم میں کس اینگل سے آپ کو مانگنے والا لگتا ہوں" اک بھاری مردانہ آواز پہ منیہا نے موبائل سے نظریں ہٹاتے تھوڑا دروازہ مزید کھولتے باہر جھانکا تھا جہاں دو سوٹڈ بوٹڈ لڑکے کھڑے تھے اک اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا جبکہ دوسرا اپنی مسکراہٹ ضبط کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

"ہر اینگل سے" اسے اوپر سے نیچے تک دیکھ کے منیہا نے لاپرواہی سے کہا جبکہ مقابل کا تو صدمے سے برا حال ہو گیا تھا اس نے اک نظر خود پہ ڈالی تھی بلیک جینز کے ساتھ بلیک ہی ٹی شرٹ پہنے سرخ و سفید رنگت، نفاست سے سیٹ بال وہ کہی سے بھی مانگنے والا نہیں لگ رہا تھا

"مس مجھے لگتا ہے آپ کی آنکھوں میں کوئی فالٹ ہے اس لیے پہلی فرصت میں آپ اپنی آنکھیں چیک کروائیں" خود کو اک نظر دیکھنے کے بعد اس نے منیہا کو مشورہ دیا تھا

"یہ اپنا خدمت خلق کا جذبہ اپنے پاس ہی رکھو اس کی ضرورت یہاں نہیں ہے" اس کی بات سن کے منیہا تو آگ بگولہ ہو گئی تھی

www.novelsclubb.com

"منیہا تمہیں گیٹ پہ کون ہے یہ دیکھنے بھیجا تھا گیٹ پہ جا کے سو جانے کو نہیں کہا تھا" منیہا کے واپس نہ آنے پہ مریم خود اس کے پیچھے آئی تھی

"دیکھنے ہی آئی تھی مگر یہاں آکر اک گنوار سے ٹاکرا ہو گیا" منیہا نے اسے دیکھتے مریم کو جواب دیا تھا جبکہ باہر کھڑا وجود خود گنوار کہے جانے پہ بلبلا اٹھا تھا مریم اس کی بات پہ حیران ہوتے خود تھوڑا آگے بڑھی تھی

"ارے تابش، رامش تم دونوں۔آؤ اندر آؤ باہر کیوں کھڑے ہو؟" باہر کھڑی شخصیات کو دیکھتے مریم نے خوشگوار حیرت کا مظاہرہ کرتے انہیں اندر آنے کا کہا تھا جبکہ ان کے ناموں پہ منیہا بھی چونکی تھی یہ نام تو شکیل چچا کے بیٹوں کے تھے

"جی آپی اندر ہی آنا تھا لیکن اک جاہل نے گیٹ پہ ہی روک کہ ہمیں مانگنے والا بنا دیا تھا حالانکہ ہم تو دینے آئے تھے" اس کے جاہل کہنے پہ منیہا کے غصے سے نتھے پھولے تھے اور اس کی اگلی بات پہ بے ساختہ اس کی نظر اس کے ہاتھوں کی طرف گئی تھی جس میں اس نے اک ڈونگہ تھاما ہوا تھا

"کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو گی اسے یہ منیہا ہے اور منیہا یہ شکیل چچا کے بیٹے ہیں یہ تابش ہے اور یہ رامش" مریم نے ہنستے ہوئے ان کا تعارف کروایا تھا تابش کہتے ہوئے

www.novelsclubb.com

اس نے ڈونگا اٹھائے ہوئے شخص کی طرف اشارہ کیا تھا اور ساتھ والے کار امش کہہ کے تعارف کروایا تھا

وہ لوگ کافی عرصے بعد ان کے گھر آرہے تھے بچپن میں کہی آتے تھے اس کے بعد پھر آنا بند کر دیا تھا اک دو دفعہ جب وہ آئے تھے تب مریم اور حسین صاحب کے علاوہ کوئی گھر پہ ہوتا نہیں تھا اس لیے انہوں نے اک دوسرے کو پہچانا نہیں تھا

"اچھا تو یہ منیہا ہے جس نے میری پٹائی کی تھی اس کی طرف تو میرا پہلے سے ہی حساب نکلتا ہے" منیہا کو کینا توز نظروں سے گھورتے تابش نے سوچا تھا

"اب ساری باتیں باہر ہی کھڑے ہو کر لو گے یا اندر بھی آؤ گے ؟" انہیں ہنوز باہر کھڑا دیکھ کے مریم نے کہا تو وہ ہنستے ہوئے اندر آئے تھے مریم انہیں لیتے بر آمدے کی طرف بڑھ گئی تھی منیہا بھی دروازہ بند کرتے ان کے پیچھے آئی تھی

"منیہا چائے بنا کر لاؤ اور باقی سب کو بھی بلاؤ بھائیوں سے مل لیں اور ابا کو بھی کال کر دینا" مریم نے اندر جاتی منیہا کو آواز دی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"زہر ہی نہ پلادوں میں اس گنوار کو" منیہا بڑبڑاتے ہوئے کمرے میں گھس گئی تھی اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا چائے بنانے کا زینیہ کو ہی مریم کا پیغام پہنچانا تھا

"ویسے آج تم دونوں کا ادھر آنے کا اتفاق کیسے ہوا؟" مریم نے مسکرا کے ان سے پوچھا تھا رامش اس کا ہم تھا جبکہ تابش اس سے چھوٹا تھا شکیل چچا کے بس دو بیٹے ہی تھے

"بس کام سے جا رہے تھے کہیں یہی سے گزر کے جانا تھا امی نے بریانی بنائی تھی دینے انہوں نے خود ہی آنا تھا مگر مہمان آگئے جس کی وجہ سے وہ خود آ نہیں سکیں تو انہوں نے یہ بریانی ہمارے ہاتھ بجھوادی" رامش نے بتایا تو اس نے سر ہلایا تھا

اتنے باقی سب بھی آگئی تھیں سلام دعا کرنے کے بعد زینیہ کچن میں چلی گئی تھی اور باقی سب اپنے کمرے میں زینیہ کے چائے بنانے تک حسین صاحب بھی آ چکے تھے ان کے آتے ہی مریم بھی اٹھ کے اندر چلی گئی تھی

www.novelsclubb.com

زینیہ چائے رکھنے آئی تو رامش نے زرا سی نظریں اٹھا کے اسے دیکھا اور پھر نظریں جھکا دیں زینیہ بچپن سے ہی اسے بہت اچھی لگتی اپنی باقی بہنوں کی نسبت کم گو اور خاموش طبع لیکن بیچارے کو یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ بس باہر والوں کے سامنے ایسی ہے گھر میں تو وہ باقی سب سے بھی زیادہ ہی بولتی ہو گی

وہ کافی عرصے بعد یہاں آئے تھے اس لیے مریم کے تعارف کروانے پہ ہی اسے پتہ چلا تھا یہ زینیہ ہے ورنہ بس اس کی بچپن کی دھندلی سی ہی شبیہ تھی اس کے ذہن میں وہ پہلے بہت آتے جاتے تھے ان کے گھر پھر ان سب سے مار کھانے کے بعد کچھ عرصہ خوف کی وجہ سے ان کے گھر قدم نہیں رکھا تھا پھر جوں جوں بڑے ہوتے گئے تو بس لڑکیوں والے گھر جانے سے کترانے لگے مریم اک دو دفعہ حسین صاحب کے ساتھ ان کے گھر گئی تھی اس لیے اس کا پتہ تھا نہیں

پھر کچھ دیر مزید بیٹھنے کے بعد وہ چلے گئے تھے جاتے جاتے تابش نے اک سلگتی نظر ان کے کمرے کے دروازے پہ ڈالی تھی اس کے منیہا کی طرف بڑے حساب نکلتے

تھے اک تو اس نے بچپن میں اسے بہت بری طرح پیٹا تھا وہ بچپن میں بہت بیبا بچہ تھا اس لیے مار کھا بھی لی تھی اور اب اسے گنوار بنا دیا تھا اور اب وہ بیبا بچہ نہیں رہا تھا اس لیے اس نے حساب چکتا کرنے کا سوچ لیا تھا

دن معمول کے مطابق گزر رہے تھے مگر اچانک ان کی معمولاتِ زندگی میں اک ہلچل ہوئی تھی کیونکہ حسین صاحب کی پھوپھی لطیف بیگم جو اک گاؤں میں بیاہی ہوئی تھیں وہ ان کے گھر رہنے آئی تھیں ان کے بچپن میں وہ کبھی نہیں آئی تھیں ہاں جب وہ سب بہنیں تھوڑی بڑی ہو گئی تھیں تب وہ اک دو دفعہ رہ کے گئی تھیں ان کی آمد پہ وہ سب کوفت کا شکار ہوئی تھیں کیونکہ ان کی ہر بات پہ ٹوکنے کی عادت تھی یہ نہ کرو لڑکی ہو وہ نہ کرو لڑکی ہو اکثر ان کا ضبط ٹوٹنے لگتا تھا مگر حسین صاحب کی وجہ سے چپ ہو جاتی تھیں

"تمہارے باوا نے تمہیں بیاہنے کا بھی کچھ سوچا ہے یا گھر بیٹھانے کا ہی ارادہ ہے"

رات کو مریم انہیں دودھ دینے آئی تو انہوں نے اپنا پسندیدہ سوال پوچھا تھا

"جب کوئی رشتہ ملے گا تو بیاہ دیں گے" مریم کوئی سخت بات کہنا چاہتی تھی مگر خود

پہ ضبط کا پہرہ بیٹھاتے تحمل سے انہیں جواب دیا تھا

"ویسے یہ جو اوپر کرائے دار رکھے ہیں وہ کیسے لوگ ہیں؟" انہیں یہاں آکر پتہ چلا

تھا کہ حسین صاحب نے اوپر والا پورشن کرائے پہ دیا ہوا ہے ان کی آمد پہ نگہت بیگم

نیچے آکر ان سے مل کے بھی گئی تھیں اس کے بعد انہیں اس ٹاپک پہ بات کرنے کا

موقع ہی نہیں ملا تھا اب یاد آیا تو انہوں نے سوچا تھا لگے ہاتھوں پوچھ ہی لوں

"اچھے ہیں اور رات بہت ہو گئی ہے اب آپ سو جائیں" مریم ان کے مزید کچھ

پوچھنے سے پہلے ہی کمرے سے نکل گئی تھی

"عجیب بدلحاظ بیٹیاں ہیں حسین کی" انہوں نے بڑبڑاتے ہوئے دودھ کا گلاس منہ

سے لگایا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مریم بھی بڑبڑاتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ رہی تھی سارے گھر کی لائٹس آف تھیں بس کچن کی آن تھی جس سے ہلکی ہلکی روشنی برآمدے میں آرہی تھی مریم وہی آف کرکے اپنے روم میں جانے کا ارادہ رکھتی تھی

ابھی وہ کچن کے دروازے کے پاس ہی پہنچی تھی کہ اس کی کسی کے ساتھ زوردار ٹکراؤ ہوا تھا اس کے حلق سے اک زوردار چیخ نکلی تھی جسے مقابل اس کے منہ پہ ہاتھ رکھتے اس کے حلق میں دبادی تھی اور اسے لیے کچن میں داخل ہوا تھا

"میں ہوں روحان ہاتھ ہٹارہا ہوں چیخیے گا مت پلیز" کچن میں آتے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹاتے اس نے التجا کی تھی آزاد ہوتے مریم نے جلدی سے پیچھے مڑ کے دیکھا تھا جہاں روحان سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا اس کی خوف سے بھری آنکھوں کو دیکھتے اک دو پل دیکھتا ہی رہ گیا تھا

www.novelsclubb.com

روحان اکثر رات کو کافی لیٹ آتا تھا ان کے گیٹ کا لاک نہیں کنڈی تھی ہاں البتہ بیٹھک کا جو دروازہ گلی میں کھلتا تھا اس کا لاک تھا اور اسی کی چابی روحان کے پاس ہوتی تھی جس سے وہ لاک کھول کے اندر داخل ہوتا تھا

آج بھی وہ معمول کے مطابق بیٹھک والے رستے سے اندر آیا تھا اور موبائل پہ نظریں جمائے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے آگے بڑھ رہا تھا اس ٹائم تک سب اپنے اپنے رومز میں ہوتے تھے اس لیے وہ اطمینان سے کچھوے کی چال چلتا آگے بڑھ رہا تھا تبھی اس کا کسی کے ساتھ ٹکراؤ ہوا تھا

اس نے بوکھلا کے مقابل کے منہ پہ اپنا ہاتھ جما کے کچن میں کھینچا تھا وہ بلکل نہیں چاہتا تھا کہ اس پہ یا اس گھر کے کسی بھی فرد پہ انگلی اٹھے اس لیے مجبوراً اسے منہ پہ ہاتھ رکھنا پڑا تھا اب مریم کو دیکھتے وہ بغیر ادھر اُدھر دیکھ کے چلنے پہ شرمندہ ہوا تھا

"سوری میرا دھیان موبائل پہ تھا" اس نے مریم پر سے نظریں ہٹاتے شرمندگی سے وضاحت دی تھی جو اس کی خود پہ گڑھی نظروں سے خائف ہو رہی تھی مریم

www.novelsclubb.com

کو اس بات کا بھی خوف تھا کہ کہیں لطیف بیگم باہر نہ آجائیں اور اویں بات کا بتنگڑ نہ بن جائے اس لیے اس کے سوری کا جواب دیے بنا وہ وہاں سے تیزی سے غائب ہوئی تھی

روحان اس کی تیزی کو دیکھتے بے ساختہ مسکرایا تھا اور نفی میں سر ہلاتے کچن کی لائٹ اور دروازہ بند کرتے سیڑھیاں چڑھتے اوپر چلا گیا تھا

"تمہارے پیچھے کونسا بھوت لگ گیا ہے؟" مریم کو ہڑبڑی میں اندر داخل ہوتے دیکھ کر مائرہ نے پوچھا تھا وہ سب ابھی جاگ رہی تھیں اور بیٹھی گپیں ہانک رہی تھیں

"دادو کو دودھ دینے گئی تھی وہ کونسا کسی بھوت سے کم ہیں" فاتینا نے اک آنکھ دباتے شرارت سے کہا تو سب ہنس دی تھیں اور اکھٹے ہنسنے کی وجہ سے ان کی آواز کافی اونچی تھی

"یہ منہ پھاڑ کے ہنسنے کی ضرورت نہیں ہے دادو جاگ رہی ہیں ابھی یہ نہ ہو پہنچ جائیں ہمیں یہاں لیکچر دینے" ان کے قہقہے پہ مریم نے انہیں گھورتے وارن کیا تھا

"کیا ہے اب بندہ اپنے گھر میں کھل کے ہنس بھی نہیں سکتا" منیہا نے چڑ کے کہا تھا

"اس بات کا تو مجھے پتہ نہیں لیکن اب ہمیں سونا چاہیے پتہ تو ہے ابا فجر میں ہی اٹھا دیں گے اور پھر سب پارک میں جا کر اونگھ رہی ہوں گی" مریم نے سب کو سونے کی تلقین کرتے لائیٹ آف کی تو وہ سب بھی منہ بسورتیں اپنے اپنے بستر پہ لیٹ گئی تھیں ان کے لیٹتے مریم بھی اپنے بستر پہ آ گئی تھی

دن کا آغاز معمول کے مطابق ہوا تھا وہ سب فجر پڑھنے کے بعد حسین صاحب کو زبردستی پارک لے گئی تھیں دادو پھوپھی بھی فجر میں ہی جاگ گئی تھیں اور ان سب کو جاتے دیکھ کر عادت سے مجبور بڑبڑا بھی رہی تھیں جنہیں ان سب نے اگنور کیا تھا

جاگنگ سے واپس آکر مریم اور حسین صاحب کچن میں چلے گئے تھے اور باقی سب اپنے روم میں مریم جانتی تھی کہ حسین صاحب کو کچن میں دیکھ کر وہ ضرور کچھ نہ کچھ کہیں گی لیکن وہ حسین صاحب کو ان کے پاس جلی کٹی سننے کے لیے بیٹھا بھی نہیں سکتی تھیں

"بھائی ایسا نہ کہیں دیکھا نہ سنا کہ سات جوان بیٹیوں کے ہوتے ہوئے بھی باپ ناشتہ بنا رہا ہے" جب دادو سے زیادہ دیر باہر اکیلا بیٹھا نہ گیا تو وہ اٹھ کے کچن میں آگئی تھیں اور حسین صاحب کو ناشتہ بناتے دیکھ کر انہوں نے کانوں کو ہاتھ لگائے تو حسین صاحب خوامخواہ ہی شرمندہ ہو گئے تھے

"آپ کا مسئلہ کیا ہے؟ مہمان ہیں تو مہمان بن کے رہیں ہمارے ذاتی معاملات میں دخل اندازی مت کریں آپ" مریم کا ضبط جواب دے گیا اور وہ پھٹ پڑی تھی

"مریم" حسین صاحب نے اس کا نام پکارتے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا

www.novelsclubb.com

"آئے ہائے حسین تم نے تمیز نہیں سکھائی اپنی بیٹیوں کو کہ بڑوں سے کیسے بات کرتے ہیں؟" انہوں تھوڑی پہ ہاتھ رکھتے مریم کو اک گھوری سے نواز حسین صاحب سے کہا تھا ان کی باتوں کی آواز سن کے وہ سب بھی کمرے سے باہر آ گئی تھیں

"ہاں نہیں سکھائی تمیز کیونکہ وہ اکیلے تھے سات بیٹیوں کو سنبھالنے والے ان کے کاموں اور روزی روٹی کا وسیلہ کرنے کے بعد ان کے پاس اتنا ٹائم نہیں بچتا تھا کہ وہ ہمیں تمیز سکھا سکیں اور اس ٹائم ان کے نام نہاد رشتے دار بھی پتہ نہیں کہاں تھے جو ہمیں تمیز سکھا دیتے" جواب مریم کی بجائے فاتینا کی طرف سے آیا تھا

"رشتے دار کیوں سکھاتے یہ تو ماں باپ کی ذمہ داری ہے" انہوں نے نخوت سے سر جھٹکا تھا

www.novelsclubb.com

"ہاں بھئی رشتے داروں کی ذمہ داری بس باتیں بنانا اور طعنے دینا ہے آپ لوگ کیوں نہیں جینے دیتے ہمیں پہلے بیٹیوں کے طعنے دے دے کر ڈپریشن کا مریض بنا

دیا ہے ہمارے باپ کو اب ہم انہیں اس سے باہر لانا چاہ رہے ہیں یہ بھی نہیں منظور آپ کو برائے مہربانی ہمارے گھر مت آیا کریں ہمیں نہیں ضرورت ایسے رشتے داروں کی" مریم انہیں کھری کھری سناتی آنکھوں میں آنسو لیے کچن سے واک آؤٹ کر گئی تھی

"پھوپھی معذرت چاہتا ہوں بچی ہے غصے میں کہہ گئی ہے سب آپ تو بڑی ہیں در گزر کر دیں" انہیں منہ کھولتے دیکھ کر حسین صاحب نے نرمی سے کہا تو وہ سر جھٹکتیں باہر چلی گئی تھیں

"کسی کو بھی افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے فاتینا زینیہ تم دونوں ناشتہ اور تم سب اپنے اپنے سکول کالج جانے کی تیاری کرو میں دیکھتا ہوں مریم کو" حسین صاحب نے ان سب کو منہ لٹکائے دیکھ کر کہا تھا اور خود ان کے کمرے کی طرف گئے تھے وہ کمرے میں داخل ہوئے تو مریم بیڈ پہ بیٹھی آنسو بہا رہی تھی

www.novelsclubb.com

"میرا بچہ تو بہت بہادر ہے پھر آج کیسے ضبط ٹوٹ گیا؟"اس کے پاس بیٹھتے انہوں نے مریم کے آنسو صاف کرتے نرمی سے پوچھا تھا

"بہادر لوگ بھی تو انسان ہوتے ہیں انہیں بھی تو دوسروں کی باتوں سے درد ہوتا ہے نا"اس نے شکایتی نظریں اٹھا کے انہیں دیکھا تھا

"ایسے لوگ تو تمہیں قدم قدم پہ ملیں گے کس کس کا منہ بند کراؤ گی؟اور میں اچھی طرح جانتا ہوں میری بیٹیاں کیا ہیں اس کے لیے دوسروں کی گواہی کی کیا ضرورت ہے اور لوگوں کی باتوں کو خود پہ سوار کر کے میں جو ڈپریشن کا مریض بنا ہوں میں نہیں چاہتا میری بیٹیوں کے ساتھ بھی ایسا کچھ ہو ایسے لوگوں کی باتوں کو نظرانداز کر دیا کرو"انہوں نے نرمی سے سمجھایا تو اس نے سر ہلایا تھا

www.novelsclubb.com

"شاباش میرا بچہ تم سب میرا فخر ہو اب جا کر دادو سے سوری کرو"انہوں نے مریم کا سر چوما تھا

"اگر مطلع صاف ہو گیا ہو تو ہم اندر آ سکتے ہیں وہ کیا ہے نا ہمیں سکول کے لیے تیار ہونا ہے" دروازے سے سر نکالتے روش نے کہا تو حسین صاحب اور مریم دونوں مسکرا دیے تھے

پھر مریم اٹھ کے باہر آئی تھی اور برآمدے میں بیٹھی دادو کو لٹھ مار انداز میں سوری کہتے کچن میں چلی گئی تھی وہ چاہ کے بھی ان کے ساتھ نرم رویہ اختیار نہیں کر پائی تھی اس کے کچن میں آتے ہی زینیہ اور فاتینا نے شکر ادا کیا اور پھرتی سے کچن سے نکل گئی تھیں انہیں جاتا دیکھ کر مریم نے افسوس سے سر ہلایا تھا

اس دن کے بعد نویرہ نے سارہ لوگوں کے گھر آنا جانا بند کر دیا تھا اک دو دفعہ سارہ نے اسے بلایا تھا مگر نویرہ نے سہولت سے انکار کر دیا تھا پھر سارہ خود ہی آ جاتی تھی

www.novelsclubb.com

آج سنڈے تھا جو کہ معمول کے مطابق ہنگامہ خیز ہی تھا دوپہر کو وہ کھانا بنا رہی تھیں کہ سارہ کے ساتھ ارسلان وہاں آیا تھا سارہ کے ہاتھ میں اک ڈھکی ہوئی پلیٹ بھی تھی یقیناً کچھ سپیشل بنایا تھا وہی لے کے آئی تھی

ارسلان کو حسین صاحب بلکل بیٹوں کی طرح چاہتے تھے وہ حسین صاحب کی غیر موجودگی میں بھی آتا تھا گھر لیکن بہت کم وہ سب اس کے لیے سارہ کی طرح ہی تھیں سوائے نویرہ کے جس کی غلط فہمی دور کرنے کے لیے وہ یہاں آیا تھا مگر دادو پھوپھی کے ہتھے چڑھ گیا تھا

"اے لڑکے تجھے کسی نے تہذیب نہیں سکھائی کے لڑکیوں سے بھرے گھر میں منہ اٹھا کے نہیں چلے جاتے" ارسلان کو اوپر سے نیچے تک دیکھتے انہوں نے سختی سے پوچھا تھا اور وہ بیچارہ بوکھلا کے رہ گیا تھا

www.novelsclubb.com

"میں تو بچپن سے آتا جاتا ہوں یہاں اس گھر کا فرد ہی سمجھ لیں اور میں اکیلا نہیں آیا اپنی بہن کے ساتھ آیا ہوں" ارسلان نے جلدی سے وضاحت کی تھی جبکہ دادو نے اس کی وضاحت پہ بس ہنکارا ابھرا تھا

"کرتے کیا ہو؟" انہوں نے عورتوں کا پسندیدہ کام یعنی اس کا انٹرویو لینا شروع کیا تھا

"جی پڑھتا ہوں" اس نے جواب دیتے خود کو کوسا تھا وہ یہاں آیا کیوں تھا

"یہ گھوڑے جتنا ہو گیا ہے اور ابھی تک پڑھتا ہے" انہوں نے تھوڑی پہ ہاتھ رکھتے کا اظہار کیا تھا ارسلان خود کو گھوڑا سے تشبیہ دیے جانے پی بلبلا کے رہ گیا تھا جبکہ ان کا کھانا لیے آتی نویرہ کا قہقہہ ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ بلکل سرخ پڑ گیا تھا

"اب قد جلدی بڑا ہو گیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں" اس نے اک نظر کھانا رکھتی نویرہ کو دیکھتے دانت پیس کے کہا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں بھی یہی کہہ رہی ہوں گھوڑے جتنا ہو گیا ہے اب بس کر پڑھائی وڑھائی کوئی کام کر کے اپنے اماں باوا کا بوجھ تھوڑا کم کر" انہوں نے اسے نادر مشورے سے نوازا تو اس نے بس سر ہلایا تھا

"میں اب چلتا ہوں بعد میں آجاؤں گا" اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور سوال کرتیں ارسلان نے وہاں سے کھسکنا ہی مناسب سمجھا تھا

اس کی پتلی ہوئی حالت پہ نویرہ کو لگا تھا اب وہ مزید اپنی ہنسی پہ کنڑول نہیں کر سکتی اس لیے اس نے بھی کچن کی طرف دوڑ لگائی تھی ارسلان سلگتی نظروں سے اس کی پشت کو دیکھتے وہاں سے چلا گیا تھا اور نویرہ نے کچن میں پہنچتے ہی اپنی کب سے رکی ہنسی کو باہر آنے کا رستہ دیا تھا

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا دادو نے ایسا کونسا چٹکلہ چھوڑ دیا ہے جو تمہاری ہنسی نہیں رک رہی" ان سب نے حیرت سے اسے ہنستے ہوئے دیکھا تھا

"چٹکلا تو نہیں چھوڑا ہاں ارسلان کو ضرور بھگا دیا ہے" اس نے ہنستے ہوئے جواب دیا تو ان سب کو پھر حیرت ہوئی تھی

"ہیں اس نے کونسی بھینس کھول لی تھی دادو کی جو انہوں نے اسے بھگا دیا؟" منیہا نے منہ بناتے پوچھا تھا جس کے جواب میں نویرہ نے انہیں دادو اور ارسلان کے درمیان ہوئی گفتگو کا حال سنایا تو وہ بھی ہنس دی تھیں

"بیچارے کی قسمت میں ہماری دادو کے ہاتھوں ذلیل ہونا لکھا تھا کیا کر سکتا ہے کوئی" فاتینا نے دکھ بھرے لہجے میں کہا تھا سب نے اک نظر اک دوسرے کو دیکھا اور پھر ان کا قہقہہ چھت پھاڑ تھا

www.novelsclubb.com

دادو پھوپھی دو تین دن مزید رہنے کے بعد واپس چلی گئیں تو ان سب نے سکھ کا سانس لیا تھا آج سکول جاتے ہوئے روش مریم سے بریانی کی فرمائش کی تھی مریم کا

موڈ بھی خوشگوار تھا اس لیے اس نے بھی ہامی بھر لی تھی اب بریانی بنانے کے بعد وہ اک پلیٹ میں نکالتی اوپر نگہت بیگم کے پاس آئی تھی

"یہ لیں آنٹی میرے ہاتھ کی گرما گرم بریانی چکھ کے بتائیں،،،،" مریم جو اپنے دھیان میں اوپر آتی نان سٹاپ بول رہی تھی نگہت بیگم کے ساتھ بیٹھے روحان کو دیکھ کے اس کی زبان کو بریک لگی تھی اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ آج گھر پہ ہی ورنہ وہ زینیہ یا فاتینا کے ہاتھوں بھجوا دیتی

اس رات کے بعد اب ان دونوں کو آمنا سامنا ہوا تھا اس کے خود کو دیکھ کر چپ کر جانے پہ چہرے پہ آئی بے ساختہ مسکراہٹ کو لب بھینچ کے روکا تھا روحان کی باقی سب کے ساتھ اچھی فرینکنس ہو چکی تھی سپیشلی روش کے ساتھ وہ اسے اپنا بڑا بھائی مان چکی تھی اور اکثر اوقات اس سے کوئی نہ کوئی فرمائش بھی کر دیتی تھی جسے پورا کرنا روحان اپنے لیے فرض عین سمجھتا تھا

www.novelsclubb.com

بس مریم سے اس کی بات چیت بلکل بھی نہیں تھی جس میں بڑا ہاتھ مریم کا ہی تھا جو اسے دیکھتے ہی سیکنڈز میں ہی وہاں سے غائب ہو جاتی تھی جیسے وہ کوئی آدم خور ہو اور روحان بس مزے سے اس کی یہ حرکتیں انجوائے کرتا تھا

"ارے آؤ مریم رک کیوں گئی؟" اسے رکتے دیکھ کر نگہت بیگم نے پیار سے کہا تھا

"وہ میں نے بریانی بنائی تھی بس وہی دینے آئی تھی یہ لیں میں برتن بعد میں لے جاؤں گی" مریم نے آگے بڑھتے انہیں پلیٹ تھماتے تیزی سے کہا تھا اور ان کا جواب سنے بغیر تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی تھی اس کی تیزی پہ روحان کا قہقہہ بے ساختہ تھا

"تمہیں کیا ہوا کیوں ہنس رہے ہو؟" نگہت بیگم نے تعجب سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا تھا تبھی اس کا فون بجا تھا اس نے جلدی سے یس کرتے کان سے لگایا تھا

"ہاں پہنچ گیا تو؟، ٹھیک ہے گھر کے سامنے آتے مجھے میسج کر دینا میں خود باہر آ جاؤں گا بیل بجانے کی ضرورت نہیں ہے" اس نے گھر کا نمبر بتاتے کال کاٹ دی تھی

"کون تھا؟" نگہت بیگم نے پوچھا تھا

"ارسل تھا اک فائل منگوائی تھی وہی دینے آرہا ہے" اس نے اپنے دوست پلس بزنس پارٹنر کا حوالہ دیا تو نگہت بیگم نے سر ہلایا تھا روحان اور وہ دونوں پارٹنر شپ پہ اک کنسٹرکشن کمپنی رن کر رہے تھے

مریم نے نیچے پہنچ کے پہلے اپنی سانس ہموار کی تھی پتہ نہیں کیوں وہ روحان کو دیکھ کر گھبرا جاتی تھی یا بہت زیادہ کونشئس تھی کہ کسی کو بات کرنے کا کوئی موقع نہ مل جائے شاید اسی لیے وہ اس سے کتراتی تھی

اپنی سوچوں کو جھٹکتے وہ کچن میں داخل ہوئی تھی اور اک پلیٹ میں بریانی نکال کے فاتینا کے ہاتھوں سارہ کے لیے بھجوائی تھی اگر وہ نہ بھجواتی تو سارہ نے اس سے ناراض ہو جانا تھا کیونکہ بقول سارہ کے مریم کے ہاتھ کی بریانی اس کی فیورٹ ہے

www.novelsclubb.com

فاتینا نے پہلے تو انکار کیا پھر مریم کے آنکھیں دکھانے پہ بڑے بڑے منہ بناتی پلیٹ لے کر پڑوس میں چلی گئی تھی بریانی دینے کے بعد حسبِ عادت کچھ دیر بیٹھ کے سارہ کے ساتھ گپیں لگانے کے بعد گھر جانے کے لیے اٹھی تھی

فاتینا گنگناتے ہوئے ان کے گھر سے نکلی تھی لیکن اپنے گھر کے سامنے کھڑے سوٹڈ بوٹڈ شخص کو دیکھ کر اس کے قدم رکے تھے کچھ دیر رک کے فاتینا دیکھنا چاہا تھا وہ بیل بجاتا ہے یا نہیں لیکن اسے اپنی جگہ سے ہلتا جلتا نہ دیکھ کر اس نے آنکھیں سکوڑ کے اسے دیکھا تھا جو بار بار موبائل نکال کے چیک کر رہا تھا فاتینا نے لب بھینچتے اپنے قدم آگے بڑھائے تھے

"مسٹر شرم نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے کب سے آپ ہمارے گھر کے دروازے کے سامنے کھڑے ہیں شکل اور حلیے سے تو آپ شریف لگ رہے ہیں آپ کو ایسی حرکتیں زیب نہیں دیتیں" فاتینا اس کے سر پہ جا کر نان سٹاپ شروع ہو گی تھی

"جی؟" وہ اپنا رخ فاتینا کی طرف کرتے حیرت سے بس یہی کہہ سکا تھا

"جی کسی کے دروازے کے آگے بے وجہ کھڑا ہونا کسی شریف آدمی کا کام تو نہیں ہوتا اور میں کب سے آپ کو یہاں کھڑے دیکھ رہی ہوں نہ بیل بجا رہے ہیں نہ جا رہے ہیں آخر مقصد کیا ہے آپ کا؟ اگر آپ ہم بہنوں میں سے کسی بدنامی چاہتے ہیں تو میں بتا رہی ہوں میں کچا چبا جاؤں گی آپ کو" وہ شخص حیرت سے منہ کھولے فاتینا کی بے سر و پیر کی باتیں سن رہا تھا

"بریک پہ پیر رکھیں فاتینا یہ دوست ہے میرا میں نے ہی بلایا تھا اسے اندر بلانا مناسب نہیں لگ رہا تھا تو باہر ہی رکنے کا کہا تھا آپ غلط فہمی کا شکار ہو رہی ہیں" اس سے پہلے کو وہ مزید کوئی گوہر افشانی کرتی روحان وہاں آتے اس کی غلط فہمی دور کی تھی

www.novelsclubb.com

اس کی بات سن کے فاتینا نے زبان دانتوں تلے دبائی تھی اور چور نظروں سے اسے دیکھا تھا جو ابھی بھی حیرت سے اسے ہی دیکھ رہا تھا مزید شرمندگی سے بچنے کے لیے

وہ جلدی سے گیٹ کراس کرتی گھر کے اندر گھس گئی تھی اور ساتھ ہی اپنی جلد باز طبعیت کے لیے خود کو کوسا تھا

"یہ کیا تھا؟"ارسل نے حیرت بھرے لہجے میں استفسار کیا تھا

"یہ تمہاری پھینٹی کا بندوبست تھا اگر میں بروقت نہ آتا تو اب تک لگ چکی تھی"اس کی حیرت بھری شکل دیکھتے روحان نے شرارت سے کہا تھا

"خیر یہ لے فائل تیری اس فائل کے چکر میں آج لوفر بھی بن گیا جو لڑکیوں کا ان کے گھر تک پیچھا کرتا ہے"ارسل نے گہری سانس بھرتے فائل اس کی طرف بڑھائی روحان فائل پکڑتے ہنس دیا تھا

"ویسے لڑکی ہے تو جی دار اگر میری جگہ سچ میں کوئی لوفر ہوتا تو اس کی اچھی پھینٹی لگتی آئی ایم ایمپریسڈ"اس نے ستائش بھرے لہجے میں کہا تھا

"فلحال تو میرا بھائی تُو یہاں سے کھسک یہ نہ ہو تیرے ہی چھینٹ لگ جائے" روحان نے بظاہر سنجیدگی سے کہا تھا لیکن اس کی آنکھوں سے ٹپکتی شرارت دیکھ کر ارسل نے اسے گھورا تھا اور اس سے مصافحہ کرتا وہاں سے چلا گیا تھا

وہ جانتا تھا یہ لڑکیوں والا گھر ہے جس کی وجہ سے روحان اسے اندر نہیں بلا رہا تھا اس لیے بغیر کسی سوال جواب اور شکوے کے وہ چلا گیا تھا اس کے جاتے روحان بھی ہنستا ہوا واپس اندر چلا گیا تھا

شام کا وقت تھا حسین صاحب بھی گھر آ چکے تھے اور وہ سب حسین صاحب سمیت صحن میں بیٹھی ہوئی تھیں روش نے ان کے کندھے پہ سر رکھا ہوا تھا اور ان کا ہاتھ پکڑ کے انگلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی

"خیر تو ہے آج بڑا پیار آ رہا ہے ابا پہ کونسی نئی فرمائش پوری کروانی ہے؟" روش کو دیکھتے منیہا نے شرارت سے پوچھا تھا

"کیا مطلب ہے تمہارا میں ابا سے کوئی بات منوانی کو تبھی میں ان کے ساتھ ایسے لاڈ کرتی ہوں؟" روش تو اس کی بات پہ تڑپ ہی گئی تھی اس کی حالت دیکھ کے منیہا نے مسکراہٹ روکنے کے لیے لب دبا کے اثبات میں سر ہلایا تھا

"ابا" اس نے احتجاجاً حسین صاحب کو بھی بیچ میں گھسیٹا تھا

"خبردار تنگ مت کرو میری بیٹی کو یہ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے" انہوں نے روش کا سر چومتے محبت سے لبریز لہجے میں کہا تھا

"کیا مطلب ابا صرف وہی جگر کا ٹکڑا ہے تو ہم کیا ہیں؟" نویرہ نے فوراً احتجاج بلند کیا تھا

"ارے بھئی تم سب ہی میرے جگر کے ٹکڑے ہو لیکن سب سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے یہ تھوڑی زیادہ پیاری ہے" حسین صاحب نے شرارتاً کہا تھا وہ ان سب کا رد عمل جانتے تھے

www.novelsclubb.com

"ابا" حسبِ توقع وہ سب چیخی تھیں اور روش کھلکھلا کے ہنس دی تھی اور ساتھ ہی انہیں زبان نکال کے چڑایا تھا

"ابا کبھی آپ کے دل میں یہ بات نہیں آئی کہ میری سات بیٹیاں ہیں بیٹا کیوں نہیں ہے؟" مائرہ کے سوال پہ حسین صاحب نے چونک کے اسے دیکھا تھا جو سنجیدگی سے انہیں ہی دیکھ رہی تھی

"نہیں آتا اگر کبھی آنے کی کوشش بھی کرے تو میں یہ سوچ لیتا ہوں بیٹیاں ہی صحیح لیکن اللہ نے مجھے اولاد سے تو نوازا ہے ورنہ دنیا میں اتنے کیسے لوگ ہیں جو بیٹی کے لیے بھی ترس رہے ہیں اور اگر اللہ مجھے تم لوگوں سے بھی نہ نوازتا تو میں کیا کر سکتا تھا" حسین صاحب کی باتوں پہ ان سب کی آنکھیں بھیگی تھیں

"لیکن ابا پھر لوگ بیٹیوں کو بوجھ کیوں سمجھتے ہیں جس کی صرف بیٹیاں ہوں اسے ہمدردی اور ترس بھری نگاہوں سے کیوں دیکھتے ہیں؟" مریم نے بھیگے لہجے میں سوال کیا تھا

"نادان ہیں لوگ وہ یہ نہیں جانتے بیٹیاں تو رب کا تحفہ ہوتی ہیں ایسا تحفہ جس کا کوئی نعم البدل نہیں ہوتا ہمارے نبی کریم ﷺ کی نسل بھی

تو بیٹی سے چلی ہے ان کا بھی تو کوئی بیٹا نہیں تھا ان کی بیٹی تو جنتی عورتوں کی سردار ہیں اگر بیٹیاں بوجھ ہوتیں تو انہیں یہ اعزاز کبھی نہ ملتا" حسین صاحب بول رہے تھے اور وہ یک ٹک انہیں دیکھے جا رہی تھیں

"شاید اگر میرا کوئی بیٹا ہوتا تو میرا اس طرح خیال نہ رکھتا جس طرح تم لوگوں نے رکھا میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہوتا تھا کہ میں تم لوگوں کی تربیت کی طرف توجہ دے سکتا لیکن مریم نے چھوٹی عمر میں جس طرح تم لوگوں کو سنبھالا اور تربیت کی وہ قابل ستائش ہے تم لوگ میرا فخر اور مان ہو میں سر اٹھا کے فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ میں بیٹیوں کا باپ ہوں" حسین صاحب کے لہجے میں ان سب کے لیے مان بول رہا تھا

www.novelsclubb.com

"وی لو یو سو مچ ابا" وہ اب کورس میں کہتیں ان سے لپٹی تھیں حسین صاحب ان سب پہ اک نظر ڈالتے آسودگی سے مسکرا دیے تھے

آج منیہا نے یونی سے چھٹی کی تھی یہ سوچ کر کے آج پورا دن بغیر کوئی کام کیے بس آرام کرے گی ویسے تو دو دن کی چھٹی کاموں کی نظر ہو جاتی تھی کیونکہ بقول نویرہ مریم کو وہ لوگ فارغ بیٹھی اچھی نہیں لگتی تھی

لیکن نگہت بیگم کی طبعیت خراب ہونے کی وجہ سے مریم اوپر چلی گئی تھی روحان آفس جاتے ہوئے حسین صاحب سے کسی کو اوپر بھیجنے کی ریکویسٹ کر کے گیا تھا آج اس کی بہت امپورٹنٹ میٹنگ تھی جس کی وجہ سے وہ آفس سے آف نہیں لے سکتا تھا

وہ سب بھی مریم کے ساتھ نگہت بیگم کی عیادت کرنے گئی تھیں پھر کچھ دیر بعد واپس آنے کے بعد نویرہ اور روش یونی اور سکول چلی گئی تھیں اور حسین صاحب

سٹور سب کے جانے کے بعد زینیہ نے کچن سنبھال لیا تھا اور فاتینا نے رومز سے جھاڑو پونچھا کرنے کے بعد پورے گھر کی ڈسٹنگ کرنی شروع کی تھی

اور منیہا کے حصے میں صحن اور برآمدہ دھونے کا کام آیا تھا رات کو آئی آندھی کے بعد برآمدے کی حالت کو دیکھ کر منیہا بس خود کو کوس رہی تھی کہ اس نے چھٹی ہی کیوں کی انکار بھی نہیں کر سکتی تھی کام کرنے سے کیونکہ اس کے انکار کو کسی نے خاطر میں نہیں لانا تھا

"چلو بھئی منیہا حسین شروع ہو جاؤ تمہاری قسمت میں چین سے چھٹی گزارنا لکھا ہی نہیں ہے" کمر کے گرد دوپٹہ باندھتے وہ بڑبڑائی تھی

پھر گہرا سانس بھرتے اس نے پائپ لگایا اور جھاڑو پکڑتے اس نے برآمدہ دھونے شروع کیا تھا اور ساتھ ساتھ بڑبڑانا بھی جاری تھی اس نے ابھی صحن دھونا شروع کیا ہی تھا کہ گیٹ کی بیل بجی تھی مگر اس نے کمال اطمینان سے اسے نظر انداز کیا تھا کہ کوئی اندر سے ہی آکے دروازہ کھولے گا

مگر تھوڑی دیر گزرنے کے بعد بھی اندر سے کوئی بر آمد نہیں ہوا تھا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ منیہا باہر ہے جبکہ گیٹ سے باہر موجود شخصیت نے بیل پہ جوں ہاتھ رکھا پھر ہٹانا بھول گیا تھا مسلسل بجتی بیل اور کسی کو باہر آتے نہ دیکھ کر اس نے جھنجھلا کے جھاڑو نیچے پٹخا اور کمر کے گرد بندھا دوپٹہ کھول کے کندھوں پہ پھیلایا اور دھپ دھپ کرتی گیٹ کی طرف بڑھی تھی

"کیا مسئلہ ہے ایسے کون بیل بجاتا ہے یا پہلی دفعہ بیل دیکھ رہو جو ہاتھ رکھ کے اٹھانا بھول گئے تھے؟" دروازہ کھولتے ہی اسے تابش کا چہرہ نظر آیا تھا جسے دیکھ کر اسے مزید تپ چڑھی تھی

"محترمہ مجھے اچھی طرح بیل بجانی آتی ہے مگر لگتا ہے آپ لوگوں نے کانوں میں روئی ٹھونسی ہوئی تھی جس وجہ سے آپ کو بیل کی آواز نہیں آئی تھی بس آپ کے کانوں تک بیل کی آواز پہنچانے کے لیے اس طرح بیل بجائی" تابش نے بھی حساب برابر کیا تھا جس پہ تلملا اٹھی تھی

www.novelsclubb.com

"ارے بھئی لوگ لڑائی کرنے میں اتنے بزی ہیں کہ انہیں میں دیکھائی ہی نہیں دے رہی" چچی کی آواز سن کے منیہا نے حیرت سے تابش کے پیچھے جھانکا تھا جہاں چچی یعنی شکیل صاحب کی بیگم اور تابش کی والدہ کھڑی تھیں

"ارے چچی آپ میں نے دیکھا ہی نہیں آپ کو" وہ گرمجوشی سے کہتے تابش کو اک سائیڈ ہٹاتے باہر نکل کے ان کے گلے لگی تھی

"سننے کے ساتھ ساتھ دیکھنے کی حس بھی کوئی فالٹ ہو گا" تابش بڑبڑایا تھا مگر آواز اتنی ضرور تھی کہ ان دونوں کے کانوں تک بآسانی پہنچ جاتی اس کی بات پہ منیہا اور چچی دونوں نے بیک وقت اسے گھورا تھا

"مجھے گھورنا بند کریں والدہ ماجدہ اور اندر چلیں آپ دونوں گلی میں کھڑی ہیں اور یہ محترمہ بھیگی ہوئی بھی ہیں جسے فلحال آپ دونوں بھول رہی ہیں" تابش کے کہنے کی دیر تھی کہ منیہا کی نظریں جھٹ اپنے کپڑوں پہ گئی تھی اور وہ شرمندہ ہو کے رہ گئی تھی شلوار کے ساتھ قمیص بھی گھٹنوں تک بھیگی ہوئی تھی

اس نے اک چور نظر تابش پہ ڈالی تھی جو اب گیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے چچی

کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور خود بھی شرمندہ سی ان کے ساتھ اندر داخل ہوئی تھی

تابش بھی گیٹ بند کرتا ان کی تقلید میں آگے بڑھا تھا

منیہا شرمندہ شرمندہ سی آگے بڑھ رہی تھی کہ اچانک اس کی نظر کیلے کی چھلکے پہ

پڑی تھی اس نے اپنی شرمندگی کا اثر زائل کرنے کے لیے اس نے اپنی غلطی ہونے

کے باوجود اس سے بدلہ لینے کی ٹھانی تھی

اس نے نا محسوس انداز میں پاؤں سے اسے پیچھے کیا تھا تابش جو اپنے دھیان میں ان

کے پیچھے آ رہا تھا وہ چھلکا دیکھ نہیں سکا تھا نتیجاً پاؤں پھسلنے کی وجہ سے وہ دھڑم کی

آواز سے فرش پہ گرا تھا

www.novelsclubb.com

وہ منہ کے بل گیلے فرش پہ گرا تھا دونوں ہاتھ زمین پہ جماتے اس نے بمشکل اپنا منہ

زمین پہ لگنے سے بچایا تھا کچھ گرنے کی آواز پہ چچی نے دہل کے پیچھے دیکھا تھا اور

سامنے ان کا سپوت زمین کو سلامی دے رہا تھا منیہا نے بھی اپنے منہ پہ حیرت سے بھرپور ایکسپریشن سجائے تھے

"ارے تابش بھائی دیکھ کر چلتے نا کہہ تو آپ مجھے رہے تھے کہ میری نظر میں فالٹ ہے لیکن مجھے لگتا یہ مسئلہ آپ کے ساتھ درپیش ہے" اسے دیکھتے منیہا نے بھرپور فکرمندی کا مظاہرہ کیا تھا مگر آنکھوں سے شرارت عیاں تھیں تابش اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا

"تم ٹھیک ہو کہی لگی تو نہیں؟" چچی نے تشویش سے پوچھا تھا

"نہیں بچت ہو گی منہ زمین پہ نہیں لگا بس کپڑے خراب ہو گئے ہیں" اس نے انہیں تسلی دیتے ہوئے اپنی سامنے سے گیلی ہوئی شرٹ دو انگلیوں سے پکڑی تھی جو گیلی ہونے کی وجہ سے اس کے جسم سے چپک چکی تھی

"اچھا چلو اندر کچھ کرتے ہیں اس کا بھی" چچی نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلاتے اک نظر منیہا کو دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھتے اپنی مسکراہٹ ضبط کر رہی تھی

www.novelsclubb.com

تابش نے منہ پہ ہاتھ پھیرتے اس سے بعد میں بدلہ لینے کا اشارہ دیا تھا اور منیہا نے سر جھٹکتے اس کی وارننگ کو ہواؤں میں اڑایا تھا وہ لوگ برآمدے میں آئے تو زینیا اور فاتینا چچی کو دیکھ کر حیران ہوئی تھیں

"ارے چچی آپ؟ اور یہ تابش کو کیا ہوا ہے؟" ان سے پوچھتے ہوئے زینیا کی نظر تابش کی گیلی شرٹ پہ پڑی تو اس نے حیرت سے استفسار کیا تھا

"اس کا پاؤں پھسل گیا تھا باہر صحن میں اور کیا میں نہیں آسکتی یہاں؟" بتاتے بتاتے انہوں نے آخر میں خفگی کا اظہار کیا تھا

"ارے ارے میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا میں بس ویسے پوچھا آپ بیٹھے میں روحان کا بھیا کا کوئی ڈریس لے کے آتی ہوں تابش چینج کر لے پھر میں یہ دھو دوں گی" زینیا نے جلدی سے وضاحت دی اور سیڑھیوں کی طرف بڑھی تھی چچی کو دیکھ کر ان دونوں بہنوں کو خوشی ہوئی تھی کیونکہ ان کی موجودگی کسی کو بور نہیں ہونے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیتی تھی اور اگر اب وہ آئی تھیں تو پورا دن رکیں گی اور یقیناً ان کا دن شاندار گزرنے والا تھا

اس دن اپنی درگت بنتے دیکھ کر ارسلان جوں غائب ہوا تھا اس کے بعد اس نے دوبارہ ان کے گھر کی طرف منہ نہیں کیا تھا اس کے بعد اس نے اک دو دفعہ ارادہ باندھا تھا مگر پھر چھوڑ دیا تھا یونی میں بھی ان دونوں کا آمنا سامنا کم ہی ہوتا تھا کیونکہ دونوں کے ڈیپارٹمنٹس علیحدہ علیحدہ تھے

مگر آج ارسلان نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ ضرور نویرہ کو منا کے دم لے گا جو اس کی بے دھیانی میں کی گئی بات کو سر پہ ہی سوار کر کے بیٹھ گئی تھی وہ مانتا تھا کہ اس نے غلط بات کی تھی لیکن اس کی اٹینشن غلط نہیں تھی بس یہی بات اسے نویرہ کو سمجھانی تھی

نویرہ یونی آئی تو اسے ارسلان اپنے ڈیپارٹمنٹ کے سامنے کھڑا ملا تھا اسے وہاں کھڑا دیکھ کر نویرہ کو حیرت ہوئی تھی مگر پھر اسے نظرانداز کرتے اس نے اپنے قدم آگے بڑھائے تھے

"مجھے تم سے بات کرنی ہے پلیز اک دفعہ بیٹھ کے بات سن لو پلیز "ارسلان کی ملتجی آواز پہ اس کے قدم رکے تھے

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی تم نے جو کہنا تھا تم وہ کہہ چکے ہو "نویرہ نے بغیر مڑے جواب دیا تھا نویرہ کی ناراضگی تو ختم ہو چکی تھی لیکن وہ اسے اس بات کا اچھی طرح احساس کروانا چاہتی تھی کہ اس نے غلط بات کی تھی تاکہ آئندہ وہ کبھی غلطی سے بھی ایسا کچھ اپنے منہ سے نہ نکالے

www.novelsclubb.com

"اتنی ظالم مت بنو یار اک دفعہ سن لو پلیز "ارسلان نے اک دفعہ پھر منت کی تو نویرہ گہری سانس بھرتے اس کی طرف مڑی تھی اور اثبات میں سر ہلاتے اپنی رضامندی دی تھی

ارسلان نے سکون بھرا سانس بھرا تھا کم از کم وہ بات سننے کے لیے تو راضی ہوئی تھی وہ اسے لیے کینٹین جانے کی بجائے گراؤنڈ کے ہی سنسان گوشے میں لے آیا تھا

"ایم سوری نویرہ میں اپنے کہے ہر لفظ پہ شرمندہ ہوں میری کوئی غلط انٹینشن نہیں تھی بس وہ بائیک والی حرکت کا بدلہ لینا تھا تو میں سوچا تمہیں تھوڑا تنگ کر لوں لیکن ایسی کوئی بات کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ الفاظ بے دھیانی میں منہ سے نکل گئے تھے" اس کے سامنے فاصلے پہ بیٹھتے ارسلان نے شرمندگی سے سر جھکاتے اسے وضاحت دی تھی

"تم نے سوچا ہے اگر تمہارے الفاظ کوئی اور سن لیتا تو میری اور تمہاری پوزیشن کیا رہ جاتی ان کے سامنے تم تو لڑکے ہو تمہیں کوئی کچھ نہ کہتا مگر مجھ پہ کیچڑ اچھالا جاتا اور میری وجہ سے میرے ابا کا سر جھک جاتا" نویرہ کی بات پہ ارسلان نے تڑپ کے سر اٹھایا تھا

www.novelsclubb.com

"ایم سوری یار پہلی اور آخری غلطی سمجھ کے معاف کردو میری توبہ میرے پورے خاندان کی توبہ جو میں آئندہ ایسا کوئی لفظ بھی منہ سے نکالوں جس سے تم ہرٹ ہو" ارسلان نے کان پکڑتے مسکین سی شکل بنائی تو نویرہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑی تھی

"ایسے ہی ہنستی رہا کرو پیاری لگتی ہو" ارسلان کی گھمبیر آواز میں کچھ الگ سے جذبات بھی پنہاں تھے جنہیں محسوس کرتے نویرہ کی ہتھیلیاں بھیگی تھیں

"میں چلتی ہوں میری کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے" اس کی بات کو نظرانداز کرتے نویرہ بیگ اٹھاتے کھڑی ہوئی تو ارسلان ہنس دیا تھا

"اچھا جاتے ہوئے یہ تو بتاتی جاؤ معاف کردیا یا نہیں؟" اس سے پہلے کہ وہ قدم آگے بڑھاتی ارسلان نے پوچھا تھا

www.novelsclubb.com

"کیا معاف کیا یاد کروگے کسی سختی سے پالا پڑا ہے مگر آئندہ ایسا کچھ نہیں ہونا چاہیے "نویرہ نے شاہانہ انداز میں کہتے آخر میں انگلی اٹھا کے تنبیہہ کی تھی جس پہ ارسلان نے اک ہاتھ سینے پہ رکھتے ہلکا سا جھکتے اس کی بات پہ سر تسلیم خم کیا تھا

نویرہ نے اس کی حرکت پہ نفی میں سر ہلایا اور اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی تھی اس کے نظروں سے اوجھل ہوتے ارسلان بھی اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گیا تھا کئی دنوں سے اس کے دل پہ پڑا بوجھ آج ختم ہوا تھا اور وہ خود ہو ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا

مریم چچی کی آمد کا سن کے نیچے آئی تھی ان سے ملنے کے بعد وہ انہیں لیے اوپر ہی چلی گئی تھیں کیونکہ نگہت بیگم کو شدید بخار تھا اور وہ انہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھیں روحان کے آنے تک وہ سب اوپر ہی رہی تھیں

روحان کے آتے ہی مریم نیچے آگئی تھی اس کے دیکھا دیکھی باقی سب بھی آگئی تھیں اور تابش بس اپنے کپڑے سوکھنے تک وہاں رہا تھا پھر چلا گیا تھا اور شام میں انہیں رامش لے کر گیا تھا

روحان کے آنے کے بعد وہ اک دفعہ بھی اوپر نہیں گئی تھی روحان آتے ہی پہلے انہیں ہاسپٹل لے کر گیا تھا وہ آفس بھی نگہت بیگم کے مجبور کرنے پہ گیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھیں اس کی بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے اس کے آنے تک مریم انہیں ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھتی رہی تھی تا کہ بخار کا زور ٹوٹ جائے

دوپہر اور رات کا کھانا اس نے روش اور منیہا کے ہاتھوں اوپر بھجوا دیا تھا سارے کاموں سے فارغ ہوتے اب مریم سوچ رہی تھی وہ اوپر جائے یا نہ جائے اسے بے چینی بھی تھی جو انہیں دیکھ کے ہی ختم ہونی تھی نگہت بیگم چند ہی دنوں میں ان سب بہنوں کو بہت عزیز ہو گئی تھیں

www.novelsclubb.com

کافی دیر کی سوچ بچار کے بعد آخر اس نے اوپر جانے کا فیصلہ کر لیا تھا آہستہ آہستہ زینے طے کرتی وہ اوپر آئی تھی اوپر والا پورشن خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا روحان کو سامنے نہ پا کر وہ شکر ادا کرتے تیزی سے نگہت بیگم کے کمرے کی طرف بڑھی تھی

"امی میڈیسن کھا کے سو گئی ہیں" اس نے ہینڈل پہ ہاتھ رکھا ہی تھا کہ روحان کی آواز پہ اس کے ہاتھ تھمے تھے جو شاید قدموں کی چاپ سن کے ابھی اپنے کمرے سے برآمد ہوا تھا اس کی بات سن کے مریم نے واپس سیڑھیوں کی طرف قدم بڑھائے تھے

"شکریہ" روحان کے شکریہ کہنے پہ وہ اپنی جگہ رکی تھی

"کس بات کا شکریہ؟" اس نے اپنا رخ پلٹے بغیر سوال کیا تھا

"میری غیر موجودگی میں امی کا خیال رکھنے کے لیے" روحان نے اس کی پشت کو مسکراتی نظروں سے دیکھتے کہا تھا

www.novelsclubb.com

"اس میں شکریہ کہنے والی کونسی بات ہے وہ ہمیں بلکل اپنی اماں کی طرح عزیز ہیں اور ان کا خیال رکھنا ہمارا فرض ہے" اسے جواب دیتے اس نے دوبارہ اپنے قدم آگے بڑھائے تھے

"میں آپ کو کوئی آدم خور لگتا ہوں؟ یا میری شکل بہت ڈراؤنی ہے جو آپ مجھے دیکھتے بھاگنے کا کرتی ہیں" روحان نے متبسم لہجے میں پوچھا تھا مگر مریم بغیر جواب دیے تیزی سے سیڑھیاں اتر گئی تھی

"چلیں بھئی روحان صاحب تشریف کا ٹوکرا اٹھا کے واپس اپنے روم میں چلیں آپ کو تو کبھی لفٹ ہی نہیں کروانی اس نے" روحان خود سے کہہ کے بالوں میں ہاتھ چلاتے مسکراتا ہوا اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تھا

"چپکو" مریم سیڑھیوں کی آخر پہ کھڑی ہو کے اک نظر اوپر ڈالتے بڑبڑائی تھی اور پھر سر جھٹکتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی

وہ کمرے میں آئی تو خلافِ معمول سب سوئی ہوئی تھیں سوائے مائرہ کے جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی وہ اپنی سوچ میں اس قدر محو تھی کہ مریم کا آنا بھی محسوس نہ کر سکی تھی

"کیا بات ہے کیا سوچ رہی ہو؟" مریم نے اس کے بیڈ پہ بیٹھتے اس کے گھٹنے پہ ہاتھ رکھ کے اسے ہلکا سا جھنجھوڑ کے اپنی طرف متوجہ کیا تھا مائرہ نے چونک کے مریم کو دیکھا تھا

"ہاں میں کچھ سوچ رہی تھی" مائرہ نے سیدھا ہو کے بیٹھتے کہا تھا

"میں بھی وہ ہی پوچھ رہی ہوں کیا سوچ رہی ہو؟" مریم نے اسے گھوری سے نوازا تھا

"وہ مریم مجھے نایونی میں اک لڑکے نے پرپوز کیا" مائرہ نے جھجھکتے ہوئے کہا تو مریم نے آنکھیں پھاڑ کے اسے دیکھا تھا

www.novelsclubb.com

"ہوش میں ہو تم؟ جانتی ہو کیا کہہ رہی ہو؟" مریم کا لہجہ یکدم سخت ہوا تھا ان کی کسی بھی اوٹ پٹانگ بات پہ وہ ایسے ہی سخت ہو جایا کرتی تھی

"وہ ہوا کچھ یوں،،،،،"

#فلیش_بیک

صبح یونی میں مائرہ اپنے دھیان میں کلاس کی طرف بڑھ رہی تھی کہ کاریڈ میں اچانک کوئی اس کے سامنے آکر رکا تھا اس نے ناگواری سے نظریں اٹھا کے سامنے دیکھا تو اسے تھوڑی حیرت ہوئی تھی وہ انہی کا بیچ میٹ عادل آفندی تھا جو بس اپنے کام سے کام رکھتا تھا اور اب اس کا یوں رستہ روکنا اسے حیرت میں مبتلا کر گیا تھا

"ایم سوری مس مائرہ اس طرح رستہ روکنے پہ شرمندہ ہوں لیکن مجھے آپ سے بات کرنی تھی" مائرہ کے کچھ بولنے سے پہلے وہ معذرت خواہانہ لہجے میں بولا تھا

"جی بولیں" وہ ہاتھ میں پکڑی فائل سینے سے لگاتے ہمہ تن گوش ہوئی تھی

"یہ بات اس طرح کہنی مناسب تو نہیں لیکن یہ بات کرنا ناگریز ہو چکا ہے" اس نے تمہید باندھی تھی مائرہ سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

"مس مائرہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں مجھے آپ سے پہلی نظر میں پیار ہو گیا تھا لیکن آپ کی نیچر کو دیکھتے کبھی کہنے کا حوصلہ نہیں ہوا لیکن اب اک پیپر رہ گیا ہے اور وہ بھی کچھ دنوں تک ہو جائے گا اور امید ہے کلئیر بھی ہو جائے گا میں اپنے گھر والوں کو آپ کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں لیکن اس سے پہلے آپ سے اک دفعہ بات کر کے ایڈریس لینا چاہتا تھا بس اسی لیے آپ سے یہ بات کر رہا ہوں اگر میرے پاس ایڈریس ہوتا تو میں ڈائریکٹ آپ کے گھر ہی آتا آپ کو اس طرح روکتا نہیں" اس نے نرمی سے اپنی بات اس تک پہنچائی تھی جو حیرت سے منہ اور آنکھیں کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"مس مائرہ "اسے چپ دیکھ کر عادل نے اس کے منہ کے سامنے چٹکی بجا کے اسے ہوش میں لانا چاہا تھا

"مسٹر آفندی ہم یہاں پڑھنے آتے ہیں محبت کی پینگیں چڑھانے نہیں میں تو آپ کو بہت ڈیسینٹ سمجھا تھا اور آپ کیا نکلے اور دوسری بات مجھے کیا پتہ آپ سچ بول رہے ہیں یا جھوٹ اس طرح تو ستر لوگ محبت کا لولی پاپ لے کر کھڑے ہوں گے اب میں ان سب کو تو اپنا ایڈریس دینے سے رہی ناؤ ایکسکیوز می پلیز "اس کے چٹکی بجانے پہ اس نے اپنی حیرت پہ قابو پایا تھا اور سرد آواز میں اپنی بات اس تک پہنچاتے بغیر اس کی کوئی اور بات سنے وہ آگے بڑھ گئی تھی پیچھے وہ بے بسی سے اس کی پشت کو دیکھتے وہی کھڑا رہ گیا تھا

www.novelsclubb.com

مائرہ نے اپنی بات مکمل کرتے مریم کو دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اسے اپنی طرف متوجہ دیکھ کر مائرہ نے اپنی نظریں واپس جھکا لی تھیں

"بہت اچھا کیا انکار کر کے ایسے لوگ بس بڑے بڑے دعوے ہی کرتے ہیں دو چار دن ٹائم پاس کرتے ہیں اور پھر تُو کون اور میں کون والا حساب ہوتا ہے اب اس پہ دو حرف بھیج کے چپ کر کے سو جاؤ" مریم مائرہ کی باتوں سے مطمئن ہوئی تھی اس لیے بیڈ سے اٹھتے اسے سونے کی تاکید کی تھی اور مائرہ بھی اچھے بچوں کی طرح سر ہلاتے لیٹ گئی تھی مریم نے اک محبت بھری نظر ان سب پہ ڈالی تھی اور مسکراتے ہوئے لائیٹ آف کرتے اپنی جگہ آ کے لیٹ گئی تھی

اگلی شام کو ارسل نگہت بیگم کی عیادت کے لیے آیا تھا آنا تو وہ دن میں چاہتا تھا مگر حسین صاحب کی غیر موجودگی کی وجہ سے روحان نے اسے شام میں آنے کا بولا تھا جب وہ آیا تھا تب حسین صاحب گھر ہی تھے روحان نے ان کی اجازت سے ہی اسے اندر بلایا تھا

www.novelsclubb.com

روحان کے ساتھ وہ سر جھکائے سیڑھیاں چڑھ گیا تھا اک دفعہ بھی سر اٹھا کے ادھر اُدھر نہیں تھا اسے بغور دیکھتے حسین صاحب اس کے معترف ہوئے تھے کہ آج کل کے دور میں بھی ایسے نوجوانوں ہوتے ہیں انہیں اس کے ماں باپ پہ فخر محسوس ہوا تھا

چونکہ نگہت بیگم کا بخار مکمل طور پہ ٹھیک نہیں ہوا تھا اس لیے ابھی تک ان دونوں کا کھانا نیچے سے ہی جاتا تھا ان کے اوپر جاتے ہی مریم نے دو کپ چائے بنا کر کچھ ریفریشمنٹ کے ساتھ روش کے ہاتھوں اوپر بھجوائی تھی

"ہاں بھیا یہ چائے لے لیں" روش نے سیڑھیوں پہ ہی کھڑے ہو کر اسے صدا لگائی وہ اسے لاڈ سے ہاں ہی کہتی تھی اس کی آواز سن کے روحان سیڑھیوں کی طرف آیا تھا اور اس کے ہاتھ میں ٹرے دیکھ کر مسکرایا تھا

www.novelsclubb.com

"تھینک یو بچے اور یہ یقیناً آپ کی آپا نے بجھوائی ہے انہیں بھی میری طرف سے شکریہ بولنا" پہلے اس کا سر تھپتھپا کے شفقت سے کہا تھا اور پھر کچن کے دروازے میں لہراتا آسمانی رنگ کا آنچل دیکھ کر شرارت سے بولا تھا

"بھیا وہ کوئی آپا شاپا نہیں ہیں وہ مریم ہے مریم" روش کو مریم کے لیے آپا لفظ پسند نہیں آیا اس لیے اس نے منہ بسورتے مریم پہ زور دیا تھا

"ہاں بھئی مریم کو شکریہ بولنا" روحان نے ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ سے ٹرے لیا اور آگے بڑھ گیا تھا کمروں کے سامنے بنے برآمدے میں اس وقت وہ کرسیوں پہ بیٹھے تھے روحان نے جا کر ٹرے کرسیوں کے سامنے پڑے میز پہ رکھی تھی

"آنٹی تو طبعیت خرابی کی وجہ سے یہ بیٹھی ہیں تو چائے کہاں سے آئی ہے" ارسل نے اک نظر نگہت بیگم پہ ڈالی اور دوسری ٹرے پہ ڈالتے پوچھا تھا

"مریم نے بنا کر بھیجی ہو گی ماشاءاللہ بڑی پیاری بچی ہے جس گھر میں جائے گی چار چاند لگا دے گی بلکہ حسین بھائی صاحب کی ساری بیٹیاں بہت سگھڑ اور سمجھدار ہیں

لگتا ہی نہیں کہ بن ماں کے پلی بڑھی ہیں" نگہت بیگم کے لہجے میں ان سب کے لیے محبت ہی محبت تھی

"ویسے وہ چاند آپ اپنے گھر میں لگوانے کا کیوں نہیں سوچتیں؟" مریم کے نام پہ روحان کے چہرے پہ پھیلنے والی مسکراہٹ دیکھ کر ارسل نے کہا تھا اس کی بات سن کے روحان نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا

"یہی ارادہ ہے ان شاءاللہ بہت جلد بات کروں گی بھائی صاحب سے" نگہت بیگم کی بات پہ روحان نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے انہیں دیکھا تھا یعنی جس کو چپکے چپکے چاہنے لگا تھا بغیر کسی رکاوٹ کے اس کا نصیب بننے لگی تھی اس نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا اور ان دونوں کی طرف متوجہ ہو گیا تھا

www.novelsclubb.com

فاتینا منیہا اور نویرہ حسین صاحب کے گھر آنے کے تھوڑی دیر بعد ہی سارہ کے گھر چلی گئی تھیں کیونکہ وہ آج شاپنگ کر کے آئی تھی اور جب سے آئی تھی ستر دفعہ

فون کر کے انہیں بلا چکی تھی کیونکہ جب تک وہ اپنی شاپنگ انہیں دیکھا نہ دیتی اسے چین کہاں ملنا تھا

اس کے پاس کافی دیر بیٹھنے کے بعد وہ گھر آئی تھیں فاتینا نے پہلے کچن میں جھانکا جہاں ہنڈیا دھیمی آنچ پہ چولہے پہ پڑی تھی مگر کچن میں کوئی نہیں تھا شاید مریم کوئی چیز لینے اندر گئی اور حسین صاحب سمیت باقی بھی شاید روم میں تھیں تھی اسی لیے برآمدے میں بھی کوئی نظر نہیں آرہا تھا ہر چیز کا جائزہ لینے کے بعد اس نے اپنا رخ سیڑھیوں کی طرف کیا تھا

"یہ تم نے کہاں منہ اٹھایا ہوا؟" اس سیڑھیوں کی طرف بڑھتے دیکھ کر نویرہ نے پوچھا تھا

www.novelsclubb.com

"دن میں بس اک دفعہ اوپر گئی تھی آنٹی کیا سوچیں گی پھر مڑ کے خیر خبر نہیں لی بس ان کا حال احوال پوچھ کے ابھی آئی" اسے جواب دیتی وہ سیڑھیاں پھلانگتی اوپر چلی گئی تھی اور وہ دونوں نفی میں سر ہلاتیں روم میں چلی گئی تھیں

وہ اپنے دھیان میں اوپر آئی تھی مگر سامنے بیٹھے ارسل کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک کے رکی تھی سامنے وہ اکیلا ہی بیٹھا تھا روحان ابھی نگہت بیگم کو ان کے کمرے میں چھوڑنے گیا تھا بخار کی وجہ سے کافی نقاہت تھی اس لیے ان سے زیادہ دیر بیٹھا نہیں گیا تھا انہی کے کہنے پہ روحان انہیں لے کر اندر گیا تھا

"ارے یہ پھر آگیا اس سے پہلے کہ یہ میری اس دن والی حرکت پہ باز پرس کرے مجھے یہاں سے نو دو گیارہ ہو جانا چاہیے" وہ خود سے بڑبڑاتے تیزی سے پلٹی تھی ارسل نے اس دن کی شیرنی کو آج بھیگی بلی بن کے بھاگتے دیکھ کر اپنا قہقہہ بمشکل ضبط کیا تھا

"آپ کے ہاں اپنی غلطی پہ سوری کہنے کا رواج نہیں ہے کیا؟" ارسل کی آواز اس کے پیروں کی زنجیر بنی تھی

"کس بات کی سوری؟" وہ ڈھٹائی کے سارے ریکارڈ توڑتے پلٹی تھی

www.novelsclubb.com

"ارے بھئی اتنی جلدی بھول گئی آپ اس دن کیسے بغیر کسی قصور کے مجھے جھاڑ پلا دی بلکہ الزامات کی بارش کر دی تھی اور اب پوچھ رہی ہیں کس بات کی سوری؟"

ارسل نے اسے گھوری سے نوازا تھا

"دیکھیں مسٹر غلطی میری نہیں ہے جس طرح آپ لڑکیوں والے گھر کے سامنے کھڑے تھے سوچنے والے کچھ بھی سوچ سکتے تھے کہ شاید آپ ہم بہنوں میں سے کسی کے لیے باہر کھڑے ہیں اور اس سے ہمارے ابا کی تربیت پہ حرف آتا جو ہم میں سے کوئی بھی برداشت نہیں کر سکتا اس لیے مجھے جو سمجھ آیا میں نے کیا اور اس بات کے لیے میں ہرگز شرمندہ نہیں ہوں" فاتینا سنجیدگی سے کہتے وہاں سے چلی گئی تھی اور ارسل نے مسکراتی نظروں سے اس کی پشت دیکھی تھی وہ لڑکی دو ملاقاتوں میں ہی اسے اپنا اسیر بنا چکی تھی

www.novelsclubb.com

"مجھے لگتا ہے اس گھر کا اک چاند کسی کے دل کو اپنی چاندنی سے مہکا چکا ہے جس کے اثرات باہر تک نظر آرہے ہیں" روحان جس نے فاتینا کی آخری باتیں سنی تھی اور اب ارسل کو ہنوز سیڑھیوں پہ نظریں جمائے دیکھ کر شرارت سے بولا تھا

"ہوں ہاں کیا کہہ رہے ہو تم ؟" ارسل نے چونک روحان کو دیکھا تھا وہ سیڑھیوں کی طرف دیکھتے فاتینا کے لفظوں کے سحر میں جھکڑا اس قدر گم تھا کہ نہ اسے روحان کی آمد کا پتہ چلا اور نہ اس کی بات سمجھ سکا تھا کہ اس نے کیا کہا ہے

"کچھ نہیں میرے یار میں تو بس یہ کہہ رہا تھا کہ،

عشق نے نکما کیا غالب

ورنہ ہم بھی آدمی تھے بڑے کام

www.novelsclubb.com

اسے دیکھتے روحان نے شرارت سے شعر پڑھا تو ارسل نے جھینپ کے اس کی کمر سینکی تھی اور ساتھ ہی اک گھوری سے نوازا تھا مگر روحان ڈھیٹ بنا ہنستا رہا تو ارسل نے تاسف سے سر نفی میں ہلایا تھا

سب کو شکل سے روحان بہت صوبر اور سنجیدہ لگتا تھا مگر اس کے قریبی لوگ جانتے تھے کہ وہ جیسے نظر آتا ہے ویسا ہے نہیں اس کی حس مزاح کافی اچھی تھی

آج سنڈے تھا اور حسبِ معمول آج تفصیلی صفائی ہونی تھی اور ہمیشہ کی طرح سب کو کاموں میں موت نظر آ رہی تھی وہ ٹال مٹول سے کام لے رہی تھیں کہ کسی طرح مریم کا یہ صفائی کا بھوت ٹل جائے اور ان کی جان چھوٹ جائے

"یہ تم لوگ ابھی تک کس خوشی میں ایسے ہی بیٹھی ہوئی ہو؟" مریم اندر سے گندے کپڑوں کے ڈھیر کے ساتھ بر آمد ہوئی تو سب کو سر جوڑے بیٹھے دیکھ کر اس نے سختی سے پوچھا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کپڑے دھونے کی ذمہ داری زینیا کی تھی مگر مریم خود سارے کپڑے لے کر آئی تھی تاکہ کوئی دھونے والا کپڑا رہ نہ جائے زینیا تو بس جان چھڑوانے کا کرتی تھی

"یار مریم ہر سنڈے تو تفصیلی صفائی ہوتی ہے اس سنڈے رہنے دیتے ہیں" منیہا نے لجاجت سے درخواست کی تھی

"ہر گز نہیں یہ جو تم لوگ ہر بات میں ڈنڈی مار جاتی ہو نہ کل کو میری اور ابا کی ناک کٹوانا سسرال جا کر کہ بڑی بہن اور باپ نے کچھ سکھایا ہی نہیں" مریم کی بات پہ وہ سب بلبلا اٹھی تھیں

"یار مریم کبھی کبھی مجھے لگتا ہے تم میں اماں کی روح سمائی ہوئی ہے جو ڈائیلاگ لوگوں کی مائیں بولتی ہیں وہ ہماری بہن کی طرف سے نازل ہوتے ہیں" نویرہ نے جھنجھلا کے کہا تھا

"اور اک اور بات یہ چشماٹو تو کسی کام کو ہاتھ لگاتی نہیں ہے اور یہ مائرہ، منیہا اور نویرہ یونی چلی جاتی ہیں پیچھے میں اور زینیہ گھر کے سارے کام کرتی ہیں ہمیں تو اک

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دن چھٹی ملنی چاہیے کاموں سے چھ دن ویسے کام کرواور ساتویں دن ان کے ساتھ تفصیلی صفائی کرواؤیہ کہاں کاانصاف ہے ؟"فاتینا نے جذباتی ہوتے اپنا مسئلہ سامنے رکھاتھا

"تم لوگ اٹھ رہی ہو یا نہیں ؟"مریم نے سختی سے ان سب کو مخاطب کیا تو وہ منہ بناتے اٹھ گئی تھیں اور اپنے اپنے حصے کے کام کرنا شروع کیے تھے

"حق ہا کیا قسمت ہے میری بھی مستقبل کی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ مس مائرہ حسین جو بڑی بڑی کمپنیوں کا آڈٹ کرے گی وہ اپنے گھر میں جالے اتار رہی ہے "مائرہ نے سیڑھی پہ ٹنگے ہوئے جل دل کے پھپھوڑے پھوڑے تھے

"آڈیٹر صاحبہ اپنے کام پہ دھیان دیں یہ نہ ہو کہ اس گھر کی جلاد آکر مستقبل کی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کو وہ کھری کھری سنائے کہ اس کی اگلی پچھلی نسلیں یاد رکھیں "

زینیہ نے وہاں سے گزرتے اس کے زخموں پہ مزید نمک چھڑکا تو مائرہ نے اسے گھوری سے نوازا تھا

www.novelsclubb.com

اک تو میری قسمت میں یہ برتن مانجھنا ہی رہ گیا ہے جس سے حساب سے میں برتن دھو رہی ہوں اک دن دیوانوں کی طرح گلیوں میں صدائیں لگاؤں گی برتن دھلوا لو، جلی ہوئی دیگچیاں اور ہنڈیاں منجوالو" کچن میں سنک کے آگے کھڑی منیہا کے ہاتھ کم اور زبان زیادہ چل رہی تھی

پھر اللہ اللہ کر کے سب کے کام ختم ہوئے تو سب نے شکر ادا کیا تھا آج کچھ زیادہ ہی تھک گئی تھیں وہ نگہت بیگم کی طبعیت خرابی کی وجہ سے نیچے والے پورشن کے ساتھ انہوں نے اوپر والا پورشن بھی صاف کیا تھا نگہت بیگم نے لاکھ منع کیا مگر انہوں نے ان کی بات پہ کان ہی نہیں دھرے تھے ان سب کے اوپر آتے روحان گھر سے باہر چلا گیا تھا

www.novelsclubb.com

وہ سب نہا دھو کے اب برآمدے میں پنکھے کے نیچے بیٹھی ہوئی تھیں روحان ابھی گھر آیا تھا ان پہ اک نظر ڈالے بغیر وہ اوپر چلا گیا تھا اس کی اس ادا پہ وہ سب اپنے

بھائی کے واری صدقے گئی تھیں سوائے مریم کے کیونکہ وہ اس پہ زرا کم ہی دھیان دیتی تھی

"یار بڑا عرصہ ہو گیا ہے کیریاں نہیں کھائی" فاتینا نے کہا تو سب میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا

"تو کیا ہوا ابھی کھا لیتے ہیں کیوں نویرہ؟" مریم بولتے ہوئے نویرہ کی تائید چاہی تھی کیونکہ وہ ہی درخت پہ چڑھتی تھی نویرہ کے سر ہلانے کی دیر تھی وہ سب سیڑھی لیے باہر برآمدے میں آگئی تھیں

روحان جو اپنے روم کے باہر کھڑا کسی کال سن رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر نیچے گئی تو ان سب کو سیڑھی سمیت برآمدے میں دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی کال ڈراپ کر کے وہ ذرا آگے بڑھا تھا یہ دیکھنے کہ وہ کیا کرنے لگی ہیں

اس کے دیکھتے ہی دیکھتے انہوں بے سیڑھی دیوار کے ساتھ لگائی تھی جس پہ اب نویرہ چڑھ رہی سیڑھی کے آخری سٹیپ پہ پاؤں رکھتے نویرہ نے پہلے برابر والے

گھر جھانک کر کسی کے نہ ہونے کی تسلی کی تھی پھر اطمینان سے سیڑھی سے دیوار پہ آئی اور دیوار سے درخت پہ چڑھی تھی

یہ سب لمحوں کا کھیل تھا اس کی پھرتی اور اس کا کام دیکھ کر روحان کا منہ حیرت سے کھلا تھا سب سے حیرت تو اسے مریم کو بھی ان کے ساتھ دیکھ کر ہوئی تھی اس کے نزدیک تو وہ اک سنجیدہ سی لڑکی تھی مگر یہاں تو گنگا الٹی بہہ رہی تھی وہ سب کو دیکھ کے نفی میں سر ہلاتے اپنے روم میں چلا گیا تھا

"تمہیں کیا ملتا ہے یہ بندروں والی حرکتیں کر کے" نویرہ جو اپنے دھیان میں کیریاں توڑ رہی تھی ارسلان کی اس دن کی طرح آج بھی اچانک آمد پہ اس نے دانت پیسے تھے

www.novelsclubb.com

"تمہیں مسئلہ کیا ہے؟ جب بھی میں درخت پہ چڑھتی ہوں آن ٹپکتے ہو کسی دن تمہاری وجہ سے میری کوئی ہڈی پسلی ٹوٹ جانی ہے" نویرہ نے اپنی بات کے اختتام پہ ہاتھ میں پکڑی موٹی تازی کیری اسے کھینچ کے ماری تھی جس نے سیدھا جا کر اس

کے ماتھے کو سلامی دی تھی ارسلان اس اچانک ہوئی واردات پہ بوکھلا گیا تھا کیری کافی زور سے لگی تھی اور یہ سب اک دم سے ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کی چیخ نکل گئی تھی

"آئے ہائے کیا ہو گیا میرے بچے ابھی تمہاری چیخ کی آواز سنائی دی" اس کی چیخ سن کے اندر سے اس کی اماں گرتی پڑتی باہر آئی تھیں ان کے سوال پہ ارسلان شرمندہ ہو گیا تھا جبکہ نویرہ نے اپنے قہقہے کا بڑی مشکلوں سے گلا گھونٹا تھا وہ ان کی آواز سن کے ہی پتوں میں چھپ گئی تھی اسے دیکھ کر وہ اک پل میں ساری بات سمجھ جاتیں اور اپنے سپوت کے ساتھ ہوئی کاروائی پہ اسے دن میں تارے دیکھا دیتیں

"بس اماں اک خطرناک اور خوفناک چوہیا کو دیکھ کر چیخ نکل گئی" ارسلان نے ٹیڑھی نظروں سے اوپر دیکھتے گویا اسے ہی سنایا تھا جبکہ خود کو خطرناک اور خوفناک چوہیا کہے جانے پہ نویرہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کے سر پہ کیریوں کی برسات کر کے اس کے چودہ طبق روشن کر دے

www.novelsclubb.com

"اگر وہ اتنی ہی خطرناک تھی تو تُو نے اسے مارا کیوں نہیں؟" انہوں نے حیرت سے تھوڑی پہ ہاتھ جماتے پوچھا تھا

"بس اماں ارادہ تو یہی ہے عنقریب اس چوہیا کا کام تمام کر دوں گا" اس کی ذو معنی بات کا مطلب سمجھتے نا چاہتے ہوئے بھی نویرہ کی ہتھیلیاں بھیگی تھیں

"اچھا چلو ابھی تو اندر چلو یہ نہ ہو وہ دوبارہ آ جائے" اماں کی بات پہ وہ ہنستے ہوئے ان کے ساتھ ہو لیا تھا جبکہ نویرہ نے پتوں سے سر نکالتے اس کی پشت کو گھورا تھا اور ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑی دوسری کیری بھی پھینکنی چاہی مگر پھر اس کی اماں کے جلال کو سوچتے اپنا ارادہ ترک کر دیا تھا اور مزید دو چار کیریاں توڑنے کے بعد وہ نیچے آ گئی تھی

www.novelsclubb.com

"یہ ارسلان کی باتوں کا کیا مطلب تھا؟" اس کے نیچے آتے ہی مریم نے سوال داغا تھا ساتھ ہی باقی سب کی بھی نظریں اس پہ جمی تھیں

"مجھے کیا پتہ تمہیں تو پتہ ہے وہ ایسی ہی اوٹ پٹانگ باتیں کرتا ہے" نویرہ نے بات کو ٹالا تھا مریم بھی خاموش ہو گی تھی روش کی موجودگی کی وجہ سے کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی وجہ سے اس کے دماغ میں کوئی ایسی ویسی بات آئے اس نے نویرہ سے بعد میں بات کرنے کا سوچا تھا

"ارے حسین کیا حال چال ہیں؟ کہاں ہوتے ہو آجکل کہی نظر نہیں آتے؟" حسین صاحب جو سٹور بند کرنے کا سوچ کے اٹھنے والے تھے کسی کہ پکارنے پہ انہوں نے چونک کے سامنے دیکھا تو ان کے چچیرے بھائی کھڑے تھے

"میں تو یہی ہوتا ہوں سٹور پہ کہاں جانا ہے میں نے" انہوں نے دھیمے سے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا

"بڑا عرصہ ہو گیا ہے گھر چکر نہیں لگایا تم نے؟"

"بس فرصت ہی میسر نہیں ہوتی پورا دن سٹور پہ ہی گزر جاتا ہے" حسین صاحب نے چیزیں سمیٹنا شروع کی تھیں کیونکہ ان کے جانے کے بعد ان کا ارادہ بھی گھر جانے کا تھا

"ویسے سنا ہے تم نے گھر کوئی کرائے دار رکھے ہوئے ہیں" ان کے سوال پہ حسین صاحب کے چلتے ہاتھ رکے تھے

"ہاں شکیل کے ہمسائے ہیں گھر میں کچھ کام کروا رہے ہیں اس لیے اک مہینے کے لیے کرائے پہ آئے ہیں" دوبارہ سے ہاتھ چلاتے انہوں نے جواب دیا تھا

"اور سناؤ مریم کے رشتے کی کوئی بات چلائی ہے یا نہیں؟" وہ شاید آج فرصت سے آئے تھے اس لیے شاید ان کا انٹرویو لے کر جانے ارادہ تھا ان کے سوال پہ اک دفعہ حسین صاحب کا دل کیا کہہ دے کہ آپ کے گھر بھی جوان جہان لڑکے ہیں آپ نے کبھی جھوٹے منہ نہیں رشتے کی بات کی کہ چچازاد بھائی کی ذمہ داریاں کم ہوں لیکن وہ سر جھٹک گئے تھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جب اللہ کی مرضی ہوئی چل جائے گی بات بھی کہی" سنجیدگی سے جواب دیا گیا تھا

"میں تو مشورہ دے رہا تھا اس طرح گھر بیٹھائے رکھو گے تو عمر نکل جائے گی پھر رشتے ملنا بھی مشکل ہو جائیں گے" انہوں نے اپنا خلوص دیکھانا چاہا تھا

"کوئی بات نہیں میری بیٹیاں مجھ پہ بوجھ نہیں میں ساری زندگی انہیں گھر رکھ کے بھی کھلا سکتا ہوں ان کا باپ زندہ ہے ابھی اور ان شاءاللہ پھر کبھی ملاقات ہو گی ابھی میری بیٹیاں میرا انتظار کر رہی ہوں گی اللہ حافظ چھوٹو ان کے جانے کے بعد تم بھی سٹور بند کر کے چلے جانا" حسین صاحب نے پہلے انہیں کہا اور اپنے ہیلپر کو آواز دے کر سٹور بند کرنے کا کہہ کے خود چلے گئے تھے پیچھے ان کی چچازاد بھائی نے ان کی پشت کو گھورا تھا

"بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے" وہ بھی بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے

www.novelsclubb.com

گھر پہنچنے تک حسین صاحب کے دماغ میں ان کی باتیں گھومتی رہی تھیں ان کو تو وہ جواب دے آئے تھے مگر وہ اب واقعی ہی مریم کی طرف سے فکر مند ہو گئے تھے ان کا ارادہ جلد ہی رشتے کروانے والی بوا سے ملنے کا تھا جو انہی کے محلے میں ہی ہیں

گھر کے اندر قدم رکھنے سے پہلے انہوں نے اپنے دماغ سے ہر سوچ جھٹک دی تھی اور گھر میں داخل ہوتے ہی حسب معمول اونچی آواز میں سلام کیا تھا جسے سن کے وہ سب باہر آ گئی تھیں اور مریم کے ہاتھ میں پانی کا گلاس تھا جسے دیکھ کر وہ مسکرائے تھے

وہ سب وہی صحن میں بیٹھ گئے تھے اور ان سب نے باری باری اپنی دن کی روداد سنانے شروع کی تھی کہ مریم نے ان پہ کون سے ظلم کے پہاڑ توڑے تھے اور مریم ان سب کو گھورنے میں مصروف تھی انہیں بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ دروازے پہ دستک ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

مریم نے جانا چاہا مگر حسین صاحب اسے منع کرتے خود دروازے کی طرف بڑھے تھے دروازہ کھولتے ہی سامنے رشتے کروانے والی بوا اور ان کے ساتھ اک اجنبی مرد اور عورت کو دیکھتے حسین صاحب حیران ہوئے تھے

"ارے حسین میاں کیا سوچ رہے ہو ہمیں اندر نہیں آنے دو گے کیا؟" بوا نے انہیں اک ہی جگہ جماد یکھ کر کہا تو انہوں جلدی سے اک سائیڈ پہ ہوتے انہیں اندر آنے کا رستہ دیا تھا

وہ حیران تو بہت ہو رہے تھے مگر انہیں لیے برآمدے میں آ گئے جہاں اک طرف کرسیاں اور ٹیبل پڑا ہوا تھا وہ سب بھی انہیں حیرت سے دیکھتیں اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اور مریم ہمیشہ کی طرح کچن میں

www.novelsclubb.com

"بھئی حسین میاں تم بھی یہی سوچ رہے ہو گے میں اچانک بن بتائے کیسے آ گئی اور ساتھ جن کو لے کر آئی ہوں وہ کون ہیں" بوا نے کہا تھا

"ارے نہیں نہیں بوا مہمان تو اللہ کی رحمت ہوتے ہیں میں کیوں ایسا سوچوں گا" حسین صاحب نے بوکھلاتے ہوئے جلدی جلدی وضاحت دی تھی تو سامنے بیٹھے تینوں نفوس مسکرا دیے تھے

"ساری باتیں چھوڑو میاں اور ان سے ملو یہ ہیں ارشد آفندی اور یہ ان کی بیگم صائمہ آفندی" بوا نے ان کا تعارف کروایا تو حسین صاحب نے خوش دلی سے مسکرا کے انہیں دیکھا تھا

"میاں تمہیں پتہ تو ہے میرے کام کار شتے کرواتی ہوں میں سمجھو آج بھی اسی سلسلے میں یہاں آنا ہوا ہے" بوا نے تمہید باندھی تو حسین صاحب بھی خوشگوار حیرت کے زیرِ اثر الرٹ ہوئے تھے ابھی تو انہوں نے سوچا ہی تھا اور اللہ نے وسیلہ بھی بنا دیا تھا

www.novelsclubb.com

"یہ ارشد آفندی کا ماشاءاللہ جما جمایا کاروبار ہے کپڑے کا کارخانہ ہے اچھی آمدن اور گزر بسر ہے دو ہی بیٹے ہیں ان کا بڑا بیٹا پڑھ ہے وہ کیا مشکل نام ہے،،،" بوا اس کے کورس کے نام پہ الجھی تھیں

"سی اے" صائمہ آفندی نے مسکرا کے بتایا تھا

"ہاں وہی اک پرچہ رہ گیا ہے اس کے بعد نوکری لگ جائے گی یہ اپنے بیٹے کے لیے رشتہ تلاش کر رہی تھیں اسی سلسلے میں مجھ سے ملنے آئی تھیں جب جانے لگیں تو رستے میں مائرہ بیٹی کو گزرتے دیکھا پڑھائی کر کے واپس آ رہی تھی مجھ دیکھ کر رکی اور سلام کر کے آگے بڑھ گئی تھی انہوں بے اس کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتایا بڑی نیک اور سلجھی ہوئی بچی ہے تبھی انہوں نے ضد پکڑ لی تھی یہاں آنے کی میں نے تو کہا تھا پہلے میں حسین سے بات کر لوں پھر بتاتی ہوں مگر انہوں نے ضد پکڑ لی تھی کہ میں ان سے پہلے نہ جاؤں ان کے ساتھ ہی جاؤں تو ان کی مانتے آج ان

کے ساتھ حاضر ہو گئی ہوں" بوا نے تفصیلی بات بتائی تھی جبکہ مریم کی بجائے مائرہ کے لیے آنے کا سن کے ان کا رنگ تھوڑا بجھا تھا

دوسری طرف سے کان لگا کے کھڑی ان سب میں موجود مائرہ کی نظروں میں دو دن پہلے کا منظر گھوما تھا جب یونی سے واپسی پہ اس نے بوا کو ان کے گھر کے گیٹ پہ کھڑا تھا جہاں ان کے ساتھ اک مرد اور اک عورت کھڑے تھے اس نے پہلے تو قریب سے ویسے ہی گزر جانا چاہا تھا

مگر جانتی تھی اس کے سلام نہ کرنے پہ بوا نے شکایت لے کر پہنچ جانا تھا ابا کے پاس کہ تمہاری بیٹی گزری میرے سامنے سے مگر مجال ہے جو سلام بھی کیا ہو اب انہیں اپنے گھر دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی اور اس سے زیادہ ان کے پرپوزل پہ ہوئی تھی اور کہی نہ کہی ان کا سرنیم آفندی کھٹک رہا تھا اور اس کا دھیان بار بار عادل آفندی کی طرف جا رہا تھا

www.novelsclubb.com

"ہاں بھائی صاحب آپ کی بیٹی بہت بھا گئی ہے مجھے آپ پلیز اسے ہماری بیٹی بنا دیں یہ رہی ہمارے بیٹے عادل کی تصویر" صائمہ آفندی نے درخواست کی تھی اور ساتھ ہی اپنے بیگ سے فوٹو نکال کے ان کی طرف بڑھائی تھی اندر مائرہ یہ نام سن کے ساکت ہوئی تھی

"وہ سب تو ٹھیک ہے بہن لیکن اتنی جلدی آپ ہمارے لیے اجنبی،،،،" انہوں نے فوٹو پکڑ کے جھجھکتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی تھی

"جی ہم سمجھ سکتے ہیں ایسے ہی تو کوئی نہیں اپنی بیٹی کا ہاتھ تھما دیتا کسی کے ہاتھ میں آپ پہلے اپنی پوری تسلی کروالیں پھر آپ کا جو جواب ہو وہ ہم تک پہنچا دیجیے گا" ارشد آفندی نے بھی گفتگو میں حصّہ لیا تھا ان کی بات پہ حسین صاحب نے سر ہلایا تھا اتنے میں مریم چائے بھی لے آئی تھی

www.novelsclubb.com

چائے پی کے تھوڑی دیر بیٹھ کے وہ چلے گئے تھے ان کے انداز واطوار سے تو حسین صاحب کو وہ لوگ اچھے لگے تھے آگے اللہ بہتر جانتا تھا ان لوگوں کے جانے کے بعد حسین صاحب نے ان سب کو باہر بلایا تھا

ان کی بیوی تو تھی نہیں جن سے انہوں نے مشورہ کرنا تھا اور کسی اور رشتے دار سے ان کے ایسے تعلقات نہیں تھے ایسے معاملات میں انوالو کرتے پیچھے ان کی بیٹیاں ہی بچتی تھیں جنہیں انہوں نے ابھی بلایا تھا اور ساری بات ان کے گوش گزار دی تھی

"چھان بین کروالیں اگر اچھے لوگ ہیں تو پھر کوئی مضائقہ تو نہیں اس رشتے میں"

ان کی ساری باتیں سننے کے بعد مریم نے کہا تھا

www.novelsclubb.com

"لیکن بڑی سے پہلے چھوٹی کی کیسے،،،،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ابا اب آپ غلط بات کر رہے ہیں جو جس کا نصیب ہوتا ہے وہ مقررہ وقت پہ اسی کو ہی ملتا کوئی دوسرا نہ کسی کا نصیب چھین سکتا ہے اور نہ اپنا نصیب کسی کو دے سکتا ہے آپ بسم اللہ کریں" مریم ان کی بات کاٹتے ہوئے بولی تھی

"لیکن لوگ کیا کہیں گے خدانخواستہ بڑی میں کوئی ع،،،،" انہوں نے اپنی بات ادھوری چھوڑی تھی

"جو چھوٹی کا رشتہ بڑی سے پہلے کر رہا ہوں" انہوں نے تھکے تھکے لہجے میں اپنی بات مکمل کی تھی ان سب کو اپنے باپ پہ ترس آیا تھا جس کے کندھوں پہ سات بیٹیوں کی ذمہ داری کے ساتھ لوگوں کی باتوں کے خوف کا بوجھ بھی تھا

"ابا اس بات کو سمجھ لیں کہ لوگوں کا کام بس باتیں بنانا ہے آپ کی سات بیٹیوں پہ بھی انہوں نے باتیں بنائی، ان کو پڑھانے پہ بھی انہوں نے باتیں بنائی، میرا ابھی تک رشتہ نہ ہونے پہ بھی انہوں نے باتیں بنائی، اب مائرہ کا رشتہ مجھ سے پہلے ہونے پہ بھی باتیں بنائیں گے، اگر میرا رشتہ ہو گیا تو بھی کسی نہ کسی بات کو جواز بنا

کے باتیں ہی بنائیں گے لوگ کسی حال میں راضی نہیں ہوتے تو ان کی باتوں کو خود پہ سوار کرنے کا فائدہ؟" مریم اپنی بات مکمل کرتے سنجیدگی سے ان سے سوال کیا تھا صرف وہ دونوں باپ بیٹی بول رہے تھے باقی سب خاموش بیٹھی تھیں

"آپ میری مانیں تو ابا بسم اللہ کریں اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے اور اس میں بھی ہوگی جو فلحال ہمیں نظر نہیں آرہی" مریم نے کہا تو انہوں نے سر ہلایا اور ساتھ ہی اک فخریہ نظر اپنی بیٹیوں پہ ڈالی تھی

آج ان کا دل کر رہا تھا بیٹیوں کو بوجھ سمجھنے والوں کو چیخ چیخ کے بتائیں بیٹیاں بوجھ نہیں ہوتیں، وہ تو اک خوبصورت ذمہ داری ہوتی ہیں، حساس دل رکھنے والی نازک سی پریاں ہوتی ہیں جو اکثر اپنے باپ کی پگڑی اور اپنی ماں کے اک آنسو کے صدقے اپنی خوشیاں اپنی خواہشات تک ان پہ وار دیتی ہیں، بیٹیاں بوجھ نہیں ہوتیں وہ تو باپ کے دل کا سکون ہوتی ہیں ان کی آنکھ کا تارہ ہوتی ہیں اور اللہ کا عطا کردہ اک انمول تحفہ ہوتی ہیں

www.novelsclubb.com

شکیل صاحب اور ان کی بیگم کو جیسے ہی اس رشتے کے بارے میں معلوم ہوا تھا وہ اگلے ہی دن صبح صبح ہی ان کے گھر آ گئے تھے ناشتہ انہوں نے ان لوگوں کے ساتھ ہی کیا تھا ان کے ساتھ تابش بھی آیا تھا ان کی آمد کا سن کے نگہت بیگم بھی نیچے آ گئی تھیں اس وجہ سے وہ اور روحان بھی انہی کے ساتھ ناشتے کر رہے تھے

سب خوش گپیوں میں مصروف تھے سوائے منیہا تابش اور زینیہ کے تابش اور منیہا اک دوسرے کو گھورنے میں مصروف تھے اور زینیہ اور فاتینا کو حسین صاحب سے ڈانٹ پڑی تھی نماز پڑھ کے دوبارہ سو جانے کی وجہ سے فاتینا تو نارمل تھی جبکہ زینیہ کا منہ پھولا ہوا تھا

www.novelsclubb.com

"چھان بین کروا لیتے ہیں اگر لوگ اچھے ہوئے تو پھر بلا لیں گے انہیں کسی دن"

حسین صاحب کی ساری باتیں سننے کے بعد شکیل صاحب نے کہا تھا

"میرا بھی یہی خیال ہے میں تو ابھی دو تین دن مصروف ہوں یہ کام تم ہی کر دو"
ان کی ہاں میں ہاں ملاتے حسین صاحب نے انہیں ذمہ داری سونپی تھی

"اگر آپ لوگ برا نہ منائیں تو یہ کام میں کر دیتا ہوں مائرہ میرے لیے بہنوں کی طرح ہی ہے اور اک بھائی کا فرض ادا کر کے مجھے خوشی محسوس ہو گی" شکیل صاحب کے بولنے سے پہلے روحان بول اٹھا تھا سب نے چونک کے اسے دیکھا تھا

"ہاں کیوں نہیں تمہاری قابلیت پہ تو کوئی شک نہیں اور مجھے امید ہے تم اچھی طرح چھان بین کروا ؤ گئے کیوں حسین؟" شکیل صاحب نے خوش دلی سے کہتے آخر میں حسین صاحب کی تائید چاہی تھی جنہوں نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا

اک مہینہ ہونے والا تھا انہیں حسین صاحب کے یہاں کرائے پہ رہتے ہوا اور اس دوران اپنی شرافت کی وجہ سے حسین صاحب کے دل میں جگہ بنا چکا تھا

ان کی تائید پہ روحان کے چہرے پہ مسکراہٹ چھائی تھی تبھی اچانک اس کی نظر مریم پہ پڑی تھی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کے دیکھنے پہ مریم نے تیزی سے اپنی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نگاہوں کا زوایہ بدلا تھا اس کی اس حرکت سے روحان کے چہرے پہ مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی

"چلیں ٹھیک ہے مجھے آفس کے لیے دیر ہو رہی ہے میں نکلتا ہوں اور ان شاءاللہ رات تک لڑکے اور اس کے خاندان کی ساری ڈیٹیلز آپ کے پاس موجود ہوں گی" روحان نے دستر خوان سے اٹھتے ہوئے کہا تھا جواباً حسین صاحب مسکرائے تھے روحان بھی ان کی طرف مسکراہٹ اچھالتا کچن کی طرف بڑھ گیا تھا تا کہ وہاں موجود سنک پہ ہاتھ دھو سکے

"مریم بیٹا جاؤ روحان کو تولیہ دو اس نے ہاتھ خشک کرنے ہوں گے" اس کے جاتے حسین صاحب نے مریم کو کہا تو وہ جی کہتی اٹھ کے اندر چلی تھی

www.novelsclubb.com

کچن کی طرف بڑھتے روحان کے چہرے پہ اک دفعہ پھر مسکراہٹ چھائی تھی وہ ابھی ہاتھ دھو ہی رہا تھا کہ مریم ٹاول لیے وہاں آئی تھی روحان نے ہاتھ دھونے کے بعد اس کے ہاتھ سے ٹاول پکڑا تھا

"مجھے اس دن کے لیے شکریہ کہنا تھا آپ نے میرے دوست کی آمد پہ چائے بنا کر بھیجی تھی" روحان نے اس سے ہم کلام ہونے کے لیے بات نکالی تھی

"کوئی بات نہیں" مریم نے مختصر سا جواب دیا تھا

"ویسے میں تو آپ کو سنجیدہ سمجھتا تھا مگر کل یہ انکشاف ہوا کہ آپ بھی اپنی بہنوں سے کم نہیں" اس کے لیے دیے انداز پہ بھی روحان نے ہار نہیں مانی تھی اک اور بات نکالی تھی اس کا اشارہ ان کے کیریاں توڑنے کی طرف تھا

"مجھے لگتا ہے آپ کے ہاتھ خشک ہو گئے ہیں اس لیے پلیز ٹاول دے دیں" اپنی بات کو اک دفعہ پھر نظر انداز کیے جانے پہ اس نے گہرا سانس بھرتے ٹاول اسے واپس کیا اور کچن سے باہر چلا گیا تھا مریم بھی اس کی پشت کو گھورتے ہوئے کچن سے نکل گئی تھی

روحان ان سب کو خدا حافظ کہتے چلا گیا تھا اقراس ک پیچھے منیہا، نویرہ، مائرہ، روش اور تابش بھی اٹھ گئے تھے اپنی اپنی یونی اور سکول جانے کے لیے شکیل چچا بھی

تھوڑی دیر میں اٹھ جاتے اور تابش نے یونی جانا تھا اس لیے چچی یہی رک گئی تھیں اور انہیں لینے رامش نے آنا تھا اس کی طبعیت تھوڑی ناساز تھی اس لیے اس نے آفس سے بھی آف لیا تھا اور ان کے ساتھ بھی نہیں آیا تھا

وہ سب آگے پیچھے صحن سے برآمدے میں آئے تھے سب سے آگے منیہا تھی اور سب سے پیچھے تابش جو کہ بدلہ لینے کے لیے بے چین تھا اس کا ارادہ اپنے ساتھ لائے نقلی سانپ سے منیہا کو ڈرانے کا تھا اسے پتہ تھا ایفیکٹ اس سے سب ہوں گی مگر بدلہ تو لینا تھا

وہ تیزی سے ان کو کراس کرتے آگے بڑھا تھا اور نامحسوس انداز میں اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تھا اور منیہا کے پاس سے گزرتے جلدی سے جیب سے ہاتھ نکالتے سانپ منیہا کے قدموں میں پھینکا تھا اور آگے بڑھ گیا تھا

www.novelsclubb.com

"سانپ، سانپ" اپنے پاؤں سے کسی چیز کا ٹکرانا محسوس کر کے منیہا نے جوں ہی نیچے دیکھا وہاں موجود سانپ کو دیکھتے وہ پیچھے ہوتے چلائی تھی اور ساتھ باقی تینوں بھی وہ سانپ تھا تو ربڑ کا مگر دیکھنے میں بلکل اصلی لگ رہا تھا

ان کے چلانے کی آواز سن کے برآمدے سے سب بوکھلاتے ہوئے باہر صحن میں بھاگے تھے گیٹ کے پاس پہنچا تابش بھی بوکھلانے کی ایکٹنگ کرتے دوڑتا ہوا ان تک آیا تھا ان سب کے پہنچنے سے پہلے وہ ان تک پہنچا ہوا تھا

"پیچھے ہٹو میں دیکھتا ہوں" انہیں پیچھے کرتے اس نے بغور سانپ کو دیکھنے کا دکھاوا کیا تھا

"یہ تو ہل جل ہی نہیں رہا" اونچی آواز میں بڑبڑاتے اس نے آگے بڑھ کے سانپ کی پونچھ پکڑی تھی اس کی اس حرکت پہ ان سب کی ہلکی سی چیخ نکلی تھی

"ارے یہ تو نقلی سانپ ہے ربڑ کا اس سے ڈر گئیں تم؟" تابش نے منیہا کو دیکھتے مصنوعی حیرانگی سے کہا تھا

"منیہا بندہ پہلے دیکھ ہی لیتا ہے خوامخواہ میں ڈرا کے رکھ دیا سب کو" حسین صاحب جوان کی چیخیں سن کے ڈر گئے تھے انہوں نے اسے ڈپٹا تھا ان کی چیخ سن کے جوان کے ہاتھ پاؤں کانپنا شروع ہوئے تھے ابھی تک کپکپا رہے تھے

"لیکن ابا،،،،" اس نے کچھ کہنا چاہا تھا

"لیکن ویکن کچھ نہیں چپ کر کے جاؤ یونیورسٹی" انہوں نے اس کی بات کاٹتے سختی سے کہا تھا حسین صاحب کچھ زیادہ ہی برہم تھے ان کی چیخیں سن کے انہیں لگا تھا نجانے کیا ہو گیا ہے انہیں لگا تھا بس ان کے دل کی دھڑکن بند ہونے لگی ہے

منیہا جو پہلے ہی ڈر کے مارے رونے والی ہوئی تھی حسین صاحب کے سب کے سامنے یوں ڈانٹنے پہ اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آ گئے تھے اس نے ڈبڈبائی آنکھوں سے تابش کو دیکھا تھا کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی اس سے بدلنا لینے کے لیے اس نے یہ سب کیا تھا

www.novelsclubb.com

جبکہ اس کی آنسو بھری آنکھیں خود پہ جمی دیکھ کر وہ ساکت ہوا تھا کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں دکھ، غصہ، شکوہ، شکایت ان آنکھوں سے اپنی آنکھیں ہٹانا تابش کو دنیا کا مشکل ترین کام لگا تھا مگر وہ جلدی ہی نظریں پھیر گیا تھا کیونکہ اگر وہ مزید ان آنسو بھری آنکھوں میں دیکھتا تو شاید ہمیشہ کے لیے ڈوب جاتا تھا

مریم نے منیہا کی طرف بڑھنا چاہا تھا مگر اس سے پہلے ہی منیہا تیز تیز قدم اٹھاتی گیٹ کراس کر گئی تھی اس کے پیچھے باقی تینوں بھی بھاگی تھیں تابش شرمندگی کی وجہ سے مزید نہ ٹھہر سکا اور وہاں سے نکل گیا تھا

ان کے جاتے وہ سب بھی برآمدے کی طرف بڑھے تھے حسین صاحب نے اک تھکی تھکی نظر دروازے پہ ڈالی اور مڑے تھے زینیہ پہلے ان سے ناراض تھی اور اب انہوں نے منیہا کو بھی ڈانٹ دیا تھا لوگوں کی باتوں کا خوف اک دفعہ پھر ان پہ حاوی ہونے لگا تھا ڈپریشن آہستہ آہستہ ان پہ پھر اٹیک کر رہا تھا جس کی وجہ سے وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پہ اپنا ضبط کھونے لگے تھے

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جب سے عادل آفندی کے والدین رشتے کی بات کر کے گئے تھے تب سے مائرہ حیرت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی تھی اسے اس کے گھر کا ایڈریس کیسے ملا اور اس نے اپنی پسند کو اپنے ماں باپ کی پسند کیسے بنایا؟

اس کا دماغ انہی سب باتوں میں الجھا ہوا تھا اور ان کے جواب بس عادل آفندی ہی دے سکتا تھا اللہ اللہ کر کے وہ یونی پہنچی تھی یونی پہنچتے ہی اس نے عادل آفندی کی تلاش میں نظریں گھمانا شروع کر دی تھیں اور اس کی تلاش جلد ہی ختم ہو گئی تھی وہ اسے کلاس روم کی طرف جاتا دکھا تھا مائرہ نے بھی اپنے قدم تیزی سے اس کی طرف بڑھائے تھے

www.novelsclubb.com

"مسٹر آفندی رکیے پلیز" اس کے نزدیک پہنچتے مائرہ نے پھولی سانسوں کے درمیان اسے پکارا تھا عادل اس کی آواز سن کے مسکراتے ہوئے رکا تھا جیسے وہ جانتا ہو کہ وہ ضرور آئے گی اور اپنا رخ اس کی طرف کیا تھا

"میں جانتا ہوں آپ کیا پوچھنے آئی ہیں یہاں بات کرنا مناسب ہے نہیں ہے کہی بیٹھ کے بات کرتے ہیں" اسے منہ کھولتے دیکھ کر عادل نے کہا تھا مائرہ نے اچنبھے سے اسے دیکھا تھا اور پھر اس کی تقلید میں کار ویڈ سے نکل کے گراؤنڈ کے نسبتاً اگ سنسان گوشے میں آئی تھی

"آپ یہی جاننا چاہ رہی ہیں نا کہ مجھے آپ کے گھر کا ایڈریس کیسے ملا؟ میری پسند میرے ماں باپ کی پسند کیسے بن گئی؟" اس کے پوچھنے پہ مائرہ کا منہ پورے کا پورا کھل گیا تھا اس کے تاثرات دیکھ کر عادل محظوظ ہوا تھا

"وہ دراصل بات یہ ہے کہ آپ کے انکار کے اک دو دن بعد یونی سے آف ہوتے ہی میں نے مناسب فاصلہ رکھ کے آپ کے گھر تک آپ کا پیچھا کیا تھا کیونکہ آپ نے تو مجھے ایڈریس دینا نہیں تھا اور ایڈمن بلاک والوں نے بھی مجھے ہری جھنڈی دکھانی تھی اس لیے میں نے اپنی مدد آپ کے تحت آپ کا گھر کھوج ہی لیا تھا" عادل

www.novelsclubb.com

نے سینے پہ ہاتھ باندھتے اطمینان سے اپنی ساری کاروائی اس کے گوش گزاری تھی جسے سن کے حیرت اور صدمے سے اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے

"مسٹر آفندی دس از ٹو مچ اگر کوئی یہ محسوس کرلیتا کہ آپ میرا پیچھا کررہے ہیں کیا عزت رہ جاتی میری؟" اس کے دیے گئے جھٹکے سے سنبھلتے مائرہ دھیمی آواز میں غرائی تھی

"پہلی بات میں نے مناسب فاصلہ رکھا ہوا تھا تاکہ کسی کو شک نہ ہو اور آپ کے محلے میں پہنچتے تو میں اک عجب سٹریٹیجی اپنائی تھی" اس کی بات پہ مائرہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا

"جب میں آپ کے پیچھے محلے میں اینٹر ہوا تھا تب جب بھی کوئی شخص گزرتا میں اسے روک کے پوچھتا تھا یہاں اک رشتے کروانے والی بوا رہتی ہیں مجھے ان سے ملنا ہے ان کا گھر کہاں ہے" عادل نے مزے سے کہا تھا

"لیکن آپ کو کیسے پتہ ہمارے محلے میں رشتے کروانے والی بوا رہتی ہیں؟" مائرہ نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے پوچھا تھا

"نہیں پتہ تھا بس تُکا مارا تھا اور یہ تُکا صحیح ہو کر آپ تک پہنچنے کو وسیلہ بن جائے گا یہ نہیں پتہ تھا" اسے جواب دیتے عادل ہلکا سا مسکرایا تھا

"اور اگر ہمارے محلے میں کوئی رشتہ کروانے والی بوا ہوتی ہی نا پھر؟" زینیہ کے پوچھنے پہ عادل نے لاعلمی سے کندھے اچکائے تھے جیسے کہنا چاہ رہا ہو تب کی تب دیکھی جاتی

"اس سے اگلے ہی دن میں اپنے والدین کو لے کر ان کے گھر گیا تھا میں نے ماما بابا کو کہا تھا کہ ان کے سامنے آپ کا ذکر بھول کے بھی نہیں کرنا ان سے یہ کہیے گا ہمیں اپنے بیٹے کے لیے لڑکی کی تلاش ہے کسی کے منہ سے آپ کا ذکر سنا اس لیے یہاں آئے اور اس کے بعد وہ مختلف رشتوں کا بتاتیں کیا پتہ ان رشتوں میں آپ کا بھی نام آجاتا اور شاید اللہ کو میری پختہ نیت اس قدر پسند آگئی کہ اس نے مجھے آپ تک

پہچانے کا وسیلہ آپ کو ہی بنا دیا میرے پاس ہمارے سارے بیچ کی اک گروپ فوٹو تھی وہ میں ماما کو دکھائی ہوئی تھی اور جب آپ نے رک کے بوا کو سلام کیا تھا ماما آپ کو پہچان گئی تھیں اور انجان بنتے بوا سے آپ کے بارے میں پوچھا تھا اور ان کے آپ کے بارے میں تفصیلات بتانے کے بعد ماما ان کے پیچھے پڑ گئی تھیں کہ ہمیں ان کے ہی گھر لے کر جائیں اور اس کے نتیجے میں میرے والدین کل آپ کے گھر موجود تھے" عادل کی باتیں سنتی مائرہ کا اپنی سماعتوں پہ یقین نہیں آرہا تھا سنجیدہ اور اپنے کام سے کام رکھنے والا عادل آفندی ایسا بھی کچھ کر سکتا ہے

"اگر میں چاہتا تو ڈائریکٹ بھی آپ کے گھر رشتہ لے کر آسکتا تھا لیکن میں جانتا ہوں جتنے منہ اتنی باتوں کی وجہ سے کوئی نہ کوئی یہ پوائنٹ ضرور اٹھاتا کہ ہم دونوں کے بیچ پہلے ہی کچھ چل رہا ہو گا اس لیے میں ڈائریکٹ نہیں آیا کیونکہ محبت عزت دینے کا نام کیچڑ اچھالنے کا نہیں اینڈ ناؤ ایکسکیوز می کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے" اسے وہی

www.novelsclubb.com

ساکت چھوڑتے وہ کلاس کی طرف بڑھ گیا تھا اور پیچھے وہ کتنی دیر گم سم وہی کھڑی رہی تھی

زینیہ ناشتے کے بعد کمرے میں گھس گئی تھی آج وہ اپنی ناراضگی میں چچی کے پاس بھی نہیں بیٹھی تھی انہوں نے اس کا پوچھا تو مریم نے کمرہ بند کرنے کی وجہ بتائی تو چچی نے تاسف سے سر ہلایا تھا

ہوتا ہے ایسا کوئی چاہے کچھ بھی کہتا رہے اتنا خاص فرق نہیں پڑتا لیکن جو لوگ آپ کے دل قریب ہوں ان کا غصے میں کہا گیا اک لفظ بھی سینے میں تیر بن کر لگتا ہے اور یہاں بھی کچھ ایسا ہی سین تھا حسین صاحب کی ڈانٹ سیدھی دل پہ لگی تھی

اپنا دکھ اور غصے کو کم کرنے کے لیے وہ کمرے میں بند رہی تھی تب بھی کم نہ ہوا تو ان سب کا اک اک سوٹ جو دھونے والا تھا وہ دھونے بیٹھ گئی تھی کسی نے اسے کچھ

www.novelsclubb.com

نہیں تھا کیونکہ وہ سب جانتے تھے وہ ایسے ہی کاموں میں خود کو مصروف کر کے اپنا غصہ کم کرتی ہے

گیٹ کے قریب ہی اک سائیڈ پہ کپڑے دھونے کے لیے اک الگ جگہ بنائی گئی تھی کپڑے دھونے کے بعد انہیں پھیلانے کے لیے ٹوکری اٹھا ابھی وہ چند قدم ہی چلی تھی کہ گیٹ کی بیل بجی تھی ٹوکری وہی رکھتے وہ دروازے کی طرف بڑھی تھی

"کون؟" دروازے کے پاس رکتے اس نے اک دفعہ پوچھنا ضروری سمجھا تھا

"میں رامش" باہر سے جواب آیا تو اس نے دروازہ کھولا دیا تھا

"السلام علیکم کیسی ہیں آپ؟" رامش نے گیٹ میں کھڑے ہی زکام زدہ آواز میں پوچھا تھا اور ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑے ٹشو سے ناک صاف کی تھی

"وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں" رکھائی سے جواب دیتی وہ اک سائیڈ پہ ہوئی تھی تا کہ وہ گزر سکے اور وہ دروازہ بند کرے جبکہ رامش اس کی رکھائی پہ حیران ہوتا آگے بڑھا تھا

اس نے اس کے روکھے لہجے کی وجہ پوچھنی مگر اس کا سپاٹ چہرہ دیکھتے اس نے اپنا خیال جھٹکا تھا اور قدم آگے بڑھائے تھے تبھی اس کے موبائل کی میسج ٹون بجی تھی اس نے بغیر رکے جیب سے موبائل نکالا اور میسج دیکھنے لگا جس کا نتیجہ یہ نکلا کے وہ کپڑوں والی ٹوکری نہ دیکھ سکا اور اس سے ٹھوکر کھا کے خود بھی نیچے گرا اور ٹوکری گرنے سے اس میں موجود کپڑے بھی اس میں سے نکل کے ادھر اُدھر زمین پہ سلامی دینے لگے تھے

www.novelsclubb.com

"یہ کیا کیا آپ نے میری ساری محنت مٹی میں ملا دی آپ اپنی آنکھوں کا استعمال کر کے نہیں چل سکتے" زینیہ جو گیٹ بند کر کے اس کے پیچھے آ رہی تھی کپڑوں کو زمین پہ بکھرے دیکھ کر وہ غرائی تھی

رامش جو سیدھا ہو کے اپنے موبائل کو اٹھا رہا تھا اس نے اک نظر زینیہ کو دیکھا پھر زمین پہ بکھرے کپڑوں کو اور آخر میں اس کی نگاہ اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل پہ پڑی تھی جس کی سکرین زمین پہ گرنے سے ٹوٹ گئی تھی

"آئی ایم سوری" اس کے موڈ کو دیکھتے اپنے موبائل کی شہید ہوئی سکرین پہ فاتحہ پڑھتے اس نے معذرت کر لی تھی

"اچار ڈالوں میں آپ کی سوری کا پہلے دیکھنا ہوتا نہیں پھر سوری کر لو" وہ نیچے بیٹھ کے کپڑے ٹوکری میں ڈالتے بڑبڑا رہی تھی رامش نے حیرت سے اسے دیکھا تھا وہ تو زینیہ کو بڑی کم گو اور سنجیدہ سمجھتا تھا مگر وہ تو بھڑکا ہوا آتش فشاں لگ رہی تھی

رامش نے مزید کچھ کہنے کی بجائے اندر جانا ہی مناسب سمجھا تھا زینیہ بھی اس کی پشت کو گھورتی واپس کپڑے دھونے کے لیے مڑی تھی

"یہ باہر زینیہ کیوں لوگوں کے خون کی پیاسی بنی ہوئی ہے؟" برآمدے میں آ کر رامش نے سلام دعا کے بعد پوچھا تھا

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے ہماری زینی کا غصہ رامش بھائی پہ نکل گیا ہے" فاتینا نے ہنستے ہوئے کہا تھا

"ہوا کیا ہے؟" فاتینا کی بات کو نظرانداز کرتے مریم نے رامش سے پوچھا تھا جس کے جواب میں اس نے ساری داستان سنائی تو چچی سمیت وہ دونوں بہنیں ہنس دی تھیں

"ابا سے ڈانٹ پڑی ہے اسے دو تین دن وہ ایسے ہی رہے گی" فاتینا نے ہنستے ہوئے اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا

"تو وہ کیا ڈانٹ کھانے کے بعد ایسی ہی خونخوار ہو جاتی ہیں؟" حیرت در حیرت تھی اس کے لیے اس کی بات سن کے فاتینا نے زور و شور سے سر ہلایا تھا

اس کی شکل پہ چھائی حیرانی دیکھ کر فاتینا کا زور زور سے ہنسنے کا دل کر رہا تھا مگر مریم کی ڈانٹ کے ڈر سے چپ تھی پھر تھوڑی دیر اور بیٹھنے کے بعد رامش اپنی والدہ کو لے کر چلا گیا تھا چچی سے ملتے ہوئے بھی زینیہ کا چہرہ سپاٹ ہی تھا اس کا ڈانٹ پہ ایسا

ری ایکشن دیکھ کر رامش اپنے مستقبل کو لے کر پہلے ہی الرٹ ہو چکا تھا کہ اسے کبھی ڈانٹنا نہیں

روحان نے اپنے کہے کے مطابق رات کو آفس سے واپسی پہ لڑکے اور اس کے خاندان کی ساری رپورٹ ان کے سامنے پیش کی تھی جو بالکل او کے تھی ایسی کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں تھی جس کو وجہ بنا کے انکار کیا جا سکے

"تمہارا بہت شکریہ بیٹا" حسین صاحب نے ممنوع نگاہوں سے اسے دیکھا تھا

"ارے انکل بیٹا بھی کہہ رہے ہیں اور شکریہ کہہ کے شرمندہ بھی کر رہے ہیں میں ہمیشہ حاضر ہوں آئندہ بھی کوئی کام ہوا تو بلا جھجک کہیے گا مجھے کر کے خوشی محسوس ہو گی" روحان نے خوش اخلاقی سے کہا تو حسین صاحب نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا

"چلیں انکل میں چلتا ہوں اب اوپر فریش بھی ہونا ہے" روحان کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا

"بیٹھو بیٹا کھانا کھا کے جانا" حسین صاحب نے اسے روکا تو اس نے اک نظر برآمدے میں بچھے دستر خوان پہ کھانا لگاتی مریم کو اک نظر دیکھا تھا

"نہیں انکل ابھی تو پہلے فریش ہوں گا تاکہ آفس کی تھکن اتر سکے آپ کے ساتھ کھانا پھر کبھی کھاؤں گا" اس نے مسکراتے ہوئے معذرت کی اور اوپر چلا گیا تھا

مریم کے کھانا لگانے کے بعد وہ سب دستر خوان پہ آگئی تھیں کھانا کھاتے ہوئے حسین صاحب نے اک نظر زینیہ اور منیہا پہ ڈالی تھی جو چہرے پہ حد درجہ سنجیدگی سجائے کھانا کھانے میں مصروف تھیں حسین صاحب نے کھانے کے بعد ان سے بات کرنے کا سوچا تھا

کھانے کے بعد وہ سب برتن اور کچن سمیٹنے کے بعد اپنے روم میں چلی گئی تھیں انہیں روم میں آئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ان کے پیچھے حسین صاحب بھی

چلے آئے تھے مریم کے بیڈ پہ بیٹھتے انہوں نے زینیہ اور منیہا کو اپنے پاس بلایا تھا وہ دونوں آکران کے دائیں اور بائیں بیٹھ گئی تھیں

"میرے بچے ناراض ہیں مجھ سے؟" انہوں نے ان دونوں کو اپنے بازوؤں کے حلقے میں لیتے محبت سے پوچھا تھا

"آپ نے اتنی بری طرح ڈانٹا تھا سب کے سامنے" منیہا کی آنکھوں میں اک دفعہ پھر آنسو آگئے تھے

"تو کیا اب میں سوری کروں؟" انہوں نے اس کے گرد ہاتھ کو اوپر اٹھاتے اس کے آنسو پونچھتے پوچھا تو ان دونوں نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا تھا

"نہیں ہم ایسا بھی نہیں کہہ رہے مگر آپ کے ڈانٹنے سے بہت دکھ ہوا تھا میں کونسا پہلی دفعہ سوئی تھی نماز پڑھ کے" منیہا کی بجائے زینیہ سوں سوں کرتے بولی تھی

اس کی بات پہ حسین صاحب کے ساتھ ساتھ باقی پانچوں نے بھی اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی

"تو میرا بچہ نماز پڑھ کے سو جانا اچھی بات تو نہیں ہے جاگنگ کر کے آ کے بندہ فریش ہو کے اپنے کام کاج کرتا ہے نہ کہ دوبارہ سو جاتا ہے" حسین صاحب نے پیار سے اسے سمجھایا تھا

"تو ابا اُس ٹائم کوئی کام نہیں ہوتا ناشتہ آپ اور مریم بنا تو لیتے ہیں" وہ ہولے سے منمنائی تھی

"یہاں میں اور مریم ہیں لیکن ہمیشہ تو تمہارے ساتھ نہیں رہیں گے نا تمہاری شادی بھی تو کرنی ہے ہمیں اور اگر تمہاری یہ عادت وہاں جا کے بھی ویسی ہی رہی تو سب نے یہی کہنا ہے نا باپ نے کچھ نہیں سکھایا اپنی بیٹیوں کو" اس کے بال سہلاتے انہوں نے اپنا نقطہ نظر اسے سمجھانا چاہا تھا ان کے اتنے پیار سے سمجھانے پہ وہ شرمندہ ہو گئی تھی

www.novelsclubb.com

"آئی ایم سوری ابا" سر جھکائے شرمندگی سے کہا گیا تھا

"نہیں سوری کی ضرورت نہیں میرے بیٹے کو میری بات سمجھ آگئی میرے لیے بس اتنا ہی کافی ہے" انہوں نے زینیہ کا سر تھپتھپایا تھا

"میں تو ایسا کچھ نہیں کیا تھا مگر پھر بھیطا آپ نے مجھے سب کے سامنے ڈانٹ دیا"

ابھی وہ منیہا کو مخاطب کرنے کا سوچ ہی رہے تھے کہ اس سے پہلے ہی منیہا کی نروٹھی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی اور وہ مسکرائے تھے

"تم لوگوں کی چیخیں سن کے میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے تم لوگوں تک پہنچنے تک نجانے کتنے برے خیال میرے دماغ میں آئے تھے اور وہاں پہنچ کے پتہ لگا تم لوگ اک نقلی سانپ سے ڈر گئیں بس اسی لیے سب کے سامنے تمہارے سامنے ہائیپر ہو گیا" انہوں نے بے بسی سے کہا تھا جیسے وہ چاہ کر بھی اس لمحے کو بھول نہیں رہے تھے

www.novelsclubb.com

"مگر پھر بھی غلطی اس تابش کی ہے اسی کا کام تھا وہ اس نے میرے پاؤں پہ سانپ پھینکا تھا" تابش کے ذکر پہ منیہا نے ایسے دانت کچکچائے تھے جیسے وہ اس کے دانتوں کے بیچ ہو

"پہلے تم نے کچھ کیا ہو گا جس کے بدلے میں اس نے یہ سب کیا" حسین صاحب دونوں کو اچھی طرح جانتے تھے اور باتوں ہی باتوں میں انہیں مریم کے منہ سے تابش کو جان بوجھ کے گرانے والے قصے کو بھی سن چکے تھے

"نہیں ابا وہ میں،،،،" ان کے اتنے درست اندازے پہ وہ بوکھلا گئی تھی

"میں سب جانتا ہوں تم نے بھی اس کے ساتھ اچھا نہیں کیا بیٹا میں مانتا ہوں تم نے بس شرارت کی تھی لیکن لڑکے اکثر ایسی شرارتوں کو انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں میں یہ نہیں کہہ رہا کہ تم ڈر کے رہو بس احتیاط کیا کرو کہ کہیں غلط انسان کے ساتھ شرارت نہ کر بیٹھو" انہوں نے اپنی بات ختم ہونے پہ منیہا کو دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اب تو نہیں ناراض میرے بچے مجھ سے ؟"انہوں نے اک اک نظر دونوں پہ ڈالتے پوچھا تو دونوں نفی میں سر ہلاتیں ان کے کندھے سے سر ٹکا گئی تھیں جواباً حسین صاحب نے بھی دونوں کے سر چومے تھے ان کے اس عمل کی دیر تھی باقی سب بھی ان کے ساتھ آ کے لگی تھیں

"اگر ایسا ہی رہا تو اک دن میری سانس بند ہو جائے گی" حسین صاحب کا اشارہ ان کے چپکنے کی طرف تھا

"اللہ نہ کرے "وہ سب دہل کے بولی تو حسین صاحب ہنس دیے تھے

"اچھا چلو اب پیچھے ہٹو اور اپنے اپنے بیڈ پہ لیٹتے سونے کی کرو"انہوں نے سب کو پیچھے کرتے حکم دیا اور خود بھی کھڑے ہو گئے تھے

"مگر ابا ابھی تو دس ہی بجے ہیں "روش نے منہ بسورتے کہا تھا

www.novelsclubb.com

"کوئی بحث نہیں لیٹو اپنی اپنی جگہ پہ" حسین صاحب نے سب کو آنکھیں دکھائیں تو وہ سب ناچاہتے ہوئے بھی اپنے اپنے بیڈ پہ چلی گئی تھیں ان کے لیٹتے حسین صاحب نے اک محبت بھری نگاہ ان سب پہ ڈالی اور لائیٹ آف کر کے باہر نکل گئے تھے

حسین صاحب نے مزید دیر کیے بنا اللہ کا نام لے کر بواسے ان کا نمبر لے کر انہیں ہاں کہہ دی تھی اور وہ نیکسٹ سنڈے کو باقاعدہ منگنی کرنے آرہے تھے اور شادی ان دونوں کا جو پیپر رہ گیا تھا اسے کلئیر کرنے کے بعد تھی

رشتہ طے ہوتے ہی نویرہ نے یہ خبر سارہ کو دی تھی اور یہ خبر سنتے ہی اس کی بھی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہی تھی ارسلان کو بھی سن کے خوشی ہوئی تھی اور اب وہ دونوں ان کے گھر مبارکباد دینے جارہے تھے ہفتے کو آف ہونے کی وجہ سے وہ دونوں گھر ہی تھے

"یہ تم دونوں کہاں جا رہے ہو؟" سارہ اور ارسلان کو اکھٹے گیٹ کی طرف بڑھتے دیکھ کر پیچھے سے اماں نے آواز لگائی تھی

"ارے آپ کو تو بتانا یاد ہی نہیں مائرہ آپی کا رشتہ پکا ہو گیا ہے میں اور ارسلان وہی جا رہے تھے مبارکباد دینے بلکہ ایسا کریں آپ بھی آ جائیں ہمارے ساتھ" سارہ نے انہوں خوشی خوشی بتاتے اپنے ساتھ چلنے کی آفر کی تھی

"ویسے یہ حسین بھائی صاحب بڑی سے پہلے چھوٹی کا رشتہ کیوں کر رہے ہیں کہی کوئی،،،"

"پلیز اماں یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں یہ سب تو نصیب کی باتیں ہوتی ہیں اس میں اعتراض اٹھانے والی تو کوئی بات نہیں ہے" ارسلان بے ساختہ انہیں ٹوک گیا تھا

"ہاں ہاں تم لوگ ان کی طرف داریاں نہیں کرو گے تو کون کرے گا جانے کیا گھول کے پلا دیا ہے میرے بچوں کو مجھ سے زیادہ تو ان کے سگے لگتے ہیں" وہ حسبِ عادت شروع ہو گئی تھیں

"کچھ نہیں گھول کے پلایا انہوں نے ہمیں یہ ان کا خلوص اور اپنا پن ہے جو ہمیں ان کی طرف مائل کرتا ہے" سارہ نے اکتا کے کہا تھا جانے اس کی اماں کو ان سے کیا بیر تھا وہ اکثر ایسی ایسی باتیں کہہ جاتی تھیں انہیں کہ سارہ کا شرمندگی سے ڈوب مرنے کا دل کرتا مگر پھر بھی اس کے اک دفعہ بلانے پہ وہ پھر ان کے گھر آجاتی تھیں

"اک تو مجھے اپنی اولاد کی سمجھ نہیں آتی ماں سے زیادہ مخلص وہ بہنیں اور ان کا باپ ہی لگتا ہے انہیں" انہوں نے ارسلان اور سارہ کو گھوری سے نوازا تھا

"چلیں بھائی اماں کا تو یہ چلتا رہے گا ہم چلتے ہیں" سارہ نے کسی سوچ میں گم ارسلان کو کہا جو اس کے بلانے پہ چونک کے اس طرف متوجہ ہوا تھا

www.novelsclubb.com

"اک منٹ تم تو جا رہی ہو یہ میرے بچے کو کسی خوشی میں ساتھ گھسیٹ رہی ہو کیا چاہتی ہو ان میں سے کوئی میرے بچے پہ اپنی اداؤں کے جادو چلا کے اسے پھانس لے" اماں کی باتوں پہ ان دونوں کے دماغ جھنجنا اٹھے تھے

"بس کریں اماں خدا کا خوف کریں آپ کے گھر بھی بیٹی ہے جن کی اپنی بیٹیاں ہوں وہ یوں کسی کی بیٹی پہ انگلی اٹھاتے اچھے نہیں لگتے بیٹیاں تو سب کی سانجھی ہوتی ہیں چلو سارہ" ارسلان بمشکل اپنے غصے پہ قابو پاتا بولا تھا اور ان کی مزید کوئی سنے سارہ کو لیے تیزی سے گیٹ پار کر گیا تھا پیچھے اماں بڑبڑاتی رہ گئی تھیں

ارسلان کو اپنی ماں کی ان باتوں نے سوچ میں ڈال دیا تھا وہ تو کچھ اور ہی سوچے بیٹھے تھا مگر اپنی اماں کی باتیں سن کے اسے لگا تھا جو وہ سوچ رہا ہے اس پہ عمل درآمد کروانا بہت ہی مشکل کام ہے شاید نویرہ کے کردار پہ بھی انگلی اٹھ جائے اسے جو کرنا تھا سوچ سمجھ کے کرنا تھا

ان کے گھر پہنچتے دونوں نے بمشکل اپنے اپنے چہروں پہ مسکراہٹ لائی تھی وہ سب انہیں برآمدے میں بیٹھی مل گئی تھیں سوائے روش کے جو سکول تھی سارہ تو جاتے ہی مائرہ سے لپٹ گئی تھی

www.novelsclubb.com

"بہت بہت مبارک ہو آپو" اس کا گال چومتے سارہ نے اسے مبارکباد دی تھی اس کی لہجے سے چھلکتی خوشی اور گرمجوشی پہ وہ سب مسکرائی تھیں

"خیر مبارک میری جان اور بہت شکریہ" مائرہ نے بھی اسے محبت سے جواب دیا تھا

"بہت مبارک ہو مائرہ آپی میری دعا ہے اللہ آپ کے نصیب بہت اچھے کرے اور آپ کو ہمیشہ خوش رکھے" ارسلان نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے بلکل بڑے بھائیوں والے انداز میں کہا تھا

"بہت شکریہ ارسی" مائرہ نے اسے کے نفاست سے سیٹ بال چھیڑتے اس کا شکریہ ادا کیا تھا وہ بچپن سے ہی ان سب بہنوں کے لیے بہت پروٹیکٹو تھا ابھی وہ سکول بوائے ہی تھا اور مریم کالج جاتی تھی جب اک لڑکا ہاتھ دھو کے اس کے پیچھے پڑ گیا تھا اور اک دن مریم کا پیچھا کرتے اور اس پہ جملے کستے ارسلان نے اسے دیکھ لیا تھا اور اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اینٹ اٹھا کے اس کے سر میں دے ماری تھی اور اس کا سر پھٹ گیا تھا

www.novelsclubb.com

بہت مشکلوں حسین صاحب اور ارسلان کے گھر والوں نے اسے جیل جانے سے بچایا تھا تب سے وہ ان سب کی زندگیوں کا اک اہم حصہ بن گیا تھا اور اس کی اماں کا ان بہنوں سے خدا واسطے کا بیر بن گیا تھا

"اچھا اب میں چلتا ہوں" مریم جو اسے دیکھتے اسی واقعہ کا سوچ رہی تھی چونک کے حال میں آئی تھی

"یہ کیا ابھی آئے ہو بیٹھو تو سہی" مریم نے کہا تھا

"ارے نہیں آپی حسین چچا ہوتے تو میں شاید بیٹھ بھی جاتا اب میں آپ کے ساتھ بیٹھ کے کیا باتیں کروں آپ لوگ کریں انجوائے اللہ حافظ" مریم کی بات کا جواب دیتے وہ وہاں سے چلا گیا تھا نویرہ نے چمکتی آنکھوں سے اس کی پشت دیکھی تھی اور یہ چمک مریم کی آنکھوں سے پوشیدہ نہیں رہی تھی

"اک مزے کی بات بتاؤں ہمارے ہونے والے بہنوئی ہماری بنو کے ہی بیچ میٹ ہیں اور موصوف ان پہ دل ہار بیٹھے تھے اور بہت چالاکی سے لو میرج کو ارینج میں بدلہ

ہے" ارسلان کے جاتے نویرہ نے روزداری سے سارہ کو بتایا تھا کیونکہ مائرہ ان سب کو ساری بات بتا چکی تھی

"کیا واقعی ہی؟" سارہ نے آنکھیں پھاڑ کے مائرہ کو دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا اور پھر نویرہ نے سارہ کے کان میں ساری بات ڈالی تھی

"ارے واہ بھئی داد دینی پڑے گی اپنے مائرہ آپی کے آفندی صاحب تو بڑے تیز نکلے" سارہ کے لہجے میں ستائش تھی

"یہ میرے آفندی صاحب سے کیا مراد ہے تمہاری؟" مائرہ نے جھینپ کے اسے جھانپڑ رسید کی تھی

"ارے بھئی آپی آپ کے ہونے والے مجازی خدا ہیں تو آپ کے ہی ہوئے نا ایویں ہی میرا کندھا سینک دیا" سارہ نے اپنا کندھا سہلاتے اسے وضاحت دی تھی

"اچھا چلو مائرہ کو چھیڑنا کافی ہوا اوپر نگہت آنٹی کے پاس چلتے ہیں انہوں نے کہنا اچھا رشتہ کیا ہے انہوں نے اک دفعہ بھی اوپر جھانک کے نہیں دیکھا" فاتینا کی بات پہ سب متفق ہوتیں اٹھی تھیں

"نویرہ ٹھہرو مجھے تم سے بات کرنی ہے، تم سب جاؤ ہم آتے ہیں" مریم کو نویرہ کو روکا اور باقی سب کو اوپر جانے کا کہا تو وہ سب سر ہلاتیں اوپر چلی گئی تھیں

جبکہ خود کو روکے جانے پہ اک لمحے کو نویرہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی وہ سمجھ رہی تھی مریم نے اسے کیوں روکا تھا ابھی ہی تو اس کے دل نے ارسلان کو لے کر الگ لے پہ دھڑکنا شروع کیا تھا اور اس بات کا پتہ مریم کو جھٹ لگ چکا تھا

"یہ تمہارے اور ارسلان کے بیچ کیا چل رہا ہے؟" ان کے جاتے مریم نے بغیر کسی لگی لپٹی کے ڈائریکٹ پوچھا تھا

"کیا چلنا ہے کچھ بھی نہیں بس اچھے دوست ہیں ہم" نویرہ نے نظریں جھکائے ہی جواب دیا تھا کہ کہیں وہ اس کی آنکھوں کا بھید نہ جان لے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نویرہ ابھی بھی وقت ہے سنبھل جاؤ تم جانتی ہو ہم اپنے باپ کا مان ہیں کچھ بھی ایسا مت کرنا یا کسی ایسی سمت اپنے قدم مت بڑھانا جو ہمارے باپ کا سر جھکانے کا باعث بنے میرا کام بس تمہیں سمجھانا تھا آگے تم خود سمجھدار ہو" مریم ارسلان کی والدہ کا رویہ اور سوچ اپنے متعلق اچھی طرح جانتی تھی اس لیے اس نے پہلے قدم پہ ہی اپنی بہن کو خبردار کرنا ضروری سمجھا تھا

مریم اپنی بات مکمل کر کے اوپر جا چکی تھی جبکہ نویرہ ابھی تک وہی کھڑی تھی وہ مریم کا اشارہ اچھی طرح سمجھ رہی تھی مگر دل کو کیسے سمجھاتی دو چار سیکنڈ وہی کھڑے رہنے کے بعد وہ بھی تھکے تھکے قدموں سے سیڑھیوں کی طرف بڑھی تھی

www.novelsclubb.com

اک ہفتہ پلک جھپکتے ہی گزر گیا تھا آج سنڈے تھا اور آج مائرہ کے سسرال والوں نے اسے انگوٹھی پہنانے آنا تھا اسی سلسلے میں وہ سب کام میں جُتی ہوئی تھیں مریم

سنڈے کو انہیں ویسے ہی نہیں بخشتی تھی آج تو پھر مائرہ کے سسرال والوں نے آنا تھا

"مریم میں تھک گئی ہوں میری بس" آج مائرہ کی جگہ روش کو کام میں ہاتھ بٹانے کے لیے رکھا گیا تھا اور اسے سب سے آسان کام پورے گھر کی ڈسٹنگ کرنے کو کہا تھا ابھی اس نے بس رومز ہی صاف کیے تھے اور باہر برآمدے میں آکر کرسی پہ ڈھیر ہو گئی تھی جہاں ہر طرف گند پھیلا ہوا تھا

"اے چشماٹو ابھی تو سب سے آسان کام دیا ہے اور ابھی سے تمہاری بس ہو گئی ہے" حسبِ عادت منیہا نے اس کی چٹیا کھینچتے کہا تھا

"مریم اس منیہا کی بچی کو سمجھالو اک تو یہ مجھے چشماٹو نہ کہا کرے اور دوسرا میری چوٹی نہ کھینچا کرے یہ جیلس ہوتی ہے میرے بالوں سے اس کے بال اتنے لمبے گھنے جو نہیں ہیں" روش نے اپنی چوٹی پہ ہاتھ پھیرتے منیہا کی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ان سب بہنوں کی نسبت اس کے بال پتلے تھے اور ان کی لمبائی بھی کم تھی اور ان کی کیئر کے لیے جانے کیا کیا کرتی تھی مگر بالوں پہ فرق ہی نہیں پڑتا تھا

"ہاں تمہارے بال ہی رہ گئے ہیں جس سے میں جیلس ہونا ہے دنیا میں اور کچھ تو ہے نہیں جس سے میں جیلس ہوں "منیہا تنک کے بولی تھی

"چپ مجھے تم لوگوں کی آواز نہ آئے اب چپ چاپ کر کے اپنے اپنے کام کرو" مریم نے غصے سے کہا تو دونوں اٹھ گئی تھیں روش کمروں کے دروازے اور کھڑکیوں کی طرف بڑھی اور منیہا کچن کی طرف جہاں ہر شے کیبنٹ سے نکلی پڑی اس کا منہ چڑا رہی تھی

"ویسے مریم آپی آپ اتنی کھڑوس کیوں ہیں؟ بیچاریوں کو اتنی بری طرح سے ڈانٹا ہے کبھی کبھی تو آپ مجھے اپنی اماں سے بھی زیادہ کھڑوس لگتی ہیں" سارہ روم سے پردوں سمیت برآمد ہوتے بولی تھی وہ صبح سے ہی یہی ڈیرہ جمائے بیٹھی تھی

"میں کھڑوس بننے پہ مجبور ہوں یہ سب کام ماؤں کے ہوتے ہیں شاید اگر ہماری ماں زندہ ہوتیں تو میں بھی تم سب جیسی لاابالی ہوتی لیکن اب مجھے پتہ ہے میرے کندھوں پہ ذمہ داریاں ہیں جنہیں مجھے احسن طریقے سے نبھانا ہے تاکہ کوئی میرے باپ اور ہم بہنوں پہ کبھی انگلی نہ اٹھا سکے" مریم کی بات پہ سارہ اسے دیکھتی رہ گئی تھی اور پھر گہرا سانس بھرتے آگے بڑھ گئی تھی

ان کا پورا دن گھر کی صفائی میں گزر گیا تھا اس کے بعد پھر ان سب نے اپنے اپنے حلیے درست کیے اور ساتھ ہی منگنی کی مناسبت سے مائرہ کو بھی ہلکا پھلکا تیار کر دیا تھا حسین صاحب نے چھوٹی سی تقریب گھر میں ہی رکھی گئی تھی کھانا گھر پہ بنانے کی بجائے کیٹرنگ سروس والوں کی مدد لی تھی حسین صاحب نے وہ نہیں چاہتے تھے ان کی طرف سے کوئی بھی کمی رہ جائے ابھی تک لڑکے والے نہیں آئے تھے بس شکیل صاحب کی فیملی اور حسین صاحب کے دو چار رشتے دار ہی گھر میں موجود تھے

www.novelsclubb.com

انہوں نے ارسلان کے والدین کو بھی بلایا تھا مگر صرف اس کے والد صاحب آئے تھے والدہ نے طبعیت خرابی کا کہہ کے آنے سے معذرت کرلی تھی

تابش منیہا کو سوری کہنا چاہتا تھا جو اس کے ہاتھ آ کر ہی نہیں دے رہی تھی ابھی بھی وہ اس کی تلاش میں نظریں دوڑا رہا تھا کہ وہ اسے کچن کی طرف جاتی دیکھائی دی تھی تابش نے اچھی طرح اطمینان کیا کہ کوئی اس کی طرف متوجہ تو نہیں سب کو اپنی باتوں میں مصروف دیکھ کے وہ کچن کی طرف بڑھا تھا

وہ کچن میں داخل ہوا تو منیہا فریج میں سر دیے کھڑی تھی تابش نے گلا صاف کرتے اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا منیہا نے چونک کے نظریں گھمائیں تو تابش کو دیکھ کے اس کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے فریج کا دروازہ بند کر کے اس نے باہر جانے کے لیے قدم آگے بڑھائے تھے

"منیہا اک منٹ میری بات سنیں پلیز" اس کا ارادہ بھانپتے تابش تیزی سے بولا تو منیہا کو ناچاہتے ہوئے بھی رکنا پڑا تھا

www.novelsclubb.com

"ایم سوری میری وجہ سے آپ کو ڈانٹ پڑ گئی میں شرمندہ ہوں اپنی حرکت پہ"

تابش کی غیر متوقع بات پہ وہ حیران رہ گئی تھی اسے تابش سے ہر بات کی امید تھی سوائے اس سوری کے اس نے آنکھیں بڑی بڑی کر کے تابش کو دیکھا تھا کہ وہ ہی ہے یا کوئی اور ہے

" کہی کوئی چوٹ ووٹ تو نہیں لگ گئی کیوں بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں آپ مسٹر تابش "منیہا نے مشکوک لہجے میں کہا تھا

"مجھے واقعی ہی شرمندگی ہو رہی ہے ہمارے اختلاف اک جگہ لیکن میں نے یہ بلکل نہیں چاہا تھا کہ آپ کو ڈانٹ پڑ جائے "تابش کی باتوں پہ منیہا نے بغور اسے دیکھا تھا کہی کوئی ڈرامہ تو نہیں کر رہا مگر اس کے چہرے پہ چھائی سنجیدگی بتا رہی تھی کہ وہ سچ میں شرمندہ ہے

www.novelsclubb.com

"اٹس اوکے اس دن میری بھی غلطی تھی آپ اتنے برے طریقے سے پھسل کے گرے تھے زیادہ چوٹ بھی لگ سکتی تھی اس لیے میری طرف سے بھی سوری"

اس کو معذرت کرتے دیکھ کر منیہا شرمندہ ہوئی تھی اس لیے لگے ہاتھوں اس نے بھی معذرت کرلی تھی اس دفعہ حیرت کا جھٹکا تابش کو لگا تھا مگر اپنی حیرت پہ قابو پاتے وہ مسکرایا تھا

"ناؤ فرینڈز ؟" تابش نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کرتے مکہ بنا کے اس کے سامنے کرتے پوچھا تھا

"فرینڈز" منیہا نے بھی مٹھی بند کرتے ہلکے سے اس کے ہاتھ سے ہاتھ ٹکرایا اور تیزی سے پیچھے کرتی مسکرا کے بولی تھی پھر منیہا مسکراتے ہوئے باہر چلی گئی تھی اس کے جانے کے تھوڑی دیر بعد تابش بھی کچن سے نکل آیا تھا

روحان کی نظریں بار بار بھٹک کے مریم پہ جا رہی تھیں جو آج اپنے معمول کے حلیے سے ہٹ کے ہلکا پھلکا تیار ہوئی بہت پیاری لگ رہی تھی اور ادھر اُدھر نظریں دوڑاتے تیاری پہ بھی اک نظر ڈال رہی تھی کہ کہیں کوئی کمی بیشی تو نہیں ہے اور روحان کے لیے ہمیشہ کی طرح نو لفٹ کا بورڈ لگا ہوا تھا

www.novelsclubb.com

دوسری طرف زینیہ بھی اپنے اس دن کے رویے پہ شرمندہ تھی اس لیے رامش سے معافی مانگنا چاہتی تھی جو سامنے ہی صوفے پہ بیٹھا موبائل یوز کر رہا تھا مگر وہ سب کے سامنے اسے مخاطب بھی نہیں کر سکتی تھی

"چلو کوئی نہیں رامش بھائی کون سا کہیں بھاگنے لگے ہیں بعد میں سوری کر لوں گی" اک نظر رامش کو دیکھتے وہ بڑبڑائی اور پھر گہرا سانس بھرتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی

مغرب کے بعد لڑکے والے آ گئے تھے ان کے ساتھ لڑکا یعنی عادل آفندی خود بھی آیا تھا وہ چاہتا تھا وہ اپنی محبت کو خود اپنے نام کی انگوٹھی پہنا کے اسے اپنے نام کرے اسے دیکھنے کے بعد ان سب نے مائرہ کی ناک میں دم کیا ہوا تھا وہ اب پچھتا رہی تھی کہ اس نے انہیں اصل بات بتائی ہی کیوں

www.novelsclubb.com

پھر تھوڑی دیر بعد مائرہ کو باہر لا کے عادل آفندی کے برابر میں بیٹھایا گیا تھا اسے اپنے پہلو میں اس کی موجودگی کی وجہ سے عادل خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کر رہا تھا

"دیکھ لیں مسز ٹوبی میں ٹائم پاس نہیں کر رہا تھا بلکہ آپ سے سچا پیار کرتا تھا اور اللہ کے فضل و کرم سے آج میں آپ کے پہلو میں پورے حق سے بیٹھا ہوں" عادل ہلکا سا اس کی طرف جھکتے سرگوشی میں بولا تھا مائرہ نے چونک کے اس کی طرف دیکھا تھا اور اس کی آنکھوں میں ٹھاٹھے مارتا محبت اور احترام کا سمندر دیکھتے وہ جلدی سے نظریں جھکا گئی تھی اس کی اس حرکت نے عادل کے چہرے پہ مسکراہٹ کے پھول کھلا دیے تھے

www.novelsclubb.com

پھر کچھ ہی دیر میں عادل نے مائرہ کو سرشاری سے اپنے نام کی انگوٹھی پہنائی تھی اور اسے اپنی انگلی میں انگوٹھی پہناتے دیکھ کر اس کا روم روم اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا رسم کے بعد ہر طرف مبارک سلامت کا شور اٹھا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حسین صاحب نے نم آنکھوں سے مائرہ کی پیشانی چومی تھی آج سے ان کی یہ بیٹی ان کے گھر کسی اور کی امانت بن گئی تھی اپنے جگر گوشے کو خود سے جدا کرنے کا سوچ کے ہی ان کے دل کو کچھ ہوا تھا

مگر وہ جلد ہی خود کو سنبھالتے پیچھے ہٹے تھے کیونکہ جانتے تھے ان کی نم آنکھیں دیکھ کر وہ سب بھی رونے لگ جائیں گی اور وہ خوشی کے موقع پہ ایسا بلکل نہیں چاہتے تھے

رسم کے فوراً بعد سب مہمانوں کو صحن میں لایا گیا تھا جہاں مہمانوں کے حساب سے تین چار ٹیبل لگا کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا کھانے کے سارے انتظامات روحان اور ارسلان ہی دیکھ رہے تھے کیونکہ ان دونوں نے مائرہ کو بہن کہنا تھا اور اب جتنے بھائی کے فرائض تھے وہی نبھا رہے تھے

www.novelsclubb.com

کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر بعد سب مہمان لڑکے والوں سمیت اپنے اپنے گھر چلے گئے تھے کیٹرنگ والوں کو بھی فارغ کرنے کے بعد اب صرف شکیل صاحب کی فیملی رہ گئی تھی اور نگہت بیگم تو ویسے ہی اوپر رہتی تھیں

"اللہ کا شکر ہے سب اچھے سے ہو گیا" حسین صاحب، شکیل صاحب ان کی بیگم اور نگہت بیگم بر آمدے میں موجود کرسیوں پہ بیٹھے تھے تابش رامش اور روحان اوپر چلے گئے تھے جبکہ وہ سب بہنیں اپنے روم میں تھیں

"ہاں بلکل اللہ کا شکر ہے" شکیل صاحب نے بھی حسین صاحب کی ہاں میں ہاں ملائی تھی

"حسین مجھے تم سے اک ضروری بات کرنی ہے" تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد شکیل صاحب نے کہا تو حسین صاحب نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا تھا

"تم جانتے ہو تمہاری بیٹیاں مجھے بلکل اپنی اولاد کی طرح عزیز ہیں اور ان کے بچپن میں ہی میں نے سوچ لیا تھا کہ دو تو میری ہی بہو بنیں گی پہلے مناسب وقت نہیں تھا

یہ بات کرنے کا مگر اب مجھے لگتا ہے وقت آگیا ہے تم سے اپنی بیٹیاں مانگنے گا"

شکیل صاحب کی کہی باتوں پہ حسین صاحب کو حیرانی کے ساتھ خوشی اور اطمینان کا احساس ہوا تھا مگر وہ بولے کچھ نہیں تھے

"میں تم سے رامش کے لیے زینیہ اور تابش کے لیے منیہا کا ہاتھ مانگتا ہوں" شکیل صاحب کی بات پہ حسین صاحب کے چہرے پہ اک پل کو سایہ سا لہرایا تھا جو نگہت بیگم سے پوشیدہ نہیں رہ سکا تھا اور انہیں لگا تھا اب انہیں مزید دیر نہیں کرنی چاہیے

حسین صاحب کو یہی تھا کہ شکیل صاحب رامش کے لیے مریم کا ہاتھ مانگیں گے مگر اک دفعہ پھر انہیں مایوسی کا سامنا ہوا تھا وہ مریم سے پہلے مائرہ کے رشتے پہ لوگوں کی ڈھکے چھپے لفظوں میں کہی باتیں سن چکے تھے اور شاید اک دفعہ پھر سننا پڑیں گی انہیں یہ سوچ کے ان کا رنگ پھیکا پڑا تھا

"بھائی صاحب اس سے پہلے کہ آپ شکیل بھائی کو جواب دیں میری عرضی بھی سن لیں ان چند دنوں میں مجھے مریم اپنی بیٹیوں کی طرح عزیز ہوگئی ہے کل مہینہ پورا

www.novelsclubb.com

ہو جانا ہے ہمارے گھر کا کام بھی ختم ہو گیا ہے ہم نے یہاں سے چلے جانا ہے میں چاہتی ہوں میں جاتے ہوئے آپ کی بیٹی کو بھی ساتھ لے جاؤں روحان کی دلہن بنا کے کیونکہ اب اس کے بغیر تو میرا گزارا نہیں ہے" اس سے پہلے کے حسین صاحب شکیل صاحب کو کوئی جواب دیتے نگہت بیگم کی بات نے ان پہ حیرت بھرا سکتہ طاری کر دیا تھا اور وہ بے یقینی سے انہیں دیکھے گئے تھے

"حسین اب بس نکل آؤ صدمے سے نگہت بہن نے اپنی مریم کا ہاتھ مانگا ہے دیکھو اللہ کو تمہارا بیٹیوں کو بوجھ نہ سمجھنا ان کی اچھی پرورش کرنا یہ سب اتنا پسند آیا ہے کہ اس نے اک ہی دن میں کیسے چار چار بیٹیوں کا اک ساتھ نصیب کھول دیا ہے" حسین صاحب کو ہنوز حیرت میں دیکھ کر شکیل صاحب نے ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کہوں میں اپنے رب کی اس کرم نوازی کا شکر کیسے ادا کروں" بولتے بولتے حسین صاحب کی آواز رندھ گئی تھی

"حوصلہ کرو حسین یہ خوشی پہ موقع پہ تم رو کیوں رہے ہو" شکیل صاحب نے انہیں باقاعدہ آنکھیں دیکھائی تھیں

"یہ تو خوشی کے آنسو ہیں میں نے کبھی اپنی بیٹیوں کو بوجھ نہیں سمجھا کبھی یہ نہیں کہا میری مریم کی عمر نکلتی جا رہی ہے مجھے اس کے رشتے بارے میں سوچنا چاہیے مگر مریم کے پڑھائی کو خیر آباد کہنے سے لا کر آج تک میں لوگوں نے ڈھکے چھپے لفظوں میں جو جو باتیں بنائی انہوں نے میرا دل چھلنی کر دیا پھر اب مائرہ کا رشتہ مریم سے پہلے ہونے پہ بھی جتنے منہ اتنی باتیں ہوئیں" ان کے آنسو تسلسل سے بہہ رہے تھے اور وہ سب خاموشی سے انہیں سن رہے تھے

"ہمارا معاشرہ اتنا دوغلہ کیوں ہے؟ ہر نماز کے بعد دعا میں اللہ سے اس کی رحمت مانگتے ہیں اور جب وہ بیٹیوں کی صورت میں اپنی رحمت سے نوازتا ہے تو لوگ منہ

کیوں بنا لیتے ہیں جس کی زیادہ بیٹیاں ہوں اسے ترحم بھری نظروں سے کیوں دیکھتے ہیں کیوں ان کے نصیب سے ڈرتے ہیں جب ان کا نصیب لکھنے والی ذات خدا کی ہے" وہ کچھ دیر کے لیے رکے تھے ان کی باتیں سن کے شکیل صاحب، ان کی بیگم اور نگہت بیگم کی آنکھیں بھی بھیگ گئی تھیں

"لوگ اپنے لفظوں کو منہ سے نکالتے ہوئے یہ کیوں نہیں سوچتے ان کے یہ الفاظ سننے والوں کے دل پہ کیا حشر برپا کر رہے ہیں کبھی ہم نے سوچا ہے ان بیٹیوں کے دلوں پہ کیا گزرتی ہو گی جب ہم ان کے سامنے بیٹے مانگتے ہیں انہیں اپنا آپ کتنا ارزاں لگتا ہوں ان کا دل بھی کرلاتا ہو گا

لوگوں کی باتوں نے مجھے ڈپریشن کا مریض بنا دیا اک وقت ایسا بھی آیا کہ وحشتوں کے سمندر میں ڈوب گیا تھا مگر مجھے اس میں سے نکال کے لانے والی میری بیٹیاں ہیں اگر میں تم لوگوں کے درمیان بیٹھا ہوں تو اس کی وجہ میری بیٹیاں ہیں جنھوں نے دن اک رات کر دیا تھا میری دیکھ بھال میں ہر وقت مجھے مصروف رکھنے کے

www.novelsclubb.com

بہانے ڈھونڈتی تھیں کہ میں کہیں فارغ بیٹھ کے کسی فضول سوچ میں نہ ڈوب جاؤں شاید اگر میرے بیٹے ہوتے تو وہ بھی میرا اتنا خیال نہ رکھتے جتنا میری بیٹیوں نے رکھا ہے مجھے فخر ہے کہ میں بیٹیوں کا باپ ہوں اللہ کی رحمتوں سے بھرا پڑا ہے میرا گھر "ان کے لہجے میں ان سب بہنوں کے لیے محبت ہی محبت تھی

"بہن جی میری مریم میری سب بیٹیوں میں سب سے زیادہ صابر بیٹی ماں کی وفات کے بعد ساری ذمہ داریاں اس کے کندھوں پہ آگئی تھیں اس کا بچپن بھی اس کی ذمہ داریوں کے نظر ہو گیا حتیٰ کہ میرے حصے کی بھی کئی ذمہ داریاں میری بچی نے نبھائی ہیں اس کی آنکھ میں اک آنسو بھی آتا ہے تو مجھے لگتا ہے میرا دل پھٹ جائے گا میری آپ سے التجا ہے اگر کبھی میری بچی سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے ماں بن کے معاف کر دیجیے گا" حسین صاحب نے روتے ہوئے نگہت بیگم کے آگے ہاتھ جوڑ دیے تھے

www.novelsclubb.com

"ارے ارے بھائی صاحب یہ کیا کر رہے ہیں؟ایسا کر کے مجھے شرمندہ مت کریں میری شروع سے ہی بیٹی کی خواہش تھی مگر اللہ نے مجھے روحان کے بعد مزید اولاد سے نہیں نوازا اس طرح میری بھی کی خواہش خواہش ہی رہ گئی پڑوس میں شکیل بھائی سے اچھے تعلقات تھے ان کے بھی بس دو بیٹے تھے کوئی بیٹی نہیں تھی جس سے پیار جتا لیتی مگر یہاں آ کر میری بیٹی کی خواہش پوری ہو گی اک ساتھ سات سات بیٹیاں مل گئی ماشاءاللہ سب ہی بہت سلجھی ہوئی اور پیاری ہیں مگر مریم کی اک الگ ہی جگہ بن گئی ہے میرے دل میں اس لیے تو اسے ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتی ہوں اور آپ اس کی طرف سے بے فکر رہے ہیں میں ایسے اپنی ہمیشہ بیٹی کی طرح رکھو گی اور مائیں تو اپنے بچوں کی بڑی سے بڑی خطا بھی معاف کر دیتی ہیں" نگہت بیگم نے ان کے ہاتھ نیچے کرتے انہیں مطمئن کرنے کے لیے لمبی وضاحت دی تھی جسے سن کے ان کے دل کو واقعی ہی اطمینان ہوا تھا

www.novelsclubb.com

"ارے بھئی حسین نگہت بہن کو تو تم نے جواب دے ہی دیا باتوں میں لیکن ہم بیچارے ابھی وہی لٹکے ہیں جنہوں نے پہلے بات کی تھی" شکیل صاحب نے ماحول پہ چھائی اداسی دور کرنے کے لیے بات کو مزاح کا رنگ دیا تھا

"بھئی تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں منع کر سکتا ہوں اس صورت میں کہ تم تو بچپن سے ہی ان پہ قبضہ جما کے بیٹھے ہو" حسین صاحب نے بھی اپنی آنکھیں صاف کرتے انہی کی ٹون میں جواب دیا تھا

"تم منع کر کے دیکھو تو سہی" شکیل صاحب کے آنکھیں دیکھانے پہ سب مسکرا دیے تھے

"رامش اور زینیہ دونوں کے ہی مزاج ماشاءاللہ ایک جیسے ہیں مگر منیہا اور تابش،،،" حسین صاحب نے جھجھکتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی تھی

"ارے بھائی صاحب ابھی بچے ہیں اور شرارتی بھی ہیں اس لیے آپس میں ان کی نوک جھونک چلتی رہتی ہے ان شاءاللہ وقت کے ساتھ ساتھ ٹھیک ہو جائیں گے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ بے فکر رہیں" چچی نے انہیں تسلی دی تھی رامش کی پسندیدگی کے بارے میں تو وہ پہلے ہی جانتی تھیں اور منیہا اور تابش کی لڑائیوں کے باوجود بھی انہیں یہ ہی لگا تھا کہ وہ میڈ فار ایچ ادر ہیں شکیل صاحب کے سامنے انہوں نے ہی زینیہ اور منیہا کا نام رکھا تھا

"تو پھر ہم تینوں رشتوں کے لیے ہاں سمجھیں؟" شکیل صاحب نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا تھا

"تھوڑی دیر صبر کرو ابھی آکے بتاتا ہوں" حسین صاحب نے کرسی سے اٹھتے کہا ان کا رخ اپنی بیٹیوں کے کمرے کی طرف تھا

"ارے ابا آپ" وہ سب مائرہ کو تنگ کرنے میں مصروف تھیں جب حسین صاحب اندر داخل ہوئے وہ سب انہیں دیکھتے سیدھی ہوئی تھیں

"ہاں بس اک بات کرنی تھی" حسین صاحب نے بیڈ پہ بیٹھتے سنجیدگی سے کہا تھا

"کیا بات ہے ابا خیریت تو ہے؟"ان کی سنجیدگی کو دیکھتے مریم نے فوراً تشویش سے پوچھا تھا

"ہاں خیریت ہے وہ بس نگہت بہن نے روحان کے لیے تمہارا ہاتھ مانگا ہے اور شکیل نے رامش کے لیے زینیہ کا اور تابش کے لیے منیہا کا میں نے ہر کام میں تم لوگوں سے مشورہ کیا ہے اس لیے سوچا ابھی بھی کر لوں اور پھر انہیں جواب دوں" حسین صاحب کی غیر متوقع بات پہ وہ سب اپنی اپنی جگہ سے اچھلی تھیں

"ارے واہ ابا روحان بھیا کے لیے تو جھٹ پٹ ہاں کر دیں اتنے اچھے ہیں وہ"روش اپنی جگہ سے اٹھ کے جوش سے بولتی حسین صاحب کے پاس بیڈ پہ بیٹھی تھی مگر یہ جوش مریم کی گھوری پہ ڈھنڈا پڑ گیا تھا

"تم نے بتایا نہیں کچھ مریم"مریم کو چپ دیکھ کر حسین صاحب نے اسے دیکھا تھا

"میں کیا کہوں جو آپ کو بہتر لگے"مائرہ کی دفعہ تو بڑی بہن ہونے کے ناطے وہ بول گئی تھی اب اپنی دفعہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا بولے اس کے جواب کے بعد انہوں نے

www.novelsclubb.com

منیہا اور زینیہ کی طرف دیکھا تھا انہوں نے بھی مریم والا ہی جواب دیا تھا حسین خوشی سے ان کے ماتھے چوم کے باہر چلے گئے تھے

پیچھے وہ تینوں حیران اور پریشان بیٹھی تھیں اس اچانک کا یا پلٹ پہ منیہا دل ہی دل میں تابش کو صلواتیں سنا رہی تھی کہ اس لیے اس نے اسے دوست بنایا تھا

"بھئی میں تو اپنی بیٹیوں سے پوچھ آیا ہوں انہیں کوئی اعتراض نہیں تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں تم لوگ اپنے بیٹوں سے پوچھ لو" حسین صاحب باہر آتے سرشاری سے بولے تھے ان کی بیٹیوں نے آج بھی ان کا مان بڑھایا تھا

"اس میں کیا بات ہے ابھی پوچھ لیتے ہیں روحان، رامش، تابش نیچے آؤ زرا" شکیل صاحب نے انہیں جواب دے کر سیڑھیوں کی طرف منہ کرتے اونچی آواز میں بولے تھے تھوڑی دیر بعد ہی وہ تینوں نیچے آ گئے تھے

"بھئی ہم نے تم لوگوں کے لیے اک فیصلہ لیا ہے یہ روحان کے لیے مریم کو مانگا ہے، رامش کے لیے زینیہ کو اور تابش کے لیے منیہا کو تم لوگوں کو کوئی اعتراض تو

www.novelsclubb.com

نہیں ہے ؟" شکیل صاحب نے تینوں کو دیکھتے پوچھا تھا اپنی مراد بھر آنے پہ روحان اور رامش کی تو باچھیں کھل گئی تھیں اور تابش صاحب کو حیرانی کا جھٹکا لگا تھا وہ مانتا اس کے دل کی دنیا بدل رہی تھی منیہا کو لے کر مگر وہ اس کے بارے میں نجانے کیا سوچ رکھتی تھی

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے" اپنی اندرونی خوشی کو چھپاتے دونوں نے سنجید گی سے سعادت مندی کا مظاہرہ کیا تھا یہ الگ بات تھی کہ دونوں کے سو والٹ کے روشن چہرے ان کی اندرونی کیفیت کے غماز تھے

"اور صاحبزادے آپ کو لگتا ہے کوئی اعتراض ہے؟" تابش کو چپ دیکھتے شکیل صاحب نے ہلکے پھلکے انداز میں پوچھا تھا لیکن اندر کہی وہ ڈر چکے تھے کہ کہیں وہ نہ ہی نا کہہ دے

"نہیں مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے" اس نے تمام سوچوں کو جھٹکتے جواب دیا تھا جس پہ شکیل صاحب نے اطمینان بھری سانس خارج کی تھی اور سب نے اک

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسرے کو مبارکباد دی تھی جن کے رشتے ہوئے وہ ابھی تک یقین اور بے یقینی کے درمیان ڈول رہے تھے سب کچھ اتنی جلدی ہو گیا انہیں اس بات کا یقین نہیں آ رہا تھا

"اماں آپ نے اچھا نہیں کیا مائرہ آپی کی منگنی پہ نا جا کر" ان کی منگنی پہ غیر موجودگی کو دیکھ کر ارسلان کو غصہ تو بہت آیا تھا مگر ضبط کر گیا تھا اور اب گھر آتے اس نے ان سے پہلے یہی سوال کیا تھا

"میرے بغیر کون سا منگنی ہوئی نہیں؟ ہو گئی نا اب گھڑے مردے مت اکھاڑو" انہوں نے سر جھٹکتے کہا تھا

"پھر بھی اماں آپ نے اچھا نہیں کیا جانا چاہیے تھا آپ کو جانتی ہیں کتنی دفعہ ان سب نے آپ کے بارے میں پوچھا اور مجھے آپ کی طبیعت کا جھوٹ بولتے کتنی شرمندگی ہوئی تھی" اب کی دفعہ سارہ نے بھی شکوہ کیا تھا

www.novelsclubb.com

"میرے جگہ تم جو گئی ہوئی تھی وہ بھی صبح سے "انہوں نے اس کے صبح سے وہی ہونے پہ طنز کیا تھا

"ہاں تو اس کے بھائی کا ہونے والا سسرال ہے کیا ہے اگر صبح سے گئی ہوئی تھی"

ارسلان کی اطمینان بھری آواز پہ ان سب نے چونک کے اسے دیکھا تھا اس نے ٹھان لیا تھا آج آر یا پار کر کے رہے گا اور اس کی اماں کو اس کی بات ماننی ہی ہو گی

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا؟"انہوں نے کڑے تیوروں سے اس سے پوچھا تھا

"وہی جو آپ سمجھ رہی ہیں میں شادی اپنے پڑوس میں ہی کروں گا اور آپ کچھ دن تک نویرہ کے لیے میرا رشتہ لے کر حسین چچا کے پاس جائیں گی"اس کے دوٹوک کہنے پہ ان پہ کچھ دیر کے لیے سکتہ طاری ہو گیا تھا

"کر دیا نا انہوں نے کوئی جادو ٹونا تم پہ میں بھی کہوں میرا بچہ بھاگ بھاگ کے ان کے گھر کیوں جاتا ہے دیکھنا ابھی میں ان کا گھر پورا کر کے آتی ہوں انہوں نے سوچ

www.novelsclubb.com

بھی کیسے لیا میں اپنا ہیرے جیسے بیٹا ان کے حوالے کر دوں گی" وہ شعلے اگلتے تیر کی تیزی سے اٹھیں اور گیٹ کی طرف بڑھی تھیں ان کے پیچھے سارہ اور ضبط کی انتہاؤں پہ پہنچا ارسلان بھی بھاگے تھے

"اماں میں کہہ رہا ہوں رک جائیں" اس نے انہیں آواز لگائی تھی مگر وہ ان سنی کرتے گیٹ کراس کر گئی تھیں اور بریک حسین صاحب کے گھر جا کر لگائی تھی جہاں شکیل صاحب اپنے بیگم اور بچوں کے ساتھ بس نکلنے لگے تھے روحان اور نگہت بیگم بھی انہیں الوداع کہنے کے لیے وہی کھڑے تھے انہیں اتنے غصے میں آتا دیکھ کر ان سب کو حیرانی ہوئی تھی

"ارے بہن جی آپ اتنی رات کو یہاں؟ آپ کی تو طبعیت خراب تھی اب کیسی ہیں آپ؟" حسین صاحب نے انہیں دیکھتے اک سانس میں ہی سارے سوال کر ڈالے تھے

www.novelsclubb.com

"وہ چچا بس اماں مبارکباد دینے آئی تھیں منگنی پہ جو نہیں آ سکیں اس لیے نا اماں ؟" ارسلان نے اماں کے برابر کھڑے ہوتے کہا تھا اور ساتھ ہی آنکھوں ہی آنکھوں میں انہیں ان کے ارادے سے باز رہنے کا اشارہ کیا تھا

"میں یہاں کوئی مبارکباد دینے نہیں آئی بس خبر دار کرنے آئی ہوں اپنی بیٹیوں کو لگا میں ڈالو خوامخواہ میرے بیٹے پہ ڈورے ڈال رہی ہے" انہوں نے ہاتھ نچاتے کہا تھا

"اماں" ارسلان دبا دبا چیخا تھا جبکہ حسین صاحب کے ماتھے پہ بل پڑے تھے اور شور کی آواز سن کے وہ سب بھی باہر آئی ہوئی تھیں ارسلان کی اماں کی بات پہ مریم نے جن نظروں سے نویرہ کو دیکھا تھا اس کا دل کیا چلو بھر پانی میں ڈوب مرے

"بہن جی آپ ہوش میں تو ہیں آپ کو پتہ ہے آپ کیا کہہ رہی ہیں ؟" حسین نے سخت لہجے میں سوال کیا تھا رامش، تابش، شکیل چچا، چچی، نگہت بیگم اور روحان سب انہیں ناگواری بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ٹھیک کہہ رہی ہوں میرا بیٹا کہہ رہا ہے میں آپ کی اس نویرہ کے لیے رشتہ لے کر آپ کے گھر آؤں یقیناً یہاں سے شہہ ملی ہے تو اس کے حوصلے اس قدر بلند ہوئے ہیں نا" انہوں نے نویرہ کو کینہ توز نظروں سے گھورتے کہا تھا اور بس یہی تک تھی نویرہ کی برداشت اس کی آنکھ سے اک آنسو لڑھکا تھا

"بہن جی، اماں" ان کی بات سن کے حسین صاحب اور ارسلان بیک وقت بولے تھے دونوں اس وقت ضبط کی انتہائی حدوں کو چھو رہے تھے

"آپ لوگ یوں چیخ کے سچ کو دبا نہیں سکتے" اماں پہ تو ان کے سختی سے پکارنے کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا تھا ارسلان نے بے بسی سے اک نظر انہیں دیکھا اور خود کو اپنی جلد بازی پہ کوسا تھا تبھی اس کی نظر نویرہ پہ پڑی تھی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اور آنسو تواتر کے ساتھ بہہ رہے تھے اور ان آنکھوں میں اپنے لیے بدگمانی دیکھ کر وہ تڑپ اٹھا تھا

www.novelsclubb.com

"سچ یا جھوٹ کا مجھے نہیں پتہ میں اپنی بیٹیوں کو اچھی طرح جانتا ہوں وہ کیا ہیں کیا نہیں مجھے ان کا کریکٹر سرٹیفکیٹ کسی اور سے نہیں چاہیے" حسین صاحب کے ماتھے کی رگ پھولی تھی اور ہاتھوں کی مٹھیاں سختی سے بند تھیں جو ان کے ضبط کی گواہ تھیں

"خدا کا واسطہ ہے آپ کو اماں بس کر دیں اور چلیں یہاں سے" انہیں کچھ بولنے کے لیے منہ کھولتا دیکھ کر ارسلان نے بے بسی سے باقاعدہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے تھے

"کیوں چلوں آج اچھی طرح میں انہیں سبق سیکھا کے جاؤں گی تاکہ یہ آئندہ تمہاری طرف آنکھ اٹھا کے بھی نہ دیکھ سکیں" انہوں نے اک قہر بھری نظر ان پہ ڈالی تھی

www.novelsclubb.com

"آج آپ مجھے بتا ہی دیں آپ کو مسئلہ کیا ہے ان کے ساتھ ؟ کیوں آپ میری شادی نویرہ سے نہیں ہونے دیں گی" ارسلان بھی طیش میں آ گیا تھا اور اس غصے میں وہ یہ تک بھول گیا تھا کہ وہ کہاں کھڑا ہے

"مجھے مسئلہ یہ ہے کہ ان کی ہی وجہ سے تُو جیل جاتے جاتے بچا تھا اس مریم کے لیے تُو نے اس لڑکے کا سر پھاڑا تھا اور اک لمحے کو ہمارے بارے میں نہیں سوچا تھا کہ اگر تُو جیل چلا جاتا تو ہمارا کیا ہوتا" انہوں نے مریم کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا

"اماں اگر مریم آپی کی جگہ سارہ ہوتی آپ تب بھی یہی کہتیں ؟" ارسلان نے بے یقینی سے انہیں دیکھتے پوچھا تھا اس کے تو وہم و گمان میں نہیں تھا کہ اماں اتنی پرانی بات کے لیے ان سے بیر پال کے بیٹھی ہوئی ہیں

"اللہ کرے میری سارہ کے ساتھ کچھ ایسا ہو تا شرم کر کچھ بہن ہے وہ تیری" اماں نے دہل کے اسے گھورا تھا

www.novelsclubb.com

"بھئی یہ اچھادوغلاپن ہے بھئی اپنی اولاد پہ بات ائے تو اللہ نہ کرے اور دوسروں کی اولاد پہ چاہے آپ بالٹیاں بھر بھر کے کیچڑ کی اچھالیں کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے"

وہ استہزائیہ ہنسا تھا

"آپ کا مسئلہ تو پتہ چل گیا جو آپ کو ان سب بہنوں کے ساتھ ہے اب لگے ہاتھوں یہ بھی بتادیں کہ میرے اور نویرہ کے رشتے میں کونسا کیڑا نظر آتا ہے آپ کو" اس وقت وہ دونوں اپنی بحث میں الجھے باقی سب کو بھولے ہوئے تھے جو حیران و پریشان دونوں ماں بیٹے کو ٹکر ٹکر دیکھ رہے تھے

"مسئلہ یہ ہے کہ اس کی ماں بھی اپنی ماں کی اکلوتی بیٹی تھی کوئی بھائی نہیں تھا اس کا اب یہ سات بہنیں ہیں ان کا بھی کوئی بھائی نہیں ہے اور مجھے یقین ہے یہ سب بہنیں جیسے ماموں اور بھائی کی نعمت سے محروم ہیں ویسے بیٹے سے بھی محروم رہے گی میں کسی بھی قیمت پہ ایسی لڑکی سے اپنے بیٹے کی شادی نہیں کروں گی جو میرے

www.novelsclubb.com

بیٹے کی نسل آگے نہ بڑھا سکے" ان کی جہالت سے بھرپور باتیں سن کے ہر کوئی اپنی جگہ سُن ہو گیا تھا

"اماں" سارہ کے لبوں سے مرے مرے انداز میں یہ لفظ نکل تھا ارسلان اور باقی سب ابھی تک بے یقینی سے انہیں دیکھ رہے تھے

"پھر تو آپ کی بیٹی ہے اور بیٹا بھی صرف ایک ہی ہے اگر کل کلاں کو اسے کچھ ہو گیا پھر کیسے چلائیں گی اپنے اکلوتے بیٹے کی نسل؟ یا کل کو آپ کی بیٹی کی بھی بس بیٹیاں ہوں اور اس کا شوہر بھی اسے ہاتھ پکڑ کے آپ کے گھر چھوڑ گیا کہ یہ مجھے بیٹا نہیں دے سکی پھر کیا کریں گی؟" اس کے اتنے سفاکی سے کہنے پہ اماں کا ہاتھ پوری قوت سے اس کے چہرے پہ پڑا تھا اور باقی سب پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے جو تھپڑ کھانے کے بعد بھی سرخ آنکھوں کو اپنی ماں پہ ہی ٹکائے ہوئے تھا

www.novelsclubb.com

"ہوا نہ درد جب بات اپنی اولاد پہ آئی جن کے بارے میں کب سے آپ اناب شناب بول رہی ہیں انہیں بھی ایسے ہی درد ہو رہا ہے ان کے باپ کو بھی ایسے ہی سینہ چھلنی ہو رہا ہے جیسے آپ کا ہو رہا ہے لوگ خود کو پڑھا لکھا اور جدید دور کا انسان کہتے ہیں مگر ان کی سوچ وہی زمانہ جاہلیت والی ہے جب بیٹی کو پیدا ہوتے ہی زندہ در گور کر دیا کرتے تھے بلکہ وہ بہت اچھا کرتے تھے پیدا ہوتے ہی بیٹی کو مار دیتے تھے یوں پل پل لوگوں کی باتوں سے مرنے سے بہتر تھا کہ وہ اک بار ہی مر جاتی تھیں" ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ارسلان بول رہا تھا جواب بلکل ساکت ہو چکی تھیں

"یہ تو خدا کے فیصلے ہوتے ہیں کہ اس نے کسے بیٹے سے نوازنا ہے کسی بیٹی سے، کسے دونوں سے یا کسے نوازنا ہی نہیں ہے لیکن ہم انسان خود خدا بن بیٹھتے ہیں جس کی زیادہ بیٹیوں ہوں اس سے ہمدردی اور افسوس کا اظہار کر کر کے اسے اس بات کو سوچنے پہ مجبور کر دیتے ہیں کہ بیٹیاں اچھی نہیں ہوتیں اور جس کی اولاد نہیں ہوتی

www.novelsclubb.com

اس عورت کی زندگی اجیرن کر دی جاتی ہے یہ جاننے کے باوجود کے اولاد تو مرد کے نصیب سے ہوتی ہے "اس کی باتوں پہ ان سب بہنوں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے ہر وہ لمحہ ان کی آنکھوں کے سامنے سے گزرا تھا جس میں ہر کوئی حسین صاحب سے ہمدردی کا اظہار کر رہا تھا کہ ان کی بس بیٹیاں ہی بیٹیاں ہیں

"اور پتہ ہے یہ سب اک عورت ہی کرتی ہے اس معاشرے میں اک عورت ہی دوسری عورت کا جینا حرام کرتی ہے کبھی ساس کے روپ میں، کبھی بہو کے روپ میں، کبھی بھابھی کے روپ میں، کبھی نند کے روپ میں، کبھی جھٹانی کے روپ میں تو کبھی دیوارانی کے روپ میں ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ مرد خود ایسی باتوں کے طعنے عورت کو دے اگر ان کیس دیتا بھی ہے تو اس کے پیچھے بھی عورتوں کا ہی ہاتھ ہوتا ہے "وہ بولتے بولتے ہانپ گیا تھا اور رک کر آنکھیں بند کر کے لمبے لمبے سانس لینے لگا تھا

www.novelsclubb.com

"آپ نے آج مجھے کسی سے نظریں ملانے کے قابل نہیں میں کیسے نظریں ملاؤں گا اس لڑکی سے جس سے میں محبت کا دعویدار تھا مگر سرِعام اس پہ انگلی اٹھائی گئی میری وجہ سے میں کیسے نظریں ملاؤں گا اپنی بہنوں سے جنہیں اتنی باتیں سننی پڑی میری وجہ سے، میں کیسے نظریں ملاؤں گا حسین چچا سے جن کی پرورش پہ انگلی اٹھائی گی میری وجہ سے اور اپنی بہن سارہ سے کیسے نظریں ملاؤں گا جس کے بارے میں میں نجانے کیا کیا بول گیا بس آپ کو آئینہ دکھانے کے لیے" وہ تھکے تھکے لہجے میں بول رہا تھا اس کی بات سن کے نویرہ تو روتے ہوئے اپنے روم کی بجائے بھاگتے ہوئے دوسرے روم میں جا کر بند ہو گئی تھی اماں سمیت سارہ اور ان سب نے تڑپ کے اسے دیکھا تھا جواب باہر کی طرف جا رہا تھا

www.novelsclubb.com

اماں نے اسے روکنا چاہا تھا مگر ان کے حلق سے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی وہ بھی شرمندگی سے سر جھکائے باہر کی طرف بڑھی تھیں سارہ بھی اک شرمندہ نظر ان سب پہ ڈالتی اماں کے پیچھے ہو لی تھی

ان کے جانے کے شکیل چچا لوگ بھی خاموش سے چلے گئے تھے اس وقت کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کون کس کو کیا تسلی دے ان کے جاتے نگہت بیگم اور روحان بھی اوپر چلے گئے تھے اور باقی رہ گئے حسین صاحب اور ان کی بیٹیاں تو وہ نویرہ کو باہر نکالنے کے لیے دروازہ بجاتے رہے مگر اس نے کھولا نہیں تھا پھر کافی دیر بعد حسین صاحب نے ان سب کو روم میں جانے کا بولا اور خود بھی اس کمرے کے دروازے پہ اک تھکی تھکی نظر ڈالتے اپنے روم میں چلے گئے تھے

اگلے دن نگہت بیگم اپنے گھر میں شفٹ ہو گئی تھیں جاتے ہوئے وہ مریم کی ہتھیلی پہ شگن کے پیسے رکھ گئی تھیں وہ منگنی کی بجائے ڈائریکٹ شادی چاہ رہے تھے اس لیے انہوں نے بس شگن کے پیسے رکھ دیے تھے

www.novelsclubb.com

شکیل صاحب نے بھی یہی کیا تھاوہ بھی آکر زینیہ اور منیہا کو پیسے دے گئے تھے ان کاارادہ بھی زینیہ اور رامش کی شادی کا تھا جبکہ منیہا بھی پڑھ رہی تھی اور تابش بھی اس لیے مریم،مائرہ اور زینیہ کی شادی پہ ان کی باقاعدہ منگنی کاارادہ رکھتے تھے

نگہت بیگم اور روحان نے رینٹ دیناچاہاتھامگر حسین صاحب نے انکار کردیاتھاان کے لاکھ اصرار پہ بھی وہ نہیں مانے تھے ان کا کہنا تھا اگر وہ زیادہ عرصہ رکتے تو وہ لے بھی لیتےاب اک مہینے کارینٹ لیتے وہ اچھے لگتے ہیں وہ بس یہی سمجھ لیں اک مہینہ اپنے سمدھیوں کے گھر رہ کے جارہے ہیں

حسین صاحب کے نہ ماننے پہ بالآخر ہاراانہیں ہی ماننی پڑی تھی روحان جاتے ہوئے اک دفعہ مریم سے بات کرلیناچاہتاتھامگر گھر کے افسردہ ماحول کو دیکھتے اس نے اپنا ارادہ بدل لیاتھااور اسے نظروں میں اچھی طرح بساتے وہ اپنے گھر آگیاتھا

www.novelsclubb.com

روش ان کے جانے کا سن کے بہت روئی تھی کیونکہ روحان جو جارہا تھا روحان نے اسے بہت مشکلوں سے چپ کروایا تھا یہ وعدہ کر کے کہ وہ روز اس سے ملنے آیا کرے گا

ان کے گھر شفٹ ہوتے ہی پہلی فرصت میں ارسل نے ان کے گھر دھوا بولا تھا اور روحان کی بات پکی ہونے کا سن کے اب وہ اس کے کمرے میں لیٹا دکھی گانے سن رہا تھا

"خیر یہ دکھی آتما کیوں بن گئے ہو اچانک ؟" روحان نے اسے مشکوک نظروں سے گھورتے پوچھا تھا

"بس کیا بتاؤں میرے یار کی شادی ہو رہی ہے اور میں ویسے ہی کنوارہ پھر رہا ہوں یہ تو زیادتی ہے نا" ارسل نے زمانے بھر کا دکھ اپنے لہجے میں سمایا تھا

"ابے میری بھی بس بات پکی ہوئی ہے میں بھی کنواروں میں ہی شامل ہوں" روحان نے دانت پیستے کہا اور ساتھ ہی اس کی کمر پہ اک جھانپڑ لگایا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے نہیں پتہ میری بات بھی پکی کروا" ارسل نے اسے تقریباً جھنجھوڑ ڈالا تھا

"تیرا دماغ تو نہیں چل گیا کیا بکواس کر رہا ہے؟ اگر بات پکی کروانی ہے تو اپنے گھر والوں سے رابطہ کر میرا دماغ کیوں کھائے جا رہا ہے؟" روحان نے اسے پیچھے دھکا دیا تھا

"یار جانتا تو ہے وہ شیرنی دو ملاقاتوں میں تیرے یار کو چاروں شانے چت گرا گئی ہے پھر بھی چسکے لگا رہے ہے" ارسل نے اسے گھورا تھا

"ہاں تو تُو اپنے گھر بات کرے گا تو وہ لے کر جائیں گے نا پرپوزل"

"وہ تو لے جائیں گے لیکن آنٹی یا تم میں سے کوئی ساتھ ہو تو انکار کے چانسز کم ہو سکتے ہیں" ارسل نے اس کے دماغ کی دہی کرنے کی وجہ بتائی تھی

"ہوں کرتا ہوں امی سے بات تُو اپنے گھر بات کر اچھا ہے تیرے پرپوزل سے شاید ان کے گھر چھائی اداسی تھوڑی کم ہو" اسے اونچی آواز میں کہتے آخر میں بڑبڑایا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ تو میں کرلوں گا یہ تُو کیا بڑبڑا رہا ہے؟"ارسل نے مشکوک لہجے میں پوچھا تھا

"کچھ نہیں کر رہا تُو بس اپنے گھر بات کر اور رشتہ لے کے جانے کی تیاری کر"

روحان نے کہا تو ارسل ہائے کہتا بیڈ پہ ڈھیر ہو گیا تھا اس کی اس حرکت پہ روحان نے نفی میں سر ہلایا تھا

اس واقعے کو دو تین روز گزر چکے تھے مگر حسین صاحب کے گھر اب تک خاموشی کا راج تھا ہر کوئی اک دوسرے سے نظریں چرائے ہوئے تھا خصوصاً نویرہ نے حسین صاحب کے سامنے جانا بلکل ہی چھوڑ دیا تھا نہ کمرے سے نکلتی نہ ہی سب کے ساتھ بیٹھ کے کھانا وغیرہ کھاتی تھی

www.novelsclubb.com

حسین صاحب خاموش تھے کہ اک دو دن میں وہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گی مگر اسے ہنوز کمرے میں بند دیکھ کر وہ تشویش کا شکار ہوئے تھے آج وہ سٹور سے گھر آئے تو

حسبِ معمول اونچی آواز میں سلام کیا تھا جسے سن کے سب باہر آئی تھیں سوائے نویرہ کے یہ دیکھ کر حسین صاحب کا دل دکھا تھا

وہ سب وہی بیٹھنے کا کہہ کے خود روم میں گئے تھے تاکہ نویرہ سے بات کر سکیں وہ روم میں داخل ہوئے تو نویرہ پہ دونوں گھٹنوں پہ سر ٹکائے بیڈ پہ بیٹھی کسی نادیدہ نقطے کو گھورنے میں اتنی مصروف تھی کہ حسین صاحب کی آمد کا بھی پتہ نہ چل سکا

"کیا سوچ رہا ہے میرا بچہ؟" انہوں نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے نرمی سے پوچھا تو نویرہ نے چونک کے سر اٹھایا تھا اور حسین صاحب کو دیکھ کر دوبارہ نظریں جھکالی تھیں

"کچھ نہیں" اس نے آہستگی سے جواب دیا تھا

www.novelsclubb.com

"کیا بات ہے میرا بچہ اپنے ابا سے ناراض ہے جو اتنے دنوں سے شکل نہیں دیکھائی" انہوں نے اس کے چہرے پہ نظریں جمائے اک اور سوال پوچھا تھا

"نہیں ابا میں تو شاید خود سے ہی ناراض ہوں" وہ سرگوشی میں بولی تھی جسے حسین صاحب بمشکل سن پائے تھے

"میرا بچہ اس دن جو بھی ہوا اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں تھا" انہوں نے گہرا سانس بھرتے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا ان کے یہ کہنے کی دیر تھی اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو نکلے تھے

"ابا میں نے ارسلان کو کوئی شہہ نہیں دی تھی میں تو اسے ہمیشہ بس دوست سمجھا تھا وہ اس دن آنٹی جو بھی کہہ رہی تھیں وہ غلط تھا میں نے ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا ہے کہ میری وجہ سے کبھی آپ کی تربیت پہ انگلی نہ اٹھے آپ جانتے ہیں نا ابا میں ویسی نہیں ہوں" ان کا ہاتھ پکڑ کے وہ زار و قطار روتے ہوئے بول رہی تھی

"ہاں میرا بچہ مجھے خود سے زیادہ یقین ہے اپنی بیٹیوں پہ میں جانتا ہوں ارسلان نے ان سے جو بھی کہا وہ اس کا اپنا عمل ہے میری بیٹیاں کیا ہیں مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے" اس کے آنسو صاف کرتے حسین صاحب نے اسے دلاسا دیا تھا جبکہ نویرہ

www.novelsclubb.com

ابا کہتے اک دفعہ پھر رو دو تھی اور حسین صاحب نے بھی اسے رونا دیا تا کہ اپنے دل کا غبار نکال لے جب رو رو کے تھک گئی تو خود ہی چپ کر گئی تھی

"ابا آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں نا؟"اس نے سوں سوں کرتے پوچھا تھا

"نہیں میرا بچہ جب تمہاری غلطی ہی نہیں تو میں تم سے ناراض کیوں ہوں گا"ان کے جواب پہ اسے تھوڑا اطمینان ہوا تھا

"اچھا چلو اب جلدی سے ہاتھ منہ دھو کے باہر آؤ تا کہ ہم اپنی شام کی چائے پی سکیں"حسین صاحب نے کہا تو اس نے سر ہلایا تھا حسین صاحب بھی اس کا سر تھپتھپا کے باہر چلے گئے تھے

وہ ابھی صحن میں ہی تھی گیٹ کی بیل بجی تھی وہ بیٹھنے کی بجائے گیٹ کی طرف بڑھ گئے تھے گیٹ کھولا تو سامنے نگہت بیگم نظر آئی اور ساتھ روحان حسین صاحب نے خوش دلی سے ان کا استقبال کیا تھا اور انہیں لیے اندر کی طرف بڑھے تھے وہ

سب انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھیں مریم تومل کے کچن میں چلی گئی تھی جبکہ باقی سب ان کے پاس ہی بیٹھ گئی تھیں

"بھائی صاحب مجھے آپ سے اک ضروری بات کرنی تھی" نگہت بیگم نے کہا تو حسین صاحب نے اک نظر انہیں دیکھا تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ وہاں سے اٹھ جائیں ان کا اشارہ سمجھتے وہ سب منہ بسورتے وہاں سے چلی گئی تھیں

"بھائی صاحب آپ کو یاد ہے جب میں بیمار ہوئی تھی تو روحان کا اک دوست ارسل میری عیادت کے لیے آیا تھا" نگہت بیگم نے ان کا تعارف کروانے کے لیے بات کا آغاز کیا تھا

"ہاں ہاں ماشاءاللہ بہت نیک بچہ تھا وہ" حسین صاحب کو اس کا آنکھیں جھکا کے آنا اور پھر جانا یاد آیا تو وہ خوش دلی سے بولے تھے

"میں اسی کے سلسلے میں اک عرضی لے کر آئی ہوں" نگہت بیگم نے کہا تھا

"میں سمجھا نہیں کچھ ؟" حسین صاحب نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا تھا

"میں سمجھاتی ہوں نا بھائی صاحب میں نے سوچا کہ ماشاءاللہ آپ کی سب بیٹیوں کے رشتے ہو گئے روش تو چھوٹی ہے بس فاتینا رہ گئی ہے تو میں نے سوچا کیوں نا اس سلسلے میں میں آپ کی مدد کروں" انہوں نے تمہید باندھی تھی حسین صاحب ہنوز انہیں نا سمجھی سے دیکھ رہے تھے

"خدا گواہ ہے بھائی صاحب میں نے آپ کی بچیوں کو بلکل اپنی بیٹیوں کی طرح سمجھا ہے اور بہت سوچنے کے بعد یہ عرضی لے کر آئی ہوں" بولتے ہوئے انہوں نے تھوڑا توقف لیا تھا

"میں نے روحان کے دوست ارسل کو فاتینا کے لیے پسند کیا ماشاءاللہ وہ بہت سلجھا ہوا بچہ ہے میرے روحان کا بچپن کا دوست ہے اس کے بارے میں سب کچھ پتہ ہے اچھا گھرانہ ہے ماشاءاللہ کھاتے پیتے لوگ ہیں وہ ارسل میرے روحان کا ہی بزنس پارٹنر ہے اور سب سے بڑھ کا بہت اچھا انسان ہے وہ" نگہت بیگم نے اپنی

بات ان کے سامنے رکھتے انہیں ہر طرح سے مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی اور حسین صاحب تو بس حیرت سے گنگ تھے انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنے رب کا شکر کیسے ادا کریں انہیں اک بھی بیٹی کے لیے رشتہ تلاش کرنے کے لیے تردد نہیں کرنا پڑا تھا اللہ نے ان کے صبر کے جواب میں انہیں اک دفعہ ہی نواز دیا تھا

"میں نے ان سے پہلے اس لیے بات نہیں کی کہ پہلے آپ سے کرلوں پھر انہیں کچھ کہوں گی وہ بھی اپنے بیٹے کے لیے لڑکی تلاش کر رہے ہیں انہوں نے مجھے بھی کہا ہے اگر کوئی لڑکی ہو نگاہ میں تو بتائیے گا تبھی میرے دماغ میں فاتینا آئی تھی مگر میں نے سوچا پہلے آپ سے بات کرلوں مجھے یقین ہے انہیں فاتینا پسند آئے گی اور آپ کو ارسل" انہیں چپ دیکھ کر نگہت بیگم مزید بولی تھیں اور یہ بات سچ تھی کہ ارسل کی والدہ اک دو دفعہ نگہت بیگم سے کہہ چکی تھیں کہ کوئی لڑکی ہو نگاہ میں تو بتائیے گا وہ ارسل کے لیے لڑکی ڈھونڈ رہے ہیں

"انکل آپ لڑکے کی ٹینشن مت لیں کہ وہ کیسا ہو گا وہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے اور دوستوں سے بہتر اک دوسرے کو کون جان سکتا ہے آپ بے فکر رہیں" روحان نے بھی اپنے تئیں انہیں تسلی دی تھی

ارسل کے گھر بات کرنے سے پہلے روحان نے نگہت بیگم کو ارسل کی خواہش کے بارے میں بتایا تھا اور نگہت بیگم نے اسے گھر بات کرنے سے منع کیا تھا کہ وہ اس کے گھر والوں سے خود بات کریں گی اس رات جو کچھ ہوا تھا اسے دیکھنے کے بعد وہ فاتینا کے لیے کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھیں اس لیے انہوں نے پہلے خود حسین صاحب سے بات کرنے کی ٹھانی تھی

"جب آپ دونوں گرینٹی دے رہے ہیں تو پھر آپ کر لیں بات اور اگر وہ آنا چاہیں تو لے آیئے گا" حسین صاحب کے اقرار پہ ان دونوں نے اطمینان بھری سانس خارج کی تھی اک معرکہ تو سر ہوا تھا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پھر تھوڑی دیر میں مریم چائے لے آئی تھی نگہت بیگم نے باقیوں کو بھی باہر بلالیا تھا اوراب سب بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے اور روحان حسین صاحب کی موجودگی کی وجہ سے اپنی نظروں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کررہاتھاجو بار بھٹک کے مریم کی طرف جارہی تھیں

اس رات حسین صاحب کے گھر سے واپسی کے بعد جوں ارسلان غائب ہوا تھا تین چار دن ہوگئے تھے گھر واپس نہیں آیا تھا سارہ اوراس کے والد صاحب کتنی دفعہ اس کا نمبر ملا چکے تھے مگر ہر دفعہ بند ملتا تھا اس کے اک دو دوستوں سے بھی رابطہ کر لیا تھا مگر کوئی جواب نہیں ملا تھا

دوسری طرف اماں اس رات سے دوسروں سے کیا خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی تھیں جو آئینہ انہیں ان کے بیٹے نے دیکھایا تھا اس میں انہیں اپنا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ اتنا چھوٹا نظر آیا تھا کہ اس کے بعد وہ خود سے 4 نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی تھیں

اور ساتھ ہی ساتھ انہیں ارسلان کی فکر بھی ستا رہی تھی کہ کہیں وہ خود کو کچھ کر نہ لے سارہ اور ابا بھی ان دو تین دنوں میں بلکل ہمکلام نہیں ہوتے تھے وہ جب بھی سارہ سے بات کرنے کی کوشش کرتیں وہ وہاں سے اٹھ جاتی اور وہ بے بسی سے اس کی پشت دیکھتی رہ جاتی تھیں

"کیا ملا تمہیں نیک بخت یہ سب کر کے ؟" اماں اپنے کمرے میں بیٹھیں کسی گہری سوچ میں گم تھیں جب ابا وہاں آئے تھے اور انہیں ایسے بیٹھا دیکھ کے گہری سانس بھرتے ان کے ساتھ بیٹھے اور سنجیدگی سے پوچھا تھا ان کے سوال پہ اماں چونک کے ان کی طرف متوجہ ہوئی تھیں

"ملا تو کچھ بھی نہیں الٹا اپنے بچے گنوا دیے ہیں" انہوں نے اپنے ہاتھوں پہ نظریں جمائے کہا تھا

"اسی لیے کہتے ہیں سوچ سمجھ کے بولنا چاہیے نیک بخت تم نے اپنے الفاظ سے نہ صرف اپنے بچوں کا بلکہ ان بن ماں کی بچیوں کا بھی بہت دل دکھایا ہے بیٹیاں تو خدا کی رحمت ہوتی ہیں انہی کے دم سے تو گھروں میں رونق ہوتی ہے ہماری بھی تو بیٹی ہے جو سارا دن گھر میں چہکتی رہتی ہے تو زندگی کا احساس ہوتا ہے ورنہ اس کے بغیر تو ایسے لگتا ہے گھر میں ہر طرف ویرانی چھائی ہو اور سب سے بڑھ کر تم خود اک بیٹی ہو تمہیں اچھا لگتا اگر تمہارے باپ کو بھی کوئی وہی سب باتیں کہتا جو تم حسین کے گھر کہہ کے آئی ہو؟" ان کی باتیں سنتی اماں کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے تھے

"عقل پہ پتھر پڑ گئے تھے میرے آنکھوں پہ پردہ پڑ گیا تھا اور میں اس زعم میں تھی کہ میں تو بیٹے کی ماں ہوں میں جو چاہوں کر سکتی ہوں یہاں تک کے کسی کی بیٹی پہ انگلی بھی اٹھا سکتی ہوں ہم جس معاشرے میں رہ رہے ہیں وہاں یہی سب تو چلتا ہے بیٹوں کی ماؤں کو حق ہوتا ہے وہ رشتے سے انکار کے نام پہ لڑکی کے کردار کی اس کی

ذات کی دھجیاں اڑادیں ہمیں حق حاصل ہوتا ہے" وہ دوپٹہ منہ کے آگے رکھ کے ہچکیوں سے رونے لگ گئ تھیں

"میں نے بھی یہی کیا بیٹے کی ماں ہونے کے زعم میں کسی کے کردار کو سوالیہ نشان بنادیا مگر اس کے بعد بیٹے نے جو آئینہ دیکھایا میں خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی" ابا کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ انہیں تسلی کیسے دیں

"ابا بھائی آگیا" انہوں نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ باہر سے سارہ خوشی سے لبریز آواز سن کے وہ دونوں کمرے سے باہر دوڑے تھے

"میرا بچہ میرا لعل کہاں تھا تو؟" انہوں نے روتے ہوئے آگے بڑھ کے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لینا چاہا تھا مگر ارسلان نے اپنے قدم پیچھے کر لیے تھے اور وہ اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھتی رہ گئ تھیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دکھ ہو رہا ہے نا اپنے خالی ہاتھ دیکھ کر؟ میرے بھی ہاتھ اور دل اسی طرح خالی ہو گئے ہیں لیکن مجھے کچھ محسوس نہیں ہو رہا نہ دکھ نہ درد نہ گھبراہٹ نا خوشی" اس کے چہرے کی طرح اس کا لہجہ بھی سپاٹ تھا

"آپ نے مجھے میری نظروں میں ہی گرا دیا محبت تو عزت دینے کا نام ہوتا ہے محبت تو تحفظ دینے کا نام ہوتا ہے مگر میں جس سے محبت کا دعویدار تھا میں نے اس کے سب کے سامنے رسوا کر دیا اس کے لیے میں خود کو کبھی معاف نہیں کروں گا"

سپاٹ لہجے میں کہتا وہ بغیر کچھ بولے اور سنے اپنے کمرے میں بند ہو گیا تھا

پیچھے اماں تڑپ تڑپ کے رودی تھیں سارہ نے لب بھینچ کے بھائی کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا تھا اور پھر روتی ہوئی اماں کو انہوں نے جو بھی کہا تھا وہ اس کے لیے تہیہ دل سے شرمندہ تھیں انہیں یوں روتے دیکھ کر سارہ نے اپنی ناراضگی پسِ پشت ڈالی اور ان کے کندھوں کے گرد اپنے بازو پھیلاتے انہیں لیے ان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھیں

www.novelsclubb.com

سارہ کی اس بات پہ انہیں مزید رونا آیا تھا وہ اس دن اتنی باتیں بیٹیوں کو ہی سنا کے آئی تھیں اور جو اپنی ناراضگی بھلائے ان کے ساتھ تھی وہ بھی بیٹی تھی بیٹا تو ناراض ہو کے کمرہ بند کیے بیٹھا تھا انہوں نے اک محبت بھری نگاہ سارہ پہ ڈالی تھی اور دل ہی دل میں اپنی غلطی کو سدھارنے کا ارادہ باندھا تھا

نگہت بیگم کے جانے کے بعد ان سب کو ان کی آمد کا مقصد بھی پتہ چلا گیا تھا اور اس مقصد کو جان کے ان سب کا خوشی کے مارے برا حال تھا سوائے اس کے جس کے لیے وہ آئی تھیں وہ سٹیچو بن کے اک جگہ پہ بیٹھی تھی

"نہیں میں نہیں کر رہی یہ شادی" اس سٹیچو میں حرکت ہوئی تھی اور اس کی زبان سے نکلے گئے الفاظ نے باقی سب کو سٹیچو بنایا تھا

"یہ کیا بکواس کر رہی ہو؟" مریم نے جلد ہی ہوش میں آتے اس گھور کے سخت لہجے میں سوال کیا تھا

"ہاں مریم میں بلکل ٹھیک کہہ رہی ہوں میں یہ شادی نہیں کروں گی مجھے یقین ہے وہ مجھ سے بدلہ لینے کے لیے شادی کر رہا ہے" فاتینا نے روہانسے لہجے میں کہا تھا

"تمہارے دماغ پہ کوئی چوٹ ووٹ تو نہیں لگ گئ جو ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو؟" زینیہ نے اس کے سر کو ٹٹولتے مشکوک لہجے میں پوچھا تھا جس پہ فاتینا نے اسے گھورتے ہوئے اس کا ہاتھ غصے سے جھٹکا تھا

"یار وہ ہوا کچھ یوں تھا کہ ،،،،" فاتینا نے انہیں اپنی اور ارسل کی ہوئی دو ملاقاتوں کا حال بتایا تھا جس میں فاتینا میڈم نے ہی اسے باتیں سنائی تھیں جبکہ وہ سب اس کی سٹوری سن کے ہنسنے میں مصروف تھیں

"میری یہاں جان پہ بنی ہوئی ہے اور تم لوگوں کو ہنسنے کی پڑی ہوئی ہے" فاتینا نے ان سب کو گھوری سے نوازا تھا

"ویسے یار فاتی جب تم فلسفے جھاڑ رہی تھی تب ہمارا تمہیں دیکھنا فرض تھا مگر افسوس ہم نے یہ موقع گنوا دیا" نویرہ نے افسوس سے گردن ہلاتے کہا تھا

"دفعہ ہو جاؤ تم لوگ، تم بہنیں ہو یا ڈائینیں بجائے تسلی دینے کے میرا مذاق اڑائی جا رہی ہیں" اس نے دانت پیستے باقاعدہ اک جھانپڑ نویرہ کو لگایا تھا جو خود کو بہت حد سنبھال چکی تھی

"کچھ نہیں ہوتا تم پریشان مت ہو نگہت آنٹی کہہ رہی تھیں انہوں نے اسے تمہارے لیے پسند کیا ہے ان کی طرف سے پہل نہیں کی گئی اس لیے تم اطمینان رکھو جیسا تم سوچ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہوگا" مریم نے اس کی پریشان شکل دیکھ کر سنجیدگی سے اسے تسلی دی تھی

"مگر پھر بھی کیا پتہ وہ ان باتوں کو دل سے لگا کے بیٹھا ہو اس دن بھی کہہ رہا تھا کہ میں نے سوری نہیں کیا اگر ان باتوں کو لے کر اس نے مجھے ٹارچر کیا تو پھر میں کیا کروں گی؟" فاتینا نے جذباتی ہوتے کہا تھا

"بندے کی شکل اچھی ہو تو بات بھی اچھی ہی کر لینی چاہیے اب اگر تم نے کوئی راگ الاپا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا یہ وسوسے پالنے سے بہتر ہے اللہ سے دعا کرو

www.novelsclubb.com

کے وہ تم دونوں کو اک دوسرے کے حق میں بہتر بنائے"اس دفعہ مریم نے اسے سختی سے ڈپٹا تھا

"اور بہت ہو گئی باتیں تم سب مجھے ابھی کے ابھی کچن میں چاہیے ہو"مریم نے اپنی جگہ سے اٹھتے ان سب کو حکم سنایا تھا

"یار مریم کبھی تو سکون سے بیٹھنے دیا کرو"منیہا نے بے چارگی سے دہائی دی تھی

"منیہا میڈم کچھ سیکھ لیں کچن کا بھی کام آپ کی طرح آپ کے منگیتر بھی کھانے پینے کے شوقین ہیں جب آتا کچھ نہیں ہو گا تو کیا اک دوسرے کو باتیں سنا کے پیٹ بھرا کرو گے ؟"مریم کے چھیڑنے کے نام پہ طنز کو سن کے منیہا جھینپ گئی تھی جبکہ باقی سب نے چھت پھاڑ قہقہہ لگایا تھا جس میں روش بھی شامل تھی جو ان سے تھوڑی دور بیٹھی اپنا ہوم ورک کر رہی تھی مریم کی گھورتی نظروں کو محسوس کر کے اپنے قہقہے کا گلہ گھونٹتے دوبارہ کاپی پہ نظریں جمالی تھیں اور مریم کے کچن کی طرف جاتے ان سب نے بھی چار و ناچار اس کے پیچھے قدم بڑھائے تھے

مسلسل رونے اور ٹینشن کی وجہ سے اماں کو ہلکا ہلکا بخار محسوس ہو رہا تھا انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا یہ ہی بڑی غنیمت تھی ورنہ ہمارے ہاں دھڑلے سے دوسروں پہ انگلیاں اٹھائی جاتی ہیں اور ستم یہ کہ کسی کو اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوتا الٹا وہ خود کو حق بجانب سمجھتا تھا

"ارسلان میرے ساتھ چلو ہم حسین بھائی صاحب کے گھر جا رہے ہیں" وہ تینوں برآمدے میں بیٹھے ارسلان کا ہی انتظار کر رہے تھے مگر وہ تھا کہ ان لوگوں کو نظرانداز کر کے باہر کی طرف بڑھنے لگا تھا مگر اماں کی آواز نے اس کے قدموں کو بریک لگائی تھی

"کیوں! کوئی کثر باقی رہتی ہے؟" اس نے مڑ کے سنجیدگی سے پوچھا تو اماں اپنی جگہ چپ کی چپ رہ گئی تھیں

"بس کردیں بھائی اماں پہلے ہی بہت شرمندہ ہیں" اماں کو چپ ہوتے دیکھ کر سارہ اسے ٹوک گئی تھی

"میں ان سے زیادہ شرمندہ ہوں اتنا کہ خود سے نظریں نہیں ملا پا رہا" اس نے بے بسی سے کہتے اک ہاتھ بالوں میں پھنسایا تھا

"میرا بچے معاف کردو اپنی ماں کو اک زعم تھا جو ٹوٹ گیا ہے اب کبھی ایسی کوئی بات نہیں منہ سے نکالوں گی" انہوں نے کہتے ہوئے باقاعدہ ہاتھ جوڑ دیے تھے

ان کے اس عمل پہ ارسلان تڑپ کے ہوا کی سپیڈ سے ان کے قدموں میں جا کر بیٹھا تھا

"اماں یوں کر کے مجھے گنہگار مت کریں غلطی میری ہے مجھے پہلے آپ کو اعتماد میں لینا چاہیے تھا پھر کوئی بات کرنی چاہیے تھی ٹھیک کہتے ہیں سیانے جلدی کا کام شیطان ہوتا ہے" ان کے ہاتھ پکڑ کے چومتے اس نے کہا تھا

"ہم جائیں گے نا اپنی غلطی سدھارنے" اماں اس کے بال سنوارتے محبت سے بولی تھیں

"اماں ہر غلطی سدھارنے والی نہیں ہوتی کچھ غلطیاں ناسور بن جاتی ہیں" اس نے تھکے تھکے لہجے میں کہتے ان کی گود میں سر رکھا تھا

"ایسے ناامید مت ہو بچپن سے جانتے ہیں بھائی صاحب تمہیں مجھے یقین ہے وہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے کیونکہ غلطی میری ہے تمہاری نہیں" اماں نے اسے تسلی دی تھی اور پھر یہ چار افراد پہ مشتمل قافلہ ساتھ والے گھر میں روانہ ہوا تھا

آج جمعہ کا دن تھا اس لیے حسین صاحب جلدی سٹور سے اٹھ آئے تھے تاکہ مسجد میں سب کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کر سکیں باقی سب بھی یونی اور سکول سے آچکی تھیں مریم، مائرہ اور زینیہ کچن میں تھیں اور باقی چاروں برآمدے میں حسین صاحب کے ساتھ بیٹھی باتیں بھگار رہی تھیں

تبھی ان سب کی نظر ان چاروں پہ پڑی تھی ان کا اک دوسرے کے گھر آنا جانا عام سی بات تھی اس لیے اس لیے دستک کا تکلف نہیں کرتے تھے اور عموماً جب حسین صاحب گھر ہوتے تھے تو وہ گیٹ کو کنڈی نہیں لگاتی تھیں ان کو اپنے گھر میں دیکھ کر حسین صاحب سمیت ان سب کو حیرانگی ہوئی تھی

انہیں دیکھ کر نویرہ نے ساتھ بیٹھی فاتینا کا ہاتھ زور سے پکڑا اتھا رنگ لمحوں میں زرد پڑا تھا اس کے مطابق اب نجانے کون سا ستم ڈھانے آئے تھے وہ لوگ ارسلان جس کی نظریں اسی پہ جمی تھیں اسے اس طرح گھبراتے دیکھ کر اس کو شدید دکھ ہوا تھا

اس رات جو بھی ہوا تھا کسی کو بھولا نہیں تھا مگر گھر آئے مہمانوں کو وہ جانے کا کہہ بھی نہیں سکتے تھے یہ ان کی طبعیت کے خلاف تھا اس لیے ناچاہتے ہسئے بھی خوش دلی سے ان کا استقبال کیا تھا اور وہاں موجود وہ چاروں وہاں سے اٹھ کے کچن میں چلی گئی تھیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بھائی صاحب مجھے سمجھ نہیں آرہا میں بات کا آغاز کیسے کروں اس رات کے اپنے الفاظ پہ میں اتنی شرمندہ ہوں کہ سمجھ نہیں آتا کس منہ سے آپ سے معافی مانگوں" کافی دیر کی خاموشی کے بعد آخر کار اماں ہی بول پڑی تھیں کیونکہ جیسے خاموشی چھائی تھی لگتا نہیں تھا کہ کوئی بولے گا جبکہ ان کے منہ سے معافی کی باتیں سن کے حسین صاحب حیران رہ گئے تھے انہیں امید نہیں تھی کہ وہ معافی مانگیں گی

"کوئی بات نہیں بہن جو ہونا تھا ہو گیا اسے بدلا تو نہیں جا سکتا ہم نے آپ کو معاف کیا" کچھ دیر بعد حیرانگی کے جھٹکے سے نکلتے حسین صاحب نے دل پہ پتھر رکھتے کہا تھا

www.novelsclubb.com

"مجھے پتہ ہے میرے یہ چند الفاظ میرے ہی لفظوں سے آپ کو دیے گئے گھاؤ نہیں بھر سکتے مگر میں سچ میں شرمندہ ہوں میں آپ سے معافی مانگتی ہوں اگر آپ

کہتے ہیں تو جن کے سامنے میں یہ سب بولا تھا ان کے سامنے میں ہاتھ جوڑ کے معافی مانگ لوں گی" ان کی آنکھوں سے اک دفعہ پھر آنسو جاری ہو چکے تھے

"نہیں بہن جی ایسی کوئی بات نہیں میں نے کہہ دیا نا ہم نے آپ کو معاف کیا تو سچ میں کر دیا" حسین صاحب کو ان کے اس رات کے کہے الفاظ سے تکلیف تو بہت ہوئی تھی مگر ان کے خود کے بیٹے نے جس طرح ان کی آنکھیں کھولی تھیں شاید وہ بھی نہ کھول سکتے اور پہلے سے ہی شرمندہ ہوئے انسان کو مزید شرمندہ کرنے کا ان کا دل نہیں کر رہا تھا اور اوپر سے ان کا رونا دیکھ کے انہیں اچھا نہیں لگ رہا تھا

وہ چاہے جیسی بھی تھیں گزرے برسوں سے اک ہی گلی میں رہنے اور ان کے شوہر اور بچوں سے اچھے تعلقات ہونے کی بنا پہ حسین صاحب نے انہیں بہن ہی مانا تھا اور ان کا رونا انہیں اک طرح سے کرب میں مبتلا کر رہا تھا

"خدا گواہ ہے میں آپ کو بہن کہتا ہی نہیں مانتا بھی ہوں ہاں آپ کے اپنی بچیوں کے بارے میں کہے گئے الفاظ نے مجھے اور میری بچیوں کو تکلیف میں مبتلا کیا ہے مگر

www.novelsclubb.com

خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنے کیے پہ شرمندگی ہوئی ہے اور معاف کرنا خدائی وصف ہے اس لیے خدا کی ذات کی خاطر اور آپ کو بہن کہنے کی وجہ سے میں نے آپ کو دل سے معاف کیا میرے دل میں آپ کے لیے کوئی گلا شکوہ کوئی میل نہیں ہے آپ اطمینان رکھیں اور یوں روئیں مت "انہیں ہنوز روتے دیکھ کر حسین صاحب نے انہیں مطمئن کرنے کے لیے تفصیلی بات کی تھی جس پہ اماں ابا اور سارہ نے انہیں مشکور نظروں سے دیکھا تھا مگر ارسلان نے پھر بھی سر نہیں اٹھایا تھا

"آپ کا بہت شکریہ بھائی صاحب میری آنکھوں سے پٹی اُتری تو میں سمجھی ہوں میرے بیٹے کی خوشی اس گھر میں ہے مجھے میرے بیٹے کی خوشی دے دیں مجھے اپنی نویرہ دے دیں" حسین صاحب کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جو مانگا تھا وہ انہیں سوچ میں ڈال گیا تھا

"دیکھیں،،،،" انہوں نے کچھ کہنا چاہا تھا

"میں پہلے ہی اپنی نادانی کی وجہ سے بہت کچھ خراب کر چکی ہوں اب اسے سدھارنا چاہتی ہوں اگر آپ کو میری طرف سے کوئی بے اعتباری ہے تو شادی کے فوراً بعد ہم انہیں الگ کر دیں گے آپ جو کہیں گے میں وہ کرنے کو تیار ہوں بس آپ میرے بچے کی خوشیاں میری جھولی میں ڈال دیں" انہوں نے باقاعدہ اپنی چادر ان کے سامنے پھیلا دی تھی

"ارے بہن جی یہ کیا کر رہی ہیں ایسے کر کے مجھے شرمندہ مت کریں بس تھوڑا ٹائم دیں میں سوچ کے جواب دوں گا" حسین صاحب نے بوکھلاتے ہوئے کہا تھا تبھی کب سے خاموش بیٹھا ارسلان جھٹکے سے اٹھا تھا اور بغیر کسی کو دیکھے وہاں سے جانا چاہا تھا

www.novelsclubb.com

"رکو ارسلان مجھے تم سے بات کرنی ہے" حسین صاحب نے اسے روکا تھا

"نہیں چچا ابھی میں خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں آپ کی بات کیا سنوں جب آپ سے نظریں ملانے مے قابل ہوا تو ضرور آؤں گا آپ کے پاس" اس نے بغیر مڑے جواب دیا تھا اور تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں بھی اٹھ کے چلے گئے تھے ارسلان کو یوں نظریں چراتے دیکھ کر حسین صاحب کو دکھ ہوا تھا اس کے کیئر نگ رویے کی وجہ سے وہ انہیں ہمیشہ سے عزیز تھا اسے اپنا داماد بنا کے انہیں خوشی محسوس ہوتی

یہ خوشی انہیں اب بھی ہو گی کیونکہ جو کہا تھا اس کی اماں نے کہا تھا ارسلان نے نویرہ سمیت ان سب بہنوں کو ڈفینڈ کیا تھا اور یہ بات حسین صاحب کو اس کا مزید گرویدہ کر گیا تھا یقیناً وہ مستقبل میں بھی ایسے ہی نویرہ کا ساتھ دے گا یہ بات ہ صاحب کے اطمینان کے لیے کافی تھی

اس لیے انہیں اس رشتے پہ کوئی اعتراض نہیں تھا ان کا ارادہ نماز پڑھ کے آ کر اس سے بات کرنے کا تھا پھر نہا دھو کے وہ مسجد چلے گئے تھے نماز پڑھ کے آنے کے بعد

www.novelsclubb.com

انہوں نے ان سب کے ساتھ بیٹھ کے کھانا کھایا تھا اور مریم کو چائے کا بول کے نویرہ کو اپنے پاس بلایا تھا

"آج ارسلان کے گھر والے اس کا رشتہ لے کر آئے تھے تمہارے لیے" نویرہ کو اپنے بازو کے حصار میں لیتے انہوں نے بات کا آغاز کیا تھا

"اس رات اس کی والدہ کی باتیں سننے کے بعد بھی آپ مجھ سے اس رشتے کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟" اس نے شکوہ کناں نظروں سے انہیں دیکھا تھا

"وہ اپنے کہے ہر لفظ پہ شرمندہ ہیں اور جو کہا تھا انہوں نے کہا تھا ارسلان کا تو اس میں کوئی قصور نہیں تو اسے کس بات کی سزا دیں" انہوں نے وضاحت کی تھی

" بلفرض میں مان بھی جاؤں شادی کے لیے اگر ان کی کہی باتیں سچ ہو گئی اور میری صرف بیٹیاں ہوئی تو وہ پھر بدل گئیں تو؟" نویرہ کے منہ سے نکلے الفاظ حسین صاحب کو حیرت کی اتھاہ گہرائیوں میں گرا گئے تھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بہت افسوس ہوا مجھے تمہارے منہ سے یہ بات سن کے اک ایسے باپ کے زیرِ سایہ پرورش پانے کے بعد جس کی سات سات بیٹیاں ہیں اور اس نے انہیں خندہ پیشانی سے پالا ہے تم پھر بھی یہ بات کر رہی ہو اس بات نے بہت دکھ دیا مجھے خیر فیصلہ تمہارا ہوگا میں تم پہ کوئی زبردستی نہیں کروں گا اچھی طرح سوچ سمجھ کے جواب دینا" وہ اس کا سر تھپتھپاتے فیصلہ اس پہ چھوڑ کے اپنی جگہ سے اٹھے تھے

"اور ہاں چاہنے والے تو بہت مل جاتے ہیں مگر عزت دینے والا کوئی کوئی ہی ہوتا ہے اور پہلے سے شرمندہ انسان کو مزید شرمندہ کرنا اچھی بات نہیں ہوتی اور نہ ہی میری ایسی تربیت ہے مجھے امید ہے میری بیٹی کوئی اچھا فیصلہ کرے گی" وہ رکے تھے اور اپنی بات اس کے کانوں تک پہنچاتے اسے سوچ میں ڈوبا چھوڑ کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے

www.novelsclubb.com

اگلے دن حسین صاحب کے سٹور جاتے ہی ارسلان ان کے گھر آن وارد ہوا تھا آنے کو تو وہ حسین صاحب کی موجودگی میں بھی آسکتا تھا لیکن کیا کہتا کہ آپ کی بیٹی سے بات کرنی ہے؟اس لیے اس نے ان کی غیر موجودگی میں آنا ہی مناسب سمجھا تھا

اپنے اس عمل پہ شرمندگی تو تھی مگر کیا کرتا اور کوئی چارہ نہیں تھا وہ ان کے گھر آیا تو پہلی ٹکر مریم سے ہی ہوئی تھی جس نے دروازہ کھولا تھا اور ارسلان کو دیکھ کر مسکرائی تھی

"کیسے ہو ارسی؟"مریم نے محبت سے پوچھا تھا عزیز تو وہ پہلے ہی بہت تھا مگر جس طرح اس نے ان کی طرفداری کی تھی اب مزید ہو گیا تھا

"میں ٹھیک ہوں آپی آپ کیسی ہیں؟"اس نے سنجیدگی سے جواب دیتے اس کا حال احوال بھی دریافت کیا تھا

www.novelsclubb.com

"میں بھی ٹھیک "مریم کہتے ہوئے سائیڈ پہ ہوئی تھی تاکہ اسے اندر آنے کا رستہ دے سکے

"مریم آپی مجھے نویرہ سے بات کرنی ہے اکیلے میں کیا آپ اسے کچھ دیر کے لیے صحن میں بھیج سکتی ہیں ؟"ارسلان نے اندر آ کے بغیر کوئی دوسری بات کیے اس سے ڈائریکٹ پوچھا تھا چہرے پہ سنجیدگی چھائی ہوئی تھی

اس کے اس قدر سنجیدہ انداز پہ مریم بغیر کچھ پوچھے سر ہلاتے ہوئے اندر چلی گئی تھی اس کے جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد نویرہ وہاں آئی تھی اور ارسلان کو دیکھ کر اس کے ماتھے پہ بل پڑے تھے

"آپ کی والدہ محترمہ نے کوئی کثر باقی چھوڑی تھی جسے پورا کرنے آپ آئے ہیں ؟"نویرہ نے سینے پہ دونوں بازو باندھتے طنز کا تیر چلایا تھا جسے وہ کمال ضبط سے برداشت کر گیا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یار نویرہ وہ سب اماں نے بولا تھا اس میں میرا کیا قصور مجھ پہ تم کیوں طنز کے تیر برسا رہی ہو؟"ارسلان نے اسے دیکھتے بے بسی سے کہا تھا

"انہیں رشتہ لے کر جانے کا تم نے بولا تھا یا انہیں الہام ہو گیا تھا؟"نویرہ نے اسے گھورا تھا

"تو محترمہ مجھے آپ سے سے شادی کرنی تھی اس کے لیے پہلے گھر بات کرنی تھی کسی نے یہاں رشتہ لے کر آنا تھا تبھی شادی ہونی تھی یا چچا کو الہام ہو جانا تھا اس رشتے کا"اس کی بے تکی بات پہ ارسلان کو بھی تپ چڑھی تھی

"نویرہ یار مان لیا میری غلطی ہے اس کے لیے میں معافی مانگتا ہوں مگر رشتے سے انکار کر کے مجھے اتنی بڑی سزا مت دینا میں یہاں ایسے تم سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا مگر مجھے ڈر تھا کہ کہیں تم انکار نہ کر دو اس لیے آنا پڑا پلیز ایسا کچھ مت کرنا"ارسلان نے اپنی انا اور عزتِ نفس کو پسِ پشت ڈالتے اس کی منت کی تھی

"لیکن اگر تمہاری اماں کی بات سچ ہوئی اور ہماری صرف بیٹیاں ہوئیں تو؟"نویرہ نے اپنا ہاتھ مروڑتے اپنی الجھن اس کے سامنے بیان کی تھی اس کی بات سن کے ارسلان نے آنکھیں پھاڑ کے اسے دیکھا تھا

"نویرہ یہ تم کہہ رہی ہو؟"ارسلان نے جن نظروں سے اسے دیکھا تھا وہ شرمندگی سے اپنی جگہ پانی پانی ہو گئی تھی

"تمہارے ابا کی بھی سات بیٹیاں ہیں نا کیا انہوں نے تم سب کو بوجھ سمجھ کے پھینک دیا تھا؟ نہیں نہ،انہوں نے بیٹوں سے بڑھ کے لاڈ پیار دیا تم لوگوں کو کسی بات پہ زبردستی نہیں کی ہر کام تم لوگوں کے صلاح مشورہ سے کرتے ہیں ہم دونوں بھی مل کے پال لیں گے ہمارے وجود کا حصہ ہوں گی وہ"ارسلان کا جواب حسین صاحب کے جواب سے ملتا جلتا دیکھ کے نویرہ چونکی تھی اور مطمئن بھی ہو گی کیونکہ اسے ارسلان میں اپنے باپ کی جھلک نظر آئی تھی

www.novelsclubb.com

ہر لڑکی کے لیے آئیڈیل اس کا باپ ہوتا ہے اور وہ اپنے ہمسفر میں بھی اپنے باپ جیسی خصوصیات ڈھونڈتی ہے جو کہ اکثر مل بھی جاتی ہیں جیسے نویرہ کو ارسلان میں حسین صاحب کی جھلک نظر آئی تھی

"بھئی تمہارا دماغ سیٹ کرنا تھا اس لیے یہ وضاحت کی تھی ورنہ تمہارا جواب تو مجھے ویسے مل ہی گیا ہے" ارسلان کی بات پہ وہ چونک کے اپنے خیالوں سے نکلتی اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی

"کیا مطلب؟" نویرہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا

"بھئی تم نے کہا نا اگر ہماری بھی صرف بیٹیاں ہوئی تو اس کا مطلب یہی ہوا نا کہ تم رشتے کے لیے راضی ہو تبھی تو بیٹیوں تک پہنچ گئی ہو" ارسلان نے شرارت سے کہا تو نویرہ جھینپ گئی تھی

"بکواس مت کرو اور جاؤ یہاں سے تمہیں جواب ابا کے ذریعے مل جائے گا" نویرہ نے اپنے تاثرات چھپانے کے لیے اسے وہاں سے نکالنا چاہا تھا

"وہ تو بس فارمیلٹی ہو گی ورنہ جواب تو مجھے مل گیا ہے" اس کے چہرے پہ نظریں جمائے ارسلان نے جذب سے کہا تھا جہاں پھیلے رنگ اسے مطمئن کر گئے تھے اب نویرہ کی طرف انکار نہیں ہو گا

"جاؤ" نویرہ نے اسے باہر دھکا دیتے دروازہ بند کیا تھا اور اس کی باتیں یاد کرتے اس کے چہرے پہ مسکان پھیلی تھی

"ایسی بھی کونسی پھلجھڑی چھوڑ گیا ہے ارسلان جو یہ بتیسی اندر نہیں ہو رہی" فاتینا جو دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سن کے باہر آئی تھی نویرہ کو مسکراتے دیکھ کر اس نے شرارت سے پوچھا تھا

"زیادہ بکواس مت کرو اور چلو اندر" نویرہ نے کہتے ہوئے اس کے کندھے پہ ہاتھ جماتے اسے اندر کی طرف دھکیلنا شروع کیا تھا فاتینا نے اسے گھورا تھا مگر کہاں کچھ نہیں تھا

www.novelsclubb.com

ان کے گھر سے نکلنے کے بعد ارسلان سیدھا حسین صاحب کے پاس گیا تھا جو اسے دیکھ کے حیران ہوئے تھے کہ کہاں کل ان کے بلانے پہ بھی نہیں رکا تھا اور اب اگلے ہی دن آگیا ہے

"ہو گئے قابل خود سے نظریں ملانے کے؟" حسین صاحب نے اسے دیکھتے ہی پوچھا تھا

"ہاں پہلے آپ کی بیٹی سے معافی مانگی ہے اس لیے اپنی نظروں میں تھوڑا سر خرو ہوا ہوں اور اس کے بعد یہاں آپ کے پاس آیا ہوں" اس نے ہولے سے جواب دیا تھا حسین صاحب نے بیٹی کے نام پہ چونک کے اسے دیکھا تھا

"ہاں میں زیادہ مجرم نویرہ کا تھا کیونکہ میرا نام لے کر اس پہ کیچڑ اچھالا گیا تھا میں آپ کے سامنے ہی معافی مانگنا چاہتا تھا مگر ہمت نہیں ہوئی اس لیے آپ کی غیر موجودگی میں گیا اور اب آپ کو بتا بھی اس لیے رہا ہوں یہ نہ ہو آپ کسی اور کے منہ سے یہ بات سنیں اور میرے یا نویرہ کے لیے آپ کے دل میں کوئی شک پیدا نہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہو" ان کا چونکنا محسوس کر کے ارسلان نے وضاحت کی تھی جس پہ حسین صاحب مسکرائے تھے

وہ جانتے تھے وہ پہلے بھی کئی دفعہ ان کی غیر موجودگی میں ان کے گھر جا چکا ہے مگر پہلی دفعہ کسی اور ارادے سے گیا تھا اور اس نے یہ بات چھپائی نہیں تھی اس کی اس بات نے حسین صاحب کو مزید اس کا گرویدہ بنایا تھا

"اچھا تو اب صاحب بہادر کی شرمندگی دور ہو گئی ہے؟" حسین صاحب نے ہنکارا بھرتے پوچھا تھا

"ہاں تھوڑی تھوڑی" ارسلان نے کہتے ہوئے اپنے انگوٹھے اور انگلی کی بیچ میں زرا سا فاصلہ رکھتے مقدار بتائی تھی جس پہ حسین صاحب ہنس دیے تھے

"تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے جو محافظ ہوتے ہیں وہ ہمیشہ محافظ ہی رہتے ہیں جو میری اک بیٹی کی طرف اٹھنے والی بری نظروں کو جھکانے کے لیے کسی کا سر پھاڑ سکتا ہے وہ میری دوسری بیٹی کی عزت کیسے اچھال سکتا ہے" حسین

صاحب نے اس کے کندھوں پہ اپنے ہاتھ جماتے کہا تو ان کا اپنے لیے اتنا یقین دیکھ کر ارسلان کی آنکھیں جھلملائی تھیں اور وہ فرطِ جذبات سے ان کے گلے لگا تھا

"تم ہمیشہ سے مجھے اپنے بیٹے کی طرح عزیز ہو اور اب تمہیں داماد کے روپ میں دیکھنا اس سے بڑی بھلا خوشی میرے لیے کیا ہو سکتی ہے" انہوں نے اس کی کمر پہ تھپکی دیتے کہا تھا

"اب بس بھی کرو میرے دوسرے دامادوں کے لیے بھی تھوڑا پیار رہنے دو" جب کافی دیر بعد بھی ارسلان ان سے الگ نہ ہوا تو وہ شرارت سے بولے تھے جس پہ ارسلان ہنستا ہوا ان سے الگ ہوا تھا

"لاڈلہ داماد تو میں ہی ہوں گا نہ اسی لیے تھوڑا زیادہ پیار جتا رہا تھا" ارسلان نے بھی شرارت سے کہا تھا

"نہیں بھئی روش میری سب سے لاڈلی بیٹی ہے اور اس کا شوہر ہی میرا لاڈلہ داماد ہو گا اور وہ ابھی نجانے کہاں ہے" حسین صاحب نے پل بھر میں اس کی خوش فہمی کو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خاک میں ملایا تھا ارسلان نے منہ بسور کر انہیں دیکھا تھا اور پھر دونوں ہی ہنس دیے تھے پھر ارسلان تھوڑی دیر اور بیٹھنے کے بعد وہاں سے چلا گیا تھا حسین صاحب بھی اس کی پشت پہ اک پیار بھری نظر ڈالتے اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئے تھے

اسی شام ارسل کے گھر والے بھی نگہت بیگم کے ساتھ آ گئے تھے حسین صاحب کو وہ لوگ پسند آئے تھے لوگوں کے چال چلن اور بول چال سے ہی پتہ لگ جاتا وہ کس نیچر کے ہیں

مگر وہی حسین صاحب نے رسمی طور پہ سوچنے کا وقت مانگ لیا تھا اور پھر سب کے صلاح اور مشورے کے بعد انہیں ہاں کہہ دی گئی تھی اور ساتھ ارسلان لوگوں کو بھی

www.novelsclubb.com

نویرہ نے اسی دن ہاں کر دی تھی جس دن ارسلان اس سے سب کچھ کلئیر کر کے گیا تھا حسین صاحب نے بھی اس سے کوئی سوال نہیں کیا تھا بس اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے اسے خوش رہنے کی دعا دی تھی

چونکہ نویرہ، ارسلان اور منیہا، تابش چاروں پڑھ رہے تھے اس لیے ان کی منگنیاں اور باقی سب کی شادیاں فکس کی گئی تھیں مائرہ کے پیپر کی ڈیٹ شیٹ آتے ہی چونکہ حسین صاحب کی بیٹیوں کی شادی تھی اور حسین صاحب کی پھپھی نہ آئیں ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا تھا جس دن سب کی شادی کی ڈیٹ فکس ہوئی تھی حسین صاحب نے خاندان کے چیدہ چیدہ لوگوں کو بلایا تھا تاکہ بعد میں کسی کو کوئی اعتراض نہ ہو اور دادو پھپھی بھی انہی میں شامل تھیں وہ گاؤں سے آئی تھیں روز روز آنا جانا ممکن نہیں اس لیے وہ شادی تک یہیں تھیں

شادی کی ڈیٹ فکس ہوتے ہی تیاریاں زور و شور سے شروع ہو گئی تھیں حسین صاحب کے گھر اکھٹی چار شادیاں تھیں اس لیے ہر طرف ہڑبڑی مچی ہوئی تھی اور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساتھ ہی فاتینا کی دہائیاں بھی جاری تھیں کہ ارسل اس سے شادی بدلہ لینے کے لیے کررہا ہے جسے سن سن کے وہ سب پک چکی تھیں

"یار تم سب کو شاپنگ کی پڑی ہے اور یہاں میری زندگی سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے" مریم اور زینیہ کو شاپنگ کے بارے میں ڈسکس کرتے دیکھ کر فاتینا نے دہائی تھی سنڈے تھا اس لیے وہ سبھی گھر تھیں اور سب کاموں کے بعد فری ہو کے بیٹھی تھیں

"فاتینا اب اگر تم نے اپنا راگ الاپنا بند نہ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا دادو بھی یہی ہیں اگر یہ بات ان کے کانوں تک پہنچ گئی تو تمہیں پتہ ہے وہ خواہ مخواہ بات کا بتنگڑ بنا دیں گی" مریم نے سختی سے اسے وارننگ دی تھی فاتینا کسی کو بھی اپنی بات کے لیے سیریس نہ دیکھ کے پیر زمین پہ پٹختے ہوئے وہاں سے چلی گئی تھی اس کے جاتے باقی سب دوبارہ باتوں میں مصروف ہو گئی تھیں سوائے منیہا کے جو کانوں میں ہینڈ فری لگائے ڈرامہ دیکھنے میں مصروف تھی

www.novelsclubb.com

انہیں تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی بیٹھے کہ گیٹ کی بیل بجی تھی سب سنی ان سنی کر کے بیٹھی رہی تھیں مریم نے اک تاسف بھری نگاہ سب پہ ڈالی اور اٹھ کے باہر چلی گئی تھی تا کہ گیٹ کھول سکے اس کے جاتے وہ سب بھی وہاں سے کھسک گئی تھیں کہ اگر کوئی مہمان ہوا تو ملنا نہ پڑے جبکہ منیہا سب سے بے نیاز ڈرامے میں مگن تھی

تھوڑی ہی دیر میں مریم تابش کے ساتھ واپس آئی تھی مگر ان سب کو وہاں سے غائب دیکھ کر اس نے اک گہرا سانس بھرا تھا اور ساتھ ہی اسے گھورا تھا جو موبائل میں کھوئی ہوئی تھی وہ تابش کو بیٹھنے کا کہہ کے خود روم میں چلی گئی تھی

تابش کو چچی نے زینیہ کا ناپ کا جوڑا لینے بھیجا تھا تا کہ کپڑے سلائی کے لیے دیے جا سکیں آنا تو وہ خود چاہتی تھیں مگر تابش نے کہا تھا وہ لے آئے گا کیونکہ اسے منیہا نے سے کچھ باتیں بھی کلئیر کرنی تھی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مریم کے روم میں جاتے ہی اس نے ادھر اُدھر دیکھا تھا وہاں کسی کو نا پا کر اس نے اپنے قدم منیہا کی طرف بڑھائے تھے جو ہنوز موبائل میں مگن تھی تابش نے اک گہری سانس بھر کے اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہرایا تھا

منیہا جو کرسی پہ بیٹھی پاؤں ٹیبل پہ پھیلائے ریلیکس انداز میں ڈرامہ دیکھ رہی تھی اپنے سامنے مردانہ ہاتھ کو لہراتے دیکھ کر اس نے آنکھیں اوپر اٹھائی تو تابش کو دیکھ کے ہڑبڑاتے ہوئے سیدھی ہوئی تھی اور ساتھ ہی کانوں سے ہینڈ فری بھی کھینچی تھی

"تمھیں تمیز نہیں ہے کسی کے گھر ایسے ہی منہ اٹھا کے نہیں آ جاتے" منیہا اپنی تازہ تازہ ہوئی دوستی کو بھولے ہمیشہ کی طرح اپنی غلطی کے باوجود اسے بلیم کرنے لگی تھی

"الحمد للہ بہت تمیز ہے اور باقاعدہ بیل دینے کے بعد مریم آپی کے ساتھ اندر آیا ہوں مگر تم سب کچھ بھولے موبائل میں مگن تھی اور تمھیں اپنی طرف متوجہ

www.novelsclubb.com

کرنے کے لیے کچھ تو کرنا تھا ویسے تو تم سننے سے رہی "تابش نے کندھے اچکاتے اطمینان سے اسے وضاحت دی تھی

"تو مجھے کیوں متوجہ کرنا تھا اپنی طرف ؟"منیہا نے دانت پیستے پوچھا تھا

"بات کرنی تھی"تابش نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا

"کہیں یہ رشتے سے انکار کرنے تو نہیں آیا؟ چلو میں بھی کونسا اس کے لیے مری جا رہی ہوں، اگر میرے کندھے پہ بندوق رکھ کے چلانا چاہتا ہے تو میں صاف سیدھا کہہ دوں گی خود ہی سب کے سامنے انکار کرے "اس کے یکدم سنجیدہ ہونے پہ منیہا ٹھٹھکی تھی اور ساتھ ہی مختلف منفی سوچیں بھی دماغ میں ابھری تھیں

"وہ مجھے پوچھنا تھا تم خوش ہو اس رشتے سے؟"تابش نے جھجھکتے ہوئے پوچھا تھا جس پہ منیہا نے اک دفعہ پھر چونک کے اسے دیکھا تھا

www.novelsclubb.com

"بڑی جلدی نہیں خیال آگیا پوچھنے کا مطلب حد ہے ہر چیز فائنل ہو گئی کچھ دنوں تک منگنی ہے اور صاحب بہادر کو اب یاد آرہا ہے کہ پوچھنا بھی ہے میں خوش ہوں یا نہیں" منیہا نے طنز کیا تھا اس کے طنز پہ تابش نے اپنے اندر اٹھتے ابال کو آنکھیں بند کر کے کنٹرول کیا تھا

"دیکھو منیہا میں بہت سنجیدہ ہوں میں نہیں چاہتا کہ ہم سمجھوتے کی بنا پہ اس رشتے کو لے کر چلیں میرے اور تمہارے درمیان تعلق جتنے کشیدہ رہ چکے ہیں اس کے بعد مجھے نہیں لگتا کہ تم نے ہنسی خوشی ہاں کی ہو گی شاید انکل کے کہنے کی وجہ سے ہاں کی ہے اس لیے اگر تم اس رشتے سے نہیں خوش تو تم بتا دو میں تمہارا نام لائے بنا یہ رشتہ ختم کر دوں گا" اس کی باتوں پہ منیہا نے آنکھیں پھاڑ کے اسے دیکھا تھا اور ساتھ ہی اپنے کمرے سے نکلتی مریم ان دونوں کو دیکھتے دروازے میں ہی رکی تھی اک تیور بلکل سنجیدہ تھے تو دوسرہ آنکھیں پھاڑے کھڑا تھا اسے لگا تھا کہ ان دونوں

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے درمیان کوئی ان بن چل رہی ہے اس لیے اس نے وہاں جانا مناسب نہیں سمجھا تھا

"مانا کہ تم اک نہایت ہی عجیب و غریب انسان ہو لیکن تمہیں میرے لیے میرے ابا نے چنا ہے اور مجھے اس بات پہ پورا یقین ہے کہ میرے ابا ہمارے لیے کوئی غلط فیصلہ لے ہی نہیں سکتے اس لیے میں اس رشتے سے مطمئن ہوں اور اگر انسان مطمئن ہے تو مطلب خوش بھی ہے بس یا مزید کوئی وضاحت چاہیے "منیہا نے جس انداز میں اپنا جواب اس تک پہنچایا تھا تابش بس اسے گھور ہی سکا تھا اور ساتھ ہی دل پہ پڑا بوجھ بھی ختم ہو گیا تھا اور وہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا بے شک اس نے اپنے ابا کے فیصلے پہ سر جھکایا تھا مگر وہ اس رشتے سے مطمئن تھی اور تابش کے لیے یہی بہت تھا

www.novelsclubb.com

"لڑکے کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو؟"اس سے پہلے کے تابش کچھ کہتا دادو کی کڑک آواز پہ دونوں چونک کے ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے جو ابھی اپنے روم سے باہر آئی تھیں

"دادو یہ تابش ہے شکیل چچا کا چھوٹا بیٹا اور منیہا کی بات اسی سے پکی ہوئی ہے"ان دونوں کی بجائے جواب مریم کی طرف سے آیا تھا جو دادو کی آواز سن کے اپنے روم سے باہر آئی تھی اور اس کے پیچھے باقی سب بھی دادو کو یہ پتہ تھا کہ کس کی بات کس سے پکی ہوئی ہے مگر سوائے ارسلان اور روحان کے انہوں نے دیکھا کسی کو نہیں تھا

"بھئی آج کل کے بچوں میں تو شرم وحیا کا نام باقی نہیں ہے پتہ بھی ہے ہماری بات پکی ہوئی ہے یہ نہیں کہ اک دوسرے سے پردہ کریں یہاں کھڑے گپیں ہانک رہے ہیں"دادو نے دونوں کو گھورتے کہا تھا تابش اور منیہا صدمے کی کیفیت میں دادو کو دیکھ رہے تھے جو نان سٹاپ بولے جا رہی تھیں

"لڑکے کرنے کیا آیا ہے تُو یہاں؟"انہوں نے سخت لہجے میں اس سے سوال کیا تھا

www.novelsclubb.com

"وہ امی نے کپڑوں کا ناپ لینے بھیجا تھا زینیہ بھابھی کے کپڑے سلنے کے لیے دینے ہیں بس اس لیے آیا تھا" تابش نے بوکھلاتے ہوئے جلدی سے جواب دیا تھا

"ہوں کرتا کیا ہے کوئی کام دھندا بھی ہے یا اماں باوا ویسے ہی کسی کے متھے مارنے لگے ہیں تجھے؟" انہوں نے اپنا پسندیدہ سوال پوچھا تھا

"نہیں ابھی پڑھتا ہوں اور آپی آپ مجھے کپڑے دیں مجھے اور بھی بہت کام ہیں"

تابش انہیں جواب دیتا مریم کے ہاتھ سے شاپر لیتا وہاں سے لمحوں میں نو دو گیارہ ہوا تھا اس کی تیزی پہ ان سب نے مسکراہٹ دبائی تھی اور دادو بھی ہکا بکا رہ گئی تھیں مگر پھر سر جھٹکتے صحن میں بچھی چارپائی پہ جا کر بیٹھ گئی تھیں

آج ان تینوں (مریم، زینیہ، فاتینا) کی ساسوں نے انہیں اپنے ساتھ شاپنگ پہ لے کر جانا تھا ان کے سپوت بھی ساتھ ہی تھے تا کہ ان کے کپڑوں کی میچنگ ہو سکے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انہوں نے حسین صاحب سے اجازت بھی لے لی تھی چچی ہی نے ہی رامش کے ساتھ ان تینوں کو پک کرنے آنا تھا باقی سب نے مال میں ہی انہیں جوائن کرنا تھا

"آپ کے وہ بھی وہی ہوں گے اس لیے سب کچھ کلئیر کر لینا کیونکہ شادی تک ہم تمہاری اک ہی رٹ نہیں سن سکتے" گاڑی کا ہارن سن کے چادر لیتے مریم نے فاتینا کو وارننگ دی تھی جس نے الٹے سیدھے منہ بناتے اس کی بات سنی تھی پھر وہ تینوں دادو پھپھو کو خدا حافظ کہتے چلی گئی تھیں نویرہ، منیہا اور مائرہ بھی گھر ہی تھیں اور حسین صاحب میرج ہال بک کروانے کے سلسلے میں نکلے ہوئے تھے

وہ باہر آئیں تو چچی اور رامش انہی کے انتظار میں تھے ان کے بیٹھتے ہی رامش نے گاڑی آگے بڑھالی تھی پورے رستے چچی اور وہ تینوں باتیں کرتی رہی تھیں رامش اک دفعہ بھی نہیں بولا تھا بس گاہے بگاہے اک نظر زینیہ پہ ڈال لیتا تھا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ مال پہنچے تو نگہت بیگم ،روحان ،ارسل اور اس کی والدہ سب انہیں پارکنگ میں ہی مل گئے تھے فاتینا تو ارسل کو دیکھ کے خوامخواہ ہی نظریں چرانے لگ گئی تھی جبکہ ارسل اس کی سوچوں سے بے نیاز پر شوق نظروں اسے دیکھنے میں مصروف تھا

روحان کی نظریں بھی مریم کا ہی طواف کر رہی تھیں جو ہمیشہ کی طرح اسے نظرانداز کرنے میں مصروف تھی سلام دعا کے بعد وہ سب اندر کی طرف بڑھے تھے مال کے اندر داخل ہوتے وہ تینوں اپنی اپنی ہونے والی نصف بہتر کو لے کر وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئے تھے ان کی مائیں کھڑی منہ ہی دیکھتی رہ گئی تھیں اور وہ تینوں ہکا بکا ان کے ساتھ کھینچی جا رہی تھیں

"جب اپنی مرضی کی ہی شاپنگ کرنی تھی تو ہم بڑھیوں کو لانے کی کیا ضرورت تھی" نگہت بیگم نے ان کی پشتوں کو گھورتے کہا تھا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"چلیں ہم اپنی اپنی شاپنگ کر لیتے ہیں ہم نے بھی کونسا ابھی کی ہے" چچی نے کہتے ہوئے باقی دونوں کی تائید چاہی تو انہوں نے سر ہلایا اور تینوں ہی اک شاپ میں گھس گئی تھیں

"یہ کیا کر رہے ہیں ہاتھ چھوڑیں میرا" مریم لوگوں کے متوجہ ہونے کے ڈر سے دبا دبا چلائی تھی

"ایسے کیسے ہاتھ چھوڑ دوں آپ پھر کھسک جائیں اور میں بس دیکھتا رہ جاؤں" روحان نے مریم کے ہمیشہ اپنی موجودگی میں غائب ہونے پہ چوٹ کی تھی

"لوگ دیکھ رہے ہیں آپ ہاتھ چھوڑیں نہیں بھاگوں گی" مریم نے دانت پیستے کہا تھا روحان نے اسے مال کے اک سنسان کونے پہ لا کر ہاتھ چھوڑا تھا کہ لوگوں کے بیچ کھڑے ہو کے بات کرنا کورڈ لگنا تھا

"آپ آج مجھے بتا ہی دیں میں اتنا خوفناک ہوں جو آپ مجھے دیکھتے ہی بھاگنے کی کرتی ہیں" روحان نے سینے پہ دونوں ہاتھ باندھتے پوچھا تھا اس کے سوال پہ مریم نے

چونک کے اس کی شکل دیکھی جہاں خفگی اور ناراضگی کے موجود تاثرات نے اسے مسکرانے پہ مجبور کیا تھا

"میں نے مسکرانے کا نہیں کہا وجہ پوچھی ہے" اس کے مسکرانے پہ روحان کو تپ چڑھی تھی

"مسٹر روحان احمد نا تو آپ میرے چاچے کے پتر تھے نا ماموں کے نہ اور کوئی قریبی رشتہ تھا جس کی بنا پہ آپ کے ساتھ گپے ہانکتی اور دوسری بات میں کسی کو اپنے کردار پہ انگلی اٹھانے کا موقع نہیں دے سکتی تھی اس لیے جتنا ہو سکا آپ کو اوائڈ کیا"

مریم کی وضاحت پہ وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا

"اگر مطمئن ہو گئے ہیں تو اب چلیں؟" روحان کو خاموش دیکھ کر مریم نے کہا تھا

"مریم میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں لیکن جتنا پیار کرتا ہوں اس سے کہیں زیادہ آپ کی عزت کرتا ہوں اور آپ کی یہ باتیں میرے دل میں آپ کے لیے موجود عزت کو اور بڑھا دیتی ہیں" اس کی غیر متوقع بات پہ مریم کے چہرے پہ سرخیاں

www.novelsclubb.com

پھیلی تھیں روحان اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ اس کو پسند کرتی ہے یا نہیں مگر اپنی بات پہ اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں نے اسے جواب دے دیا تھا

"فضول باتیں بند کریں اور چلیں ہمیں یوں کھڑے دیکھ کر لوگ کیا سوچ رہے ہوں گے" مریم نے دانستہ ادھر اُدھر دیکھتے کہا تھا روحان اس کے گریز پہ مسکرایا تھا

اور اک ہاتھ سینے پہ رکھتے دوسرا آگے کی طرف پھیلاتے ہلکا سا جھک کے اسے آگے جانے کا اشارہ دیا تھا جس پہ مریم مسکراتی ہوئی آگے بڑھی تھی اور روحان بھی مسکراتا ہوا اس کے پیچھے ہو لیا تھا

"رکیں ارسل مجھے آپ سے بات کرنی ہے" ارسل جو اسے لیے کسی بوتیک کی تلاش میں نظریں دوڑا رہا تھا فاتینا کی سنجیدہ آواز پہ اس کے قدم تھمے تھے اور اس نے گردن گھما کے اک نظر فاتینا کو دیکھا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہاں بات کرنا مناسب نہیں وہ سامنے کیفے ہیں وہاں چلتے ہیں" اس کے سنجیدہ تاثرات نے اسے کسی انہونی کا سگنل دیا اس لیے اس نے کہی بیٹھ کے بات کرنا مناسب سمجھا تھا فاتینا سر ہلاتی اس کی معیت میں آگے بڑھی تھی

"جی بولیں کیا بات کرنی ہے آپ نے" کیفے پہنچ کے اک کارنر ٹیبل پہ بیٹھ کے ارسل نے سنجیدگی سے کہا تھا ہر وقت پٹر پٹر بولنے والی فاتینا کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے بات کرے

"فاتینا بولیں بھی" اسے مسلسل ہاتھ مسلتے دیکھ کر ارسل نرمی سے بولا تھا

"دیکھیں مجھے پتہ ہے آپ مجھ سے بدلہ لینے کے لیے شادی کر رہے ہیں میں نے دو دفعہ آپ سے بہت بدتمیزی کی تھی نگہت آنٹی کو تو آپ بس یوز کر رہے ہیں" فاتینا نے گہری سانس بھرتے تیزی سے بولتے اپنی بات اس کے گوش گزاری تھی جبکہ ارسل کی آنکھیں اس کی بات پہ کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں کچھ دیر وہ آنکھیں پھاڑ کے اسے دیکھتے رہا تھا

"ہاہاہاہاہا" پھر جو اس نے ہنسنا شروع کیا بس پاگلوں کی طرح ہنسی گیا یہاں تک کہ ارد گرد کے لوگ بھی ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے

"کیا کر رہے ہیں، پاگل تو نہیں ہو گئے؟ اپنے اس جناتی قہقہے پہ قابو پائیں سب ہمیں ہی دیکھ رہے ہیں" فاتینا نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا اس کے سرزنش پہ ارسل نے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی

"ڈونٹ ٹیل می کہ جسے میں نے دو ملاقاتوں میں شیرنی کا خطاب دیا ہے وہ مجھ سے ڈر رہی ہے" اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے ارسل مسکاتی آواز میں بولا تھا

"میں ڈرتی ورتی کسی سے نہیں بس میں اپنی زندگی کسی بدلے کی نظر نہیں کرنا چاہتی اس لیے شادی سے پہلے سب کلئیر کرنا چاہتی ہوں" فاتینا نے اس کی بات کی نفی کی تھی

"تو اگر ایسا کچھ ہوا بھی تو اب آپ کیا کر سکتی ہیں ڈیٹ فکس ہو گئی ہے سب رشتے داروں میں کارڈ بٹ چکے ہیں میرے اقرار کے بعد بھی آپ کیا کر لیں گی؟" اس کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بات پہ فاتینا کو چپ لگ گئی تھی اس بارے میں تو اس نے کچھ سوچا ہی نہیں تھا اس کی سب باتیں سچ تھیں اگر اس کا ایسا کوئی ارادہ ہوا بھی تو وہ اب کیا کر سکے گی اپنی وجہ سے اپنے ابا کی عزت پہ حرف تو آنے نہیں دے گی

"مزاق کر رہا ہوں میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے آپ ریلیکس رہیں" اسے سوچ میں ڈوبا دیکھ کے ارسل فوراً سنجیدہ ہوا تھا فاتینا نے بس خالی نظروں سے اسے دیکھا تھا

"فاتینا ریلیکس کریں میں سچ میں مزاق کر رہا تھا میرے نزدیک عورت کو اتنا مضبوط ہونا چاہیے کہ وہ بغیر کسی سے ڈرے اپنی حفاظت کر سکے اور جس طرح آپ نے مجھے جھاڑا تھا میں آپ سے امپریس ہوا تھا پھر اگلی ملاقات میں تو آپ نے مجھے چاروں شانے چت گرا دیا تھا تبھی میں نے سوچ لیا تھا اس نڈر لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرنا ہے میں خود رشتہ لے کر آنا چاہتا تھا مگر نگہت آنٹی نے کہا وہ نہیں چاہتی کہ کسی طرح بھی آپ کی ذات پہ کوئی حرف آئے اس لیے پہلے وہ بات کریں

www.novelsclubb.com

گی مجھے بھی ان کی بات پسند آئی تھی اس لیے پہلے وہ آئی تھیں اور پھر ہم" ارسل نے اسے خاموش دیکھ کر اک لمبی وضاحت دی تھی تاکہ وہ مطمئن ہو سکے

"آئی ہوپ کے اب آپ کے شک وشبہات دور ہو گئے ہوں گے ؟" اپنی بات اس کے کانوں تک پہنچاتے ارسل نے پوچھا تھا جس پہ فاتینا نے سر ہلایا تھا اس کے چہرے پہ چھائی سنجیدگی اور اس کا پختہ لہجہ اس بات کا گواہ تھا کہ وہ جو بول رہا ہے سچ ہے کیونکہ جھوٹ بولتے وقت انسان جتنا بھی مضبوط بننے کی کوشش کرے مگر اس کی آواز کہیں نہ کہیں لڑکھڑا ضرور جاتی ہے ارسل کا مضبوط لہجہ اس کی سچائی کا گواہ تھا

" چلیں ؟" ارسل نے اٹھتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ پھیلایا تھا فاتینا نے اک نظر اس کے چہرے کو دیکھا تھا اور پھر اس کے پھیلے ہاتھ کو اور خاموشی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھ دیا تھا اور وہ اسے لیے مال کی طرف بڑھ گیا تھا

www.novelsclubb.com

رامش نے تھوڑا سا آگے بڑھتے زینیہ کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا دونوں دھیمے دھیمے چلتے بوتیک کی طرف بڑھ گئے تھے زینیہ اپنے اس دن کے رویے کی وجہ سے اس سے معافی مانگنا چاہتی تھی مگر اسے بلانے میں ہچکچا رہی تھی

"سنیں" وہ بوتیک کے نزدیک پہنچ گئے تھے جب زینیہ نے دھیمے سے اسے آواز دی تھی اس کے طرزِ تخاطب پہ رامش کے چہرے پہ مسکان پھیلی تھی

"جی سنائیں" رامش نے اپنے قدموں کو بریک لگاتے اس کی طرف مڑتے شوخی سے کہا تھا

"وہ مجھے آپ سے معافی مانگنی تھی" زینیہ نظریں جھکائے بولی تھی

"کس بات کی معافی ؟" رامش نے تعجب سے پوچھا تھا

"وہ اس دن میں نے آپ سے بد تمیزی کی تھی نا اس لیے کب سے معافی مانگنے کا سوچ رہی تھی مگر موقع نہیں مل رہا تھا" زینیہ نے انگلیاں چٹخاتے معافی مانگنے کی وجہ بتائی تھی جس پہ رامش کو حیرت ہوئی تھی

"مسز ٹوبی آپ ابھی تک اسی بات کو دل سے لگا کے بیٹھی ہوئی ہیں" رامش دھیما سا ہنستے ہوئے کہا تو زینیہ نے نظریں اٹھا کے اسے دیکھا تھا اور اسے خود کو دیکھتے پا کے فوراً ہی جھکا بھی لی تھیں

"آپ کو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے جتنی عزیز آپ مجھے ہیں آپ کو تو میرا قتل بھی معاف ہے یہ تو بس بد تمیزی تھی معمولی سی بات تھی بھول جائیں اسے"

رامش کی بات پہ زینیہ نے اک جھٹکے سے اسے دیکھا تھا آنکھیں حیرت اور صدمے سے پوری کی پوری کھل گئی تھیں رامش نے مسکراتے ہوئے ہلکا سا جھک کے اس کی کھلی آنکھوں پہ پھونک ماری تھی زینیہ نے سٹپٹا کے ادھر اُدھر دیکھا تھا کوئی دیکھ تو نہیں رہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کسی نے نہیں دیکھا چلیں اب" رامش نے اس کی گردن کو ادھر اُدھر گھومتے دیکھ کر کہا اور اس کا ہاتھ پکڑتے بوتیک کے اندر داخل ہو گیا تھا زینیہ بھی اس پہ اک محبت بھری نگاہ ڈالتے اس کے ہم قدم ہو گئی تھی

پھر ان کا پورا دن شاپنگ میں گزر گیا تھا شام کو جب وہ گھر واپس آئیں تو تینوں خوش اور مطمئن تھیں جس کا ثبوت ان کے کھلتے چہرے تھے

ارسلان کا دل کر رہا تھا نویرہ کو دیکھنے کا مگر کوئی کام نظر نہیں آ رہا تھا جس کے بہانے وہ جاتا کافی سوچنے کے بعد اس کے دماغ میں آئیڈیا آیا تھا ابھی تک انہوں نے نویرہ کے لیے انگوٹھی بننے نہیں دی تھی کل اماں سارہ سے کہہ رہی تھی اس کا ناپ لے کر آنا اور وہ ابھی تک گئی نہیں تھی ارسلان موقع سے فائدہ اٹھاتے حسین صاحب کے گھر پہنچ گیا تھا

ان کے گھر کے سامنے آکر اس نے دستک دینے کے لیے ہاتھ اٹھایا تو دروازہ خود بخود کھل گیا تھا کیونکہ ان تینوں کے جانے کے بعد کسی کو دروازے کو کنڈی لگانے کی توفیق نہیں ہوئی تھی وہ کندھے اچکاتے وہ دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا تھا مگر صحن میں درخت کی چھاؤں کے نیچے بیٹھی دادو پھپھی کو دیکھ کے اس کا رنگ اڑا تھا

"یہ پھر آگئی ہیں اس سے پہلے کہ ان کی نظر تم پہ پڑے ارسلان میاں یہاں سے بھاگ لو" ارسلان خود سے بڑبڑاتا واپسی کے لیے مڑا تھا مگر بری قسمت دادو پھپھی کی نظر اس پہ پڑ چکی تھی

"اوئے لڑکے رک ادھر آ" ان کے بلانے پہ ارسلان مرے مرے قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھا تھا اپنے کمرے میں بیٹھی نویرہ بھی دروازہ کھلنے کی آواز سن کے کمرے سے باہر آئی تھی اور ارسلان کو دادو کی طرف بڑھتے دیکھ کر اسے ہنسی آئی تھی اس کی پچھلی درگت وہ ابھی تک بھولی نہیں تھی

"جی" ان کے پاس پہنچتے ارسلان کے حلق سے پھنسا پھنسا جی نکلا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم بھی حسین کے ہونے والے داماد ہو نا؟"انھوں نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتے پوچھا تھا اور ارسلان نے بس سر ہلانے پہ اکتفا کیا تھا

"نام کیا ہے تمہارا؟اور کچھ کرتے بھی ہو یا ابھی تک پڑھ ہی رہے ہو؟"دادو کے اگلے سوال پہ ارسلان کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے ابھی ڈیڑھ مہینہ پہلے ہی تو اس نے بتایا تھا کہ وہ ابھی پڑھ رہا ہے اور ڈیڑھ مہینے بعد وہ پھر وہی سوال کر رہی تھیں

"جی ارسلان نام ہے میرا اور ابھی تک پڑھائی مکمل نہیں ہوئی"ارسلان نے تحمل سے جواب دیا تھا

"لو بھلا مجھے تو ان شہریوں کی سمجھ نہیں آتی گھوڑے جتنے ہو گئے ہیں اور ابھی تک ان کی پڑھائیاں ہی ختم نہیں ہو رہیں وہ دوسرا بھی کہہ رہا تھا ابھی پڑھ رہا ہوں چلو خیر ہمیں کیا" تھوڑی پہ ہاتھ جماتے وہ بڑبڑائی تھیں اور آخر میں ہمیں کیا کہہ کے کندھے اچکائے تھے

"لڑکے تجھے یہ نہیں پتہ جس گھر میں منگنی ہو شادی تک وہاں نہیں آتے ہمارے گاؤں میں تو منگنی سے شادی تک کے دورانیے میں لڑکا لڑکی اک دوسرے کو دیکھتے تک نہیں ہیں بات کرنا تو دور کی بات ہے" دادو نے اتراتے ہوئے اپنے گاؤں کا ذکر کیا تھا

"آپ کا گاؤں بھی آپ کی طرح عجوبہ ہی ہے" ارسلان دھیمے سے بڑبڑایا تھا

"کیا منہ ہی منہ میں بولے جارہا ہے اونچا بول" اس کے ہلتے ہونٹ دیکھ کر دادو نے اسے گھر کا تھا

"کچھ نہیں میں تو کہہ رہا تھا میں تو نویرہ کی انگلی کا سائز پوچھنے آیا تھا اماں نے بھیجا تھا آپ پلیز اسے کہہ دیں" ارسلان نے ہڑبڑاتے ہوئے بات بنائی تھی دادو کے آواز دینے سے پہلے ہی نویرہ ہنستے ہوئے اندر گئی تھی اور اک سادہ سا چھلا لیے باہر آئی تھی تاکہ ارسلان کو دے سکے

"یہ تم نے کدھر منہ اٹھایا ہوا یہ مجھے دو میں دے دیتی ہوں تم اندر جاؤ دوبارہ میں تمہیں اس کے سامنے نہ دیکھوں" دادو نے نویرہ کے ہاتھ سے چھلا جھپٹتے ہوئے اسے جھاڑ بھی پلائی تھی اور اس دفعہ ہنسنے کی باری ارسلان کی تھی

"لڑکے کون سا لطیفہ سنایا ہے کسی نے یہاں جو دانت نکال رہا ہے یہ پکڑ اور اپنی شادی تک دوبارہ یہاں شکل مت دیکھانا" دادو نے چھلا ارسلان کے ہاتھ پہ پٹختے ہوئے کہا تھا ارسلان کا چہرہ اترا تھا اور نویرہ نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی

"میں تو آؤں گا بلکہ روز آؤں گا میری بہنوں کی شادی ہے اور میں نہ آؤں امپوسبل" ڈھٹائی سے انہیں جواب دیتے ان کی کسی جوابی کارروائی سے پہلے وہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا اس کے جاتے نویرہ بھی اندر کی طرف بڑھ گئی تھی مبادا کہی توپوں کا رخ اس کی طرف نہ ہو جائے پیچھے دادو بس بڑبڑا کے رہ گئی تھیں

www.novelsclubb.com

آج مائرہ لوگوں کے بیچ کا آخری پیپر تھا ایگز مینیشن ہال سے جو جو نکل رہا تھا اطمینان بھری سانس خارج کر رہا تھا کیونکہ فائنلی وہ اک معرکہ سر کرنے میں کامیاب ہو ہی گئے تھے اور سب کے لبوں پہ بس اک ہی دعا تھی کہ یہ پیپر کلئیر ہو جائے

مائرہ بھی پیپر کرنے کے بعد سکون کی سانس لی تھی اک پیپر تھا اور دوسرا گھر میں شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں ان سب میں وہ گھن چکر بن چکی تھی وہ سب چڑاتے ہوئے شاپنگ پہ جاتی تھیں اور وہ بے بس سی بس کتابیں لے کر بیٹھی رہتی تھی حتیٰ کہ ان کے برائیڈل ڈریسز تک فائنل ہو چکے تھے اور اک وہ تھی کہ کتابیں جان ہی نہیں چھوڑ رہی تھیں

"مس مائرہ رکیں بات سنیں پلیز" ابھی ایگز مینیشن ہال سے نکل کے اس نے چند قدم ہی اٹھائے تھے کہ پیچھے سے آتی عادل کی آواز پہ اس کے قدم رکے تھے

www.novelsclubb.com

"اب تو منگنی ہو گئی ابھی بھی مس مائرہ؟" عادل کے پیچھے آتے اس کے اک بیچ میٹ نے شرارت سے کہا تھا ان کے پورے بیچ کو معلوم تھا کہ ان دونوں کی منگنی ہو چکی ہے

"وہ بس عادت ہو گئی ہے اس لیے" عادل نے کان کھجاتے خجالت سے جواب دیا تو وہ قہقہہ لگاتا آگے بڑھ گیا تھا عادل بھی مسکراتا ہوا مائرہ کی طرف بڑھا تھا جو اس کی پکار پہ رکی ہوئی تھی

"فائنلی عذاب سر سے اتر گیا اب بس آپ جلدی سے ہمارے گھر آنے کی تیاری کریں" عادل نے مائرہ کو دیکھتے گھمبیر لہجے میں کہا تو وہ شرماتے ہوئے سر جھکا گئی تھی

"اچھا چلیں کینٹین میں بیٹھ کے کچھ کھاتے ہوئے بات کرتے ہیں" اسے چپ دیکھ کر عادل نے اک نگاہ ارد گرد چلتے پھرتے سٹوڈنٹس پہ نظر ڈال کے اسے کہا تھا

"مگر،،،" وہ تھوڑا ہچکچائی تھی

"یقین کریں مس مائرہ آپ کو کھا نہیں جاؤں گا میں بے شک تھوڑی دیر بیٹھ کے دیکھ لیں" عادل کے جل کے بولنے پہ مائرہ ہنس پڑی تھی

"اچھا چلیں کیا یاد کریں گے کس سخی سے پالا پڑا ہے" مائرہ نے شرارت سے کہا تھا

"آپ کی بہت نوازاش ہو گی یہ غلام تا عمر آپ کا احسان مند رہے گا" عادل سینے پہ ہاتھ رکھتے ہلکا سا جھکا تھا اس کی حرکت پہ مائرہ نے نفی میں سر ہلاتے اپنے قدم آگے بڑھائے تھے عادل بھی جلدی سے اس کے ساتھ ہو لیا تھا

"ویسے اگر میری دادو کو پتہ چل جائے نا میں شادی سے پہلے آپ کے ساتھ گپیں لڑا رہی ہوں انہوں نے تو اک ہنگامہ مچا دینا ہے" مائرہ نے تصور میں دادو پھپھی کا لال بھبھو کا چہرہ لاتے شرارت سے کہا تھا اور ساتھ ہی تابش کی درگت بھی یاد آئی تھی

"ہیں ہماری تو شادی ہونے والی ہے وہ کیوں ہنگامہ مچائیں گی" عادل نے اس کی طرف دیکھتے حیرت سے سوال کیا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہی تو بات ہے شادی ہونے والی ہے بقول ان کے منگنی کے بعد منگیتر سے ملنا اچھی بات نہیں ہوتی اک دفعہ شادی پہ دلہا دلہن اک دوسرے کو دیکھتے ہیں" مائرہ نے اسے وضاحت دی جس پہ ارسلان کو حیرت ہوئی تھی

"تھینکس ٹو اللہ کہ آپ کی دادو کو یہ نہیں پتہ کے ہم دونوں اک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں ورنہ وہ آپ کے ساتھ ہی آجاتیں اور میری آپ سے بات کرنے کی خواہش خواہش ہی رہ جاتی" اس کی بات پہ مائرہ نے بہت مشکل سے ہنسی کنڑول کی تھی کیونکہ وہ کینٹین میں اینٹر ہوگئے تھے اور وہ ہنس کے کسی کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرنی چاہتی تھی

بلکل کونے والے ٹیبل پہ اسے بیٹھا کے عادل کچھ آرڈر کرنے گیا تھا اور تھوڑی دیر بعد ہی واپس آیا اور اس کے سامنے والی کرسی کھینچ کے بیٹھ گیا تھا

www.novelsclubb.com

"ویسے ماما تو کہہ رہی تھیں آپ کو لے کر برائیڈل ڈریس دلوانے جاؤں مگر جیسا آپ نے اپنی دادو کا کھینچا ہے لگتا نہیں وہ آپ کو جانے دیں گی" عادل نے اس کے سامنے اپنا خدشہ ظاہر تھا

"نہیں اس کے لیے ابا کی پرمیشن درکار ہے اور وہ کچھ نہیں کہیں گے ڈونٹ وری" مائرہ نے مسکراتے ہوئے اس کی ٹینشن دور کی تھی

"ویسے آپ کے ابا بہت ڈیسنٹ ہیں میں تو ان سے بہت امپریس ہوا ہوں" عادل کے لہجے میں ستائش تھی اور وہ اسے کوئی مسکا نہیں لگا رہا تھا اسے واقعی ہی حسین صاحب بہت اچھے لگے تھے

"ہاں میرے ابا تو دنیا کے بیسٹ ابا ہیں" مائرہ نے محبت سے چور لہجے میں کہا تھا اور پھر کیا تھا مائرہ تو شروع ہوگئی تھی سب بہنوں اور اپنے ابا کے قصے سنانے جنہیں عادل دھیمی مسکراہٹ لیے سن رہا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دن پر لگا کے گزر گئے اور مہندی کا دن بھی آن پہنچا تھا اس دوران حسین صاحب کی اجازت لے کے عادل بھی مائرہ کو شاپنگ کروا چکا تھا انہوں نے کوئی لمبا چوڑا فنکشن نہیں کیا تھا بس نزدیکی رشتے دار مدعو تھے

نویرہ، منیہا اور روش نے ضد کر کے ڈھولکی بھی منگوالی تھی کیونکہ انہیں پتہ تھا رسم بس کچھ دیر میں ختم ہو جائے گی اور اس کے بعد وہ ڈھولکی بجا کے اپنا شوق پورا کر لیں گی

انہوں نے دو جھولے منگوا کے گھر کو مہندی کے حساب سے ڈیکوریٹ کیا تھا صحن میں اک طرف دونوں جھولوں کو سیٹ کیا گیا تھا اک جھولے پہ مریم اور مائرہ کو بیٹھایا گیا تھا اور دوسرے جھولے پہ زینیہ اور فاتینا کو

چاروں کے سوٹ ان کے سسرال سے آئے تھے مریم گرین کرتی جس پہ کہی کہی سلور ستارے لگے ہوئے شوکنگ پنک غرارا جس پہ گرین اور سلور کلر میں کام ہوا تھا زیب تن کیے ہوئے تھی اور گرین ہی دوپٹہ سر پہ سیٹ تھا بالوں کو آگے سے

www.novelsclubb.com

رول کر کے باقی بالوں کی چٹیا بنا کے اس آگے کیا ہوا تھا جس پہ موتیے کے پھول لگائے گئے تھے

مائرہ کا غرارا ڈارک بلو کلر کا تھا جس پہ گرین کرتی تھی کرتی کا گلا اور دامن پنک کلر کے کام سے مزین تھا دوپٹہ بھی پنک کلر کا تھا بالوں کو کھلا چھوڑ کے دونوں اطراف سے اگے گرا کے دوپٹہ سیٹ کیا گیا تھا

زینیہ کا ییلو غرارا فیروزی کرتی تھی اور ساتھ بے بی پنک دوپٹہ اس نے بھی بالوں کی چٹیا بنائی تھی جس پہ موتیے کے پھول لگائے گئے تھے جبکہ فاتینا کی ییلو کرتی اور گرین غرارا تھا جس میں کہی کہی بلو کلر سے کام ہوا تھا اور ساتھ بلو دوپٹہ تھا اس کا بھی بالوں کا سٹائل بنا کے بال کھلے چھوڑ کے سارے اک کندھے پہ آگے کی طرف گرائے ہوئے تھے

www.novelsclubb.com

نویرہ،منیہا اور روش تیوں کے اک جیسے غرارے تھے ییلو کرتی اور اورنج غرارا جس کے ساتھ اور اورینج اور ییلو کلر کا دوپٹہ تھا ان تینوں کے تو آج پیر زمین پہ ہی

نہیں ٹک رہے تھے اور وہ تینوں اپنے رشتے داروں سے گن گن کے بدلے لے رہی تھیں

ان کی ماں تو تھیں نہیں دادو سے جتنے بھی اختلاف سہی لیکن وہ بڑی تھیں اس لیے رسم کا آغاز انہیں کرنے کو کہا تھا انہوں نے پہلے مریم اور مائرہ کے اک ہاتھ پہ مہندی لگاتے اور دوسرے پہ پیسے رکھتے رسم کا آغاز کیا تھا اور پھر زینیہ اور فاتینا کے لگائی تھی

اس کے بعد حسین صاحب نے ان چاروں کو مہندی لگائی تھی اور نم آنکھوں سے چاروں کے ماتھے چومے تھے وہ چاروں ان کے گھر بس آج رات کی مہمان تھیں یہی سوچ کے ان کی آنکھیں بار بار بھری جا رہی تھیں مگر خود کو سنبھالتے مسکرا کے پیچھے ہو گئے تھے

بڑوں کے بعد چھوٹوں کی باری آئی تھی اور تینوں کو بدلے لینے کا موقع ملا تھا جان بوجھ کے وہ دو اک جھولے پہ بیٹھتیں اور اک دوسرے جھولے پہ اور مختلف پوزز

www.novelsclubb.com

میں تصویریں بنا رہی تھیں یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا رہا تھا جب تک مریم نے انہیں آنکھیں دیکھا کے شرافت کے جامے میں آنے کا نہیں کہا تھا

سب کے رسم کرنے کے بعد ان ساتوں نے کچھ دیر اپنا فوٹو سیشن کروایا تھا ساتھ حسین صاحب کو بھی گھسیٹ لیا تھا ان سب کے بعد انہوں نے ڈھولک سنبھال لی تھی مہندی کی تو انہیں ٹینشن ہی نہیں تھی عصر ٹائم جا کر وہ سب پارلر سے لگوا آئی تھیں اور رسم انہوں نے عشا کے بعد شروع کی تھی

ڈھولک بھی ان تینوں نے اپنے قبضے میں رکھی تھی بجانی آتی نہیں تھی مگر اسے دبا کے بجائی جا رہی تھیں کزنز میں کسی کو دینے کا نام نہیں لے رہی تھیں کیونکہ بدلہ بھی کوئی چیز ہوتی ہے آخر

"اگر تم لوگوں نے ہمارے ساتھ یہی کرنا تھا تو بلایا ہی کیوں تھا؟" ان کی اک کزن نے تنگ آ کے پوچھ ہی لیا تھا

www.novelsclubb.com

"اُسی لیے جس لیے تم لوگ ہمیں بلاتی تھیں" نویرہ نے ڈھولک کے ساتھ گلا پھاڑتے ہوئے جواب دیا تھا

پھر یہ سلسلہ رات اک دو بجے تک چلا تھا ان سب نے خوب جلایا تھا اپنے رشتے داروں کو جو انہیں لفٹ نہیں کراتے تھے ان بہنوں نے آج انہیں لفٹ نہیں کرائی تھی

جب سب تھک گئے تو سونے کے لیے اٹھ گئے تھے دوسری طرف ان سب کی تو آج نیندیں اُڑی ہوئی تھیں روم میں آکر بھی اپنی کزنز کے ایکسپریشنز کے بارے میں سوچ سوچ کے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھیں تبھی دروازہ ناک کر کے حسین صاحب اندر آئے تھے

www.novelsclubb.com

"ارے ابا آپ ابھی تک سوئے نہیں" مریم نے آگے بڑھتے فکر مندی سے پوچھا تھا اس کے انداز پہ حسین صاحب مسکرائے تھے

"کل تم لوگوں نے چلے جانا ہے بس یہی سوچ کے نیند نہیں آرہی تھی" وہ مریم کو حصار میں لیے بیڈ پہ بیٹھے تھے ان کی بات سن کے مائرہ، زینیہ اور فاتینا بھی ان کے پاس آکر بیٹھی تھیں اب حسین صاحب کے اک بازو کے حلقے میں مریم اور مائرہ تھیں تو دوسرے بازو حلقے میں فاتینا اور زینیہ تھیں

"ایسا لگتا ہے کل کی ہی بات ہے جب مریم نے میرے آنگن میں آنکھ کھولی تھی اور اس کے بعد تم سب آئیں اور کل تم لوگ اپنے اپنے گھر کی ہو جاؤ گی اک طرف دل مطمئن بھی ہے کہ میں اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھائی ہے دوسری طرف دل اداس بھی ہے اپنے جگر کے ٹکڑے جنہیں اکیلے پالنے میں، میں نے کتنے پاپڑ بیلے ہیں کل انہیں کوئی اور لے جائے گا" بولتے بولتے ان کی آواز بھرا گئی تھی اور ان کی آنکھ میں آنسو آنے کی دیر تھی وہ سب بھی جذباتی ہو گئی تھیں ابھی تک تو سب موج مستی میں تھیں اس طرف کسی کا دھیان نہیں گیا تھا اور اب جب گیا تھا تو کسی کا دل نہیں کر رہا تھا اپنے ابا کو چھوڑ کے جانے کا

www.novelsclubb.com

"ابا میں آپ کو چھوڑ کے نہیں جاؤں گی ہم روحان کو گھر داماد بنا لیتے ہیں آنٹی کو کہتے ہیں وہ اوپر والے پورشن میں شفٹ ہو جائیں" مریم نے روتے ہوئے کہا تھا

"نہیں میرا بچہ وہ بھی تو اپنی والدہ کا اکلوتا بیٹا ہے ہم ایسا کیسے کر سکتے ہیں اس کی والدہ کا حق ہے ہم اسے کیسے گھر داماد بنا لیں پہلے یہاں شفٹ ہونا ان کی مجبوری تھی اور ان کا اپنا گھر ہے وہ کس کے گھر کیوں شفٹ ہوں گی" حسین صاحب نے اس کے آنسو صاف کرتے نرمی سے اسے سمجھایا تھا

"تو پھر عادل کو گھر داماد بنا لیتے ہیں وہ تو دو بھائی ہیں نا اور آپ نے سب سے زیادہ خرچہ میری پڑھائی پہ کیا ہے اس لیے اب میرا،،،"

"ششششش چپ میں نے کوئی احسان نہیں کیا وہ میرا فرض تھا میں نے اس لیے ہرگز نہیں کیا کہ میں بعد میں احسان جتا کے تم میں سے کسی کو گھر رکھ سکوں" انہوں نے مائرہ کی بات کاٹی تھی

"تو پھر ابا آپ اکیلے کیسے رہیں گے ؟" زینیہ نے بھرائی آواز میں پوچھا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں اکیلا کہاں ہوا ابھی تو میرے آنگن کے تین پھول میرے ساتھ ہی ہیں اور تم لوگ بھی کون سا کہیں دور جا رہی ہو اسی شہر میں ہو جب دل کیا آ جایا کرنا یہ گھر تم لوگوں کا تھا اور تم لوگوں کا ہی رہے گا جیسے پہلے رہتی تھیں ویسے ہی آ کے رہا کرنا اور ارسلان بھی تو یہ ساتھ والے گھر میں رہتا ہے اک آواز دینے کی دیر ہے جھٹ وہ یہاں ہوا کرے گا اور اب تو زیادہ تر یہاں ہی پایا جائے کرے گا" انہوں نے بولتے بولتے آخر میں نویرہ کو دیکھتے شرارتی انداز میں کہا تھا تاکہ ماحول تھوڑا خوشگوار ہو

"ابا" نویرہ نے احتجاجاً کہا تو سب ہنس دی تھی

"ہمیشہ ایسے ہی ہنستی رہو یہ ہنسی ہی تو میرے جینے کی وجہ ہے اللہ تم سب کے نصیب اچھے کرے" انہوں نے محبت سے دعا دی تھی والدین سب کچھ خرید سکتے ہیں سوائے بیٹیوں کے نصیب کے مگر دعاؤں سے ان کا دامن بھر سکتے ہیں اور دعا تو ناممکن کو ممکن بنا سکتی ہے اور جب دعا والدین کی ہو تو انسان کے ساتھ کبھی کچھ برا

www.novelsclubb.com

ہو ہی نہیں سکتا اگر کوئی مشکل در پیش آئے بھی تو وہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے جو وہ اپنے بندے کا خود پہ یقین دیکھنے کے لیے لیتا ہے

"وی لو یو سو مچ ابا" نویرہ منیہا بیڈ پہ چڑھ کے پیچھے سے ان کے کندھوں پہ جھولی تھیں اور روش نے نیچے بیٹھتے ان کی گود میں سر رکھا تھا اور اپنا مخصوص جملہ دہرایا تھا اور حسین صاحب نم آنکھوں سے مسکرا دیے تھے کہ اب سے یہ جملہ انہیں بہت کم سننے جو ملا کرے گا

اگلا دن افراتفری سے بھرپور تھا شادی والا گھر تھا اس لیے کام نا چاہتے ہوئے بھی نکل رہے تھے فنکشن رات کا تھا مگر وہ عصر سے پہلے ہی تیار ہونے چلی گئی تھیں ساتھ سارہ بھی ہولی تھیں چونکہ چار دلہنیں تھیں اور ساتھ وہ چاروں اس لیے تیار کرنے میں ٹائم لگنا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جانے سے پہلے وہ حسین صاحب کے کپڑے وغیرہ سب کچھ سیٹ کر کے گئ تھیں مغرب کے بعد تیار ہو کے حسین صاحب گھر میں موجود مہمانوں کے ساتھ میرج ہال روانہ ہونے لگے تھے باقی سب مہمانوں نے میرج ہال ہی آنا تھا

سب کے نکلنے کے بعد جب حسین صاحب گھر لاک کرنے لگے تو ان کی نظر اپنے سونے آنگن پہ پڑی تھی یہ وہ گھر تھا جہاں ہر وقت مریم کی ڈانٹ پھٹکار اور باقی سب کی منتیں ترلے اور قہقہے گونجا کرتے تھے

ان کے گھر کی چہکار تو ان کی بیٹیوں سے تھی اور اب ان کے بغیر ان کا گھر کیسا ویران ویران لگ رہا تھا ان کی آنکھوں کے سامنے مختلف منظر چل رہے تھے کہیں وہ سب اکھٹی ان سے چمٹی ہوئی تھیں کہیں وہ سب مل کے روش کو چڑا رہی تھیں تو کہیں مریم ان سب کو ڈانٹ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"حسین کیا سوچ رہے ہو اب آ بھی جاؤ" دادو پھپھی کی آواز سن کے حسین صاحب ہوش میں آئے اور اپنی آنکھیں صاف کر کے دروازہ لاک کر کے آ کے گاڑی میں بیٹھ گئے تھے

عشا کے بعد باراتیں آئی تھیں روحان، رامش اور ارسل لوگ تقریباً اکٹھے ہی آئے تھے کیونکہ وہ اک ہی کالونی میں رہتے تھے روحان اور رامش کے گھر ساتھ ساتھ ہی تھے ارسل کا بس تھوڑا ہی دور تھا ان کے آنے کے کچھ دیر بعد ہی عادل بھی بارات لے کر آ گیا تھا سب کا استقبال پھولوں کی بارش میں کیا گیا تھا

وہ سب بہنیں بھی پارلر سے آ چکی تھیں دلہنیں برائیڈل روم میں تھیں اور باقی تینوں باہر بارات کے استقبال کے لیے آئی ہوں تھیں میرج ہال میں چار باراتوں کے حساب سے سیٹ اپ لگایا گیا تھا سٹیج بھی چار بنائے گئے تھے

چونکہ آج منیہا، تابش اور نویرہ، ارسلان کی منگنی تھی ان کے لیے کوئی الگ سے کچھ نہیں بنوایا گیا تھا کیونکہ وہ اپنی بہنوں کی شادی کو فل انجوائے کرنا چاہتی تھیں اور

www.novelsclubb.com

پورا ٹائم سٹیج پہ بیٹھنا نہیں چاہتی تھیں اس لیے پہلے ان کی منگنی کی رسم ادا کرنی تھی اور پھر ان چاروں کا نکاح ہونا تھا

سب مہمانوں کے آنے کے بعد انہوں نے منگنی کا اناؤنس کر کے ان چاروں کو اک سٹیج پہ بلایا تھا پہلے ارسلان اور نویرہ نے اک دوسرے کو رنگ پہنائی تھی پھر منیہا اور تابش نے حسین صاحب نے چاروں کو گلے لگا کر خوش رہنے کی دعا دی تھی

منگنی کی رسم کے فوراً بعد حسین صاحب مولوی صاحب کو لیے برائیڈل روم میں گئے تھے تاکہ نکاح پڑھایا جا سکے مولوی صاحب نے چاروں کا باری باری نکاح پڑھایا تھا نکاح کے بعد چاروں حسین کے ساتھ لگ کے رودی تھیں حسین صاحب کی بھی آنکھیں نم تھیں مگر دل مطمئن تھا تھوڑی دیر بعد حسین صاحب ان کا سر چوم کے باہر چلے گئے تھے میک اپ واٹر پروف ہونے کی وجہ سے زیادہ خراب نہیں ہوا تھا جو ہوا تھا وہ نویرہ لوگوں نے حسین صاحب کے باہر جاتے سیٹ کر دیا تھا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

باہر آتے مولوی صاحب نے چاروں دلہوں کا نکاح پڑھوایا اس کے بعد دعا اور پھر ہر طرف مبارک سلامت کا شور اٹھا تھا نکاح کے بعد دلہنوں کو سٹیج پہ لایا گیا تھا

مریم کے اک طرف روش اور دوسری طرف سے اس کی ساس اسے تھامے سٹیج تک لائی تھیں دلہنوں کے آتے ہی وہ سب صوفوں سے اٹھ کے آگے بڑھے تھے اس لیے مریم کے آتے ہی روحان نے اس کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلایا تھا جسے مریم تھام کے سٹیج پہ چڑھی تھی اسے صوفے پہ بیٹھانے کے بعد روحان خود بھی بیٹھا تھا

"نکاح مبارک" روحان نے صوفے پہ بیٹھتے ہی مریم کے کان میں سرگوشی کے ندازمیں کہا تھا مریم نے سر ہلا کے ہی مبارکباد وصول کی تھی

"ویسے آج تو سب کی نظریں ہم پہ ہی ٹکی ہیں آج نہیں بھاگیں گی" اس کی شرارت سے بھرپور آواز پہ مریم نے بمشکل اپنا قہقہہ ضبط کرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا روحان بھی اس کے چمکتے چہرے کو دیکھ کے مسکرا دیا تھا

مائرہ منیہااور صائمہ بیگم کی معیت میں سٹیج پہ آئی تھی جہاں عادل پہلے سے ہی مسکراتے ہوئے اس کے استقبال میں کھڑا تھامائرہ نے بھی مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ میں اپناہاتھ دیااور سٹیج پہ آئی تھی

"میری زندگی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آنے کا بہت شکریہ اور نکاح مبارک" عادل نے دھیمی آواز میں کہا تھا

"آپ کو بھی نکاح مبارک" مائرہ نے دھیرے سے کہا تھااور اس کے ساتھ صوفے پہ بیٹھی تھی

نروس سی زینیہ کو تھامے چچی اور نویرہ سٹیج پہ لے کے آئی تھیں جہاں رامش دنیا جہان کی محبت آنکھوں میں سموئے اسی کے انتظار میں کھڑا تھاان کے قریب آتے وہ سٹیج سے نیچے اترا تھااور اس کا ہاتھ پکڑ کے سٹیج پہ بنے سٹیپس عبور کرواتااوپر لایا تھا

www.novelsclubb.com

"نکاح مبارک بیٹر ہاف میری دعاؤں کو قبول کر کے اللہ نے آپ کو مجھے سونپا ہے میں کوشش کروں گا آپ کو ہمیشہ خوش رکھوں" اس کا ہاتھ ہولے سے دباتے رامش بولا تھا زینیہ بولی کچھ نہیں تھی بس اک محبت بھری نگاہ ڈال کے آنکھیں واپس جھکا لی تھیں

ارسل کی امی اور سارہ فاتینا کو لیے سٹیج تک آئی تھیں ہمیشہ بولڈ نظر آنے والی فاتینا آج خود کو اتنی نگاہوں کا مرکز دیکھ کر گھبرا گئی تھی سٹیج کے پاس پہنچتے فاتینا نے ارسل کو دیکھا تھا جو بیک وقت آنکھوں میں شرارت اور محبت لیے اسے دیکھ رہا تھا فاتینا کے دیکھنے پہ اس نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے اگے پھیلایا تھا فاتینا نے ہچکچاتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا اور سٹیج پہ آئی تھی

www.novelsclubb.com

"آج نکاح کی خوشی میں کوئی کھری کھری نہیں سنائیں گی" صوفے پہ بیٹھاتے ارسل نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی جس پہ فاتینا نے اپنے بڑے بڑے نیلز اس کے بازو میں کھبوئے تھے وہ بیچارہ سی کر کے رہ گیا تھا

"جنگلی بلی "ارسل نے بازو سہلاتے اسے اک نیا نام دیا تھا فاتینا نے اس کے ایکسپریشنز دیکھ کے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

"ویسے آج تمہیں دیکھ کے دل کر رہا ہے منگنی کی بجائے ڈائریکٹ نکاح اور رخصتی کروا تا "نویرہ جو سٹیج سے نیچے آکے اک ٹیبل پہ بیٹھی ان سب کو دیکھ رہی تھی ارسلان کی آواز پہ اس نے چونک کے اسے دیکھا تھا

"اور میں اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتی کہ دیکھی جاؤ جاگتی آنکھوں سے خواب" نویرہ نے لاپرواہی سے کندھے اچکاتے کہا تھا

"قسم سے بڑی ہی ظالم ہو "ارسلان کے بیچارگی سے کہنے پہ نویرہ کھلکھلا کے ہنس دی تھی ارسلان بھی اک محبت بھری نگاہ اس پہ ڈال کے مسکرادا تھا

"پیاری لگ رہی ہو "منیہا جو اک کونے میں کھڑی سلفی لینے میں مصروف تھی اپنے برابر سے آتی آواز پہ چونک کے گردن گھمائی تو تابش مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لیکن تم بلکل منحوس لگ رہے ہو" منیہا نے دانت پیستے کہا تھا کیونکہ تصویریں بناتے ہوئے اسے کوئی ڈسٹرب کرے اسے ایسے ہی غصہ آتا تھا

"تم سے بات کرنا ہی فضول ہے" تابش جلتا بھنتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا مگر پیچھے سے آتی منیہا کے قہقہے کی آواز پہ اس کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

وہی تھوڑی دور کھڑے حسین صاحب مسکراتے ہوئے اپنی ساری بیٹیوں کو ہنستے کھلاتے دیکھ رہے تھے ان بیٹیوں کی پیدائش پہ لوگوں نے ان سے ترس اور ہمدردی کا اظہار کیا تھا مریم کے کالج چھوڑنے کے بعد اتنے سال گھر بیٹھنے پہ دبے دبے لفظوں میں اس کی عمر نکل جانے کے طعنے دیے تھے

مائرہ کا رشتہ مریم سے پہلے طے ہونے پہ طرح طرح کی باتیں بنائی گئی تھیں مگر آج وہ سرخرو ہوئے تھے ان کی بیٹیوں کی وجہ سے کبھی ان کا سر نہیں جھکا تھا ہر حال میں ان کی بیٹیاں ان کے ساتھ کھڑی رہی تھیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور انہوں نے بھی کبھی اپنی بیٹیوں کو بوجھ نہیں سمجھا تھا جس کا صلہ اللہ نے انہیں خوب دیا تھا ان کی سب بیٹیاں خوش و خرم تھیں وہ ابھی یہی سب سوچ رہے تھے کہ اچانک ابا نام کی پکار پہ چونک کے سٹیج کی طرف دیکھا تھا جہاں سب اک سٹیج پہ کھڑے فیملی فوٹو کے لیے انہیں بلا رہے تھے ساری سوچوں کو جھٹکتے حسین صاحب مسکراتے ہوئے سٹیج کی طرف بڑھے تھے

بیٹھی بوجھ نہیں ہوتیں بلکہ ذمہ داری ہوتی ہیں جو رب کی طرف سے آپ کو سونپی جاتی ہے آپ کا کام ان کی اچھی تعلیم و تربیت کر کے اپنی ذمہ داری پوری کرنا ہے اور ان کے اچھے نصیب کی دعا کرنا ہے باقی ان کا نصیب رب نے لکھا جو اپنے بندے سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے اک ماں اپنے بچے کی زرا سی تکلیف پہ سو دفعہ تڑپتی ہے تو وہ رب تو ستر ماؤں سے زیادہ چاہتا ہے اس لیے انہیں بوجھ سمجھ کے نہیں ذمہ داری سمجھ کے پالیں اور اس بات کو سمجھیں کہ بیٹیاں بھی بیٹوں سے کم نہیں ہوتیں

www.novelsclubb.com

ختــــــم شــــــد 💘💝

www.novelsclubb.com